﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20

جمعۃ المبارک یکم مارچ 2013ء

18/ربیع الثانی 1434 ہجری قمری ❁ یکم امان 1392 ہجری شمسی

شمارہ 09

دوسروں کا حق مارنے والے کے متعلق انذار

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تین شخص ہیں جن کا مَیں قیامت کے دن دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر اس نے دغا کیا۔ اور ایک وہ شخص جس نے آزاد شخص کو پکڑ کر بیچ دیا اور اس کا مول کھایا۔ اور ایک وہ شخص جس نے ایک مزدور رکھا اور اس سے اس نے پورا کام لیا اور اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔

(صحیح بخاری کتاب الاجارہ باب اثم من منع اجر الاجیر حدیث نمبر2109)

2006-2005ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ

اس وقت تک دنیا کے 185 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ امسال چار نئے ممالک برمودہ، اسٹونیا، بولیویا اور انٹیگوا میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ 1984ء سے اب تک 94 نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ دوران سال 171 نئی مساجد کی تعمیر ہوئی جبکہ 188 بنی بنائی مساجد جماعت کو ملیں۔ گزشتہ 21 سالوں میں جہاں پاکستان میں چند احمدی مساجد کو شہید کیا گیا اور اب بھی یہ کوششیں جاری ہیں اس کے بالمقابل اللہ کے فضل وکرم سے جماعت کو 14135 مساجد حاصل ہوئیں۔

مختلف ممالک میں نئی بیعتوں اور نومبائعین سے رابطے۔ دوران سال مشن ہاؤسز کی تعداد میں 96 کا اضافہ۔ قرآن کریم کے تراجم و دیگر لٹریچر کی اشاعت۔ عربی، فرنچ، بنگلہ اور چینی ڈیسک، مجلس نصرت جہاں، طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ وغیرہ جماعتی اداروں کی کارکردگی اور دوران سال اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے بے پایاں فضلوں اور نصرت وتائید کے نشانات کا ایمان افروز تذکرہ۔

(حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 46ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 29 جولائی 2006ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (النحل:19)

آج کے دن اس وقت کی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے پورے سال میں جو جماعت پر فضل ہیں اور اِن فضلوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بارش ہوئی ہے اُس کا کچھ حد تک ذکر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کا پورا احاطہ کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ اور اس کے لئے بھی جو مواد اکٹھا کیا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ کافی وقت لگ جائے گا۔ پہلے ہی کافی وقت ہوگیا ہے۔ اور آپ لوگ میرا خیال ہے تھکنا بھی شروع ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو اعداد وشمار ہیں اِس میں ایک خاصی بڑی تعداد ہے جس کی دلچسپی ذرا کم ہوتی ہے۔ اِس لئے مَیں بیچ بیچ میں کچھ واقعات بھی سناتا جاؤں گا۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 185 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ الحمدللہ۔

1984ء کے آرڈیننس کے بعد سے اب تک 94 نئے ممالک احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اس سال 4 ممالک شامل ہوئے ہیں۔ مجھے تو ویسے بڑی فکر تھی کہ شاید اس دفعہ ایک آدھ ملک شامل ہو۔ لیکن میں نے پھر بھی وکیل التبشیر صاحب کو کہا تھا کہ جہاں جہاں سے نئے ممالک کی طرف توجہ دی جارہی ہے ان ملکوں کو کہیں کہ کوشش کریں۔ ایک آدھ بھی ملک شامل ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضل فرماتے ہوئے چار ملکوں میں احمدیت کا پودا لگا دیا۔ الحمدللہ۔ ان میں Estonia, Antigua, Bermuda اور Bolivia شامل ہیں۔

Estonia جرمنی کے سپرد تھا۔ وہاں کے مبلغ منیر منور صاحب گئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہوگئی۔

Antigua میں جو غرب الہند کا ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ ٹرینیڈاڈ کے سپرد تھا۔ ابراہیم بن یعقوب صاحب جو وہاں کے ہمارے مشنری ہیں اور گھانا سے جن کا تعلق ہے انہوں نے وہاں جاکر تبلیغ کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو عیسائی خواتین اور ایک فلسطینی فیملی احمدی ہوگئی۔

پھر Bermuda اور Bolivia میں بھی جماعت کا نفوذ ہوا ہے۔ یہ کینیڈا کے سپرد تھا اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ملی ہیں۔ اور یہاں مزید تبلیغ کی انشاءاللہ تعالیٰ کوشش کی جائے گی۔

نومبائعین سے رابطہ

جو پرانے رابطے تھے جو کمزور ہو چکے تھے ان کے بارے میں کوشش ہورہی تھی۔ Hungary میں جہاں پر کوئی رابطہ نہیں تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں رابطے بحال ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ رجسٹریشن کی کارروائی مکمل ہوئی ہے۔ مالٹا میں، رومانیہ میں، میسیڈونیا میں، ترکی میں۔ پھر Finland میں جماعت ہے۔ وہاں رجسٹریشن کروانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کمال یوسف صاحب جو ہمارے Scandinavia کے پرانے مبلغ ہیں وہ آج کل وہاں ہیں۔ اپنے طور پر ان کو بھیجا گیا تھا۔ ویسے تو وہ باقاعدہ سروس میں نہیں ہیں۔

اسی طرح نمیبیا، روانڈا، کیمرون، چاڈ اور ایکوٹوریل گنی، یہ سب ممالک ایسے ہیں جہاں رابطے بہت کمزور تھے اور جماعتیں منظّم نہیں تھیں۔ اللہ کے فضل سے اس سال کافی حد تک منظّم کردی گئی ہیں۔

ملک وار نئی جماعتوں کا جہاں قیام ہوا ہے ان کی تعداد 945 ہے اور ان نوسو پینتالیس جماعتوں کے علاوہ 589 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 1534 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ان میں ہندوستان سرفہرست ہے۔ جہاں 186 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

نومبائعین سے بیعتیں کروانے کے بعد انتظامی کمزوری کی وجہ سے رابطہ منقطع ہوگیا تھا۔ ان کو مَیں نے کہا تھا کہ رابطے بحال کروائیں۔ نئے سرے سے رابطے کریں۔ ان میں جائیں دیکھیں کہ کس حد تک وہ لوگ ابھی تک اپنے آپ کو احمدیت سے منسلک کئے ہوئے ہیں اور اس حق کو جو انہوں نے پہچانا ہے اس پہ قائم ہیں؟ تو اس رابطے کی مہم میں گھانا سرفہرست ہے۔ انہوں نے 317 دیہات کے دولاکھ سات ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے اور تقریباً دوتہائی حصہ میں باقاعدہ جماعتیں قائم ہوکر فعّال نظام شروع کردیا گیا ہے۔

پھر بورکینافاسو ہے۔ اِن کے ہاں بھی دیہاتوں میں دور دراز علاقوں میں جہاں جانا مشکل ہوتا ہے بیعتوں کے بعد پھر رابطے کمزور ہوگئے تھے۔ تو انہوں نے ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار سے رابطے بحال کئے۔

پھر نائیجیریا ہے۔ انہوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار رابطے بحال کئے۔

اور پھر آئیوری کوسٹ ہے۔ اس طرح پھر بنگلہ دیش ہے، سیرالیون ہے۔ کافی سارے ممالک ہیں۔ بینن ہے۔ تنزانیہ ہے۔ کینیا ہے۔ ایتھوپیا ہے۔ مالی ہے۔

اِن رابطوں کے سلسلے میں گوائٹے مالا کے قریشی قمرالحق صاحب جو ہمارے مبلغ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ بہت ساری بیعتیں یہاں ہوئی تھیں لیکن ان احباب سے رابطہ نہیں رہا تھا۔ ہمارے پاس رابطے کے لئے اُن کے صرف

ایڈریس تھے۔لیکن ان میں سے بھی اکثر و بیشتر تبدیل ہو گئے تھے۔تو انہوں نے ایک مقامی دوست کی مدد سے پروگرام بنایا کہ ان کو تلاش کیا جائے اور ایک مہم شروع کی۔ کہتے ہیں کہ ایک فیملی کا پتہ لے کر تلاش کرنے کے لئے نکلے اور جب ان کے گھر پہنچے تو پتہ لگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ سات افراد کا سارا خاندان باقاعدہ احمدیت پر قائم ہے اور گھر میں نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصویر وہاں نمایاں تھی اور اُن کی وفات کا اُن کو پتہ بھی نہیں تھا۔ اور سپینش ترجمہ قرآن بھی وہاں پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تین سال پہلے خود رابطہ کرتے ہوئے مشن میں گئے تھے۔لیکن مشن بند تھا۔تو ہم سمجھے کہ مشن بند ہو گیا ہے یا سینٹر بند ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کل رات مجھے خواب آئی کہ کل صبح کچھ مہمان آئیں گے۔ جس دن ہمارے مبلغ اور وفد نے جانا تھا۔ان کی نشانی یہ بتائی گئی کہ نہ تم ان کو جانتے ہو نہ وہ تمہیں ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ کہتے ہیں صبح اٹھ کر انہوں نے اپنی اہلیہ کو کہا کہ ذرا جلدی کام ختم کر لو کیونکہ مجھے خواب آئی ہے۔ ہو سکتا ہے کچھ مہمان آجائیں۔ کہتے ہیں ہم صبح گیارہ بجے ان کے گھر پہنچ گئے۔ تو وہ کہتے ہیں دیکھو میری خواب کس طرح پوری ہوئی۔ ہمارا اس طرح رابطہ بحال ہوا۔ یہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ شاید مسجد بند ہو گئی ہے۔اس لئے انہوں نے سوچنا شروع کیا کہ اب ہم اپنے علاقے میں ایک اور احمدیہ مسجد بنالیں گے۔اب بھی ان کی یہی سوچ ہے انشاء اللہ بنالیں گے۔اب ان کے باقاعدہ پروگرام ہوتے ہیں اور کچھ رابطے بحال ہوئے ہیں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور

جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

دورانِ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی کہ 359 نئی مساجد ملی ہیں جن میں سے 171 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں۔اور 188 بنی بنائی ملی ہیں۔

مختلف ممالک میں یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، کینیڈا میں بھی، افریقہ میں بھی مساجد کی تعمیر ہوئی ہیں۔اسی طرح بنگلہ دیش میں، انڈونیشیا میں، مشرقی بعید کے ممالک میں بھی اور نائیجیریا وغیرہ میں بھی۔گھانا میں، نائیجیریا وغیرہ میں مخیّر احباب نے خود اپنے طور پر، ذاتی طور پر مساجد بنوائی ہیں۔کیمرون، سوازی لینڈ، لیسوتھو اور ایتھوپیا میں جماعت کو اپنی پہلی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ اس کے علاوہ بھی یہاں 53 بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ بینن میں اس سال 21 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔اور اب اللہ کے فضل سے کُل 251 تعداد ہو گئی ہے۔ نائیجر میں بھی امسال مزید دو مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ (ان اعداد و شمار میں بھی کبھی کبھی نعرہ لگادیں تا کہ لوگ نہ سوئیں)۔ بہرحال ایک لمبی فہرست ہے جس کو مَیں چھوڑتا ہوں۔

گزشتہ 21 سالوں میں جہاں پاکستان میں چند مساجد کو شہید کیا گیا تھا اور اب بھی کوشش ہوتی رہتی ہے۔ اب بھی چند دن پہلے یا مہینہ پہلے بھی سیالکوٹ میں ایک مسجد شہید کی گئی یا تالے لگائے اور اپنے خیال میں ان لوگوں نے اسلام کی خدمت کے لئے بہت اہم کام سرانجام دیا۔تو ان چند مساجد کے عوض اللہ تعالیٰ نے جماعت کو 14135 مسجدیں بنانے کی توفیق عطا فرمائی یا بنی بنائی مسجدیں ملیں۔

نئے مشن ہاؤسز یا تبلیغی مراکز کا قیام

اسی طرح مشن ہاؤسز ہیں ان میں بھی اس سال 96 کا اضافہ ہوا ہے جن میں یورپ، امریکہ، کینیڈا، افریقہ، ایشیا وغیرہ کے ممالک شامل ہیں جو قابلِ ذکر ہیں۔ جہاں مسجدیں تو بن رہی تھیں اور ایک سکیم کے تحت بن رہی ہیں۔ جیسے جرمنی وغیرہ میں ہر جگہ۔ افریقن ممالک میں بھی۔ سوئٹزرلینڈ میں بڑے عرصہ سے خاموشی تھی۔جب مَیں دورہ پہ گیا ہوں تو اس وقت اُن کا خیال تھا کہ یہاں بڑا وسیع رقبہ ملنا بڑا مشکل ہے اور بڑا مہنگا ہوگا۔لیکن بہرحال ان کو میں ساتھ لے کر ارد گرد علاقوں میں نکلا۔مَیں نے کہا جگہیں دیکھتے ہیں۔مختلف جگہیں دیکھیں۔اُن کو بھی ذرا تھوڑی سی توجہ دلائی۔تو بہرحال اُن کو احساس پیدا ہوا کہ اب ہمیں کچھ کرنا چاہئے۔ کیونکہ زیورک میں جو موجودہ مسجد ہے وہ چھوٹی سی ہے۔جو اس کا مشن ہاؤس ہے اُس کے کمرے بھی اتنے چھوٹے چھوٹے ہیں کہ ایک پلنگ آجائے تو کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہوتی۔ اللہ کے فضل سے اب وہاں جماعت بڑھ رہی ہے۔تو وہاں اب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو زیورک کے ذرا سا باہر تقریباً سات ہزار مربع میٹر پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدنے کی توفیق دی ہے جس میں پندرہ کمروں اور دو ہال پر مشتمل ایک بلڈنگ بھی بنی ہوئی ہے۔ اور ایک ہال اُس کا قبلہ رُخ ہے جس میں اڑھائی سو کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔موجودہ مسجد میں تیس، پینتیس نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں بہت ساری روکیں بھی راستے میں آئیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی نصرت فرماتے ہوئے ساری روکوں کو دُور کر دیا۔ بلکہ مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک پادری نے ہمارے حق میں کونسل کو خط لکھے اور اس علاقے میں جا کر لوگوں کے ایک اجتماع میں ہمارے حق میں بیان دیا کہ مَیں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ اس جماعت سے آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔کونسل ایک اجلاس بلاتی ہے وہاں ووٹ لیتے ہیں لوگوں سے پوچھتے ہیں، رائے لیتے ہیں، تو پھر جو لوگ موجود تھے اُن میں سے بھی کئی لوگوں نے ہمارے حق میں تقاریر کیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جگہ مل گئی۔ گزشتہ سال ستمبر 2005ء میں جب زمین جماعت کے نام ہو گئی تو عمارت کی مرمت کا کام ایک فرم کو دیا گیا جس کا مالک ایک البانین مسلمان ہے۔ غیر احمدی مولویوں نے (جو ہر جگہ، ''نیک کام'' کرنے کے لئے پہنچتے ہیں ناں) اس پر دباؤ ڈالا کہ احمدیوں کی مسجد تعمیر نہ کرو۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔تم تو جہنم میں چلے جاؤ گے۔اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ مَیں جانتا ہوں کہ احمدی مسلمان ہیں اور لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پر ان کا ایمان ہے۔

جماعت احمدیہ یوکے (UK) کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال شیفیلڈ میں ایک بلڈنگ خریدنے کی توفیق ملی۔جس کی ہمارے خیال میں جو قیمت تھی اس سے تین حصہ کم قیمت پر یہ جگہ مل گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تائید لگتی ہے۔ جماعت کا خیال تھا کہ اتنی قیمت میں نہیں مل سکتی مگر ایسی صورتحال پیدا ہو گئی کہ جماعت نے جو بولی دی تھی اُس سے کوئی بڑھا ہی نہیں۔

اسی طرح جامعہ احمدیہ کے قیام کے لئے اس سال میں ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ خرچ کر کے ایک بلڈنگ خریدی گئی جہاں اب جامعہ احمدیہ قائم ہے۔اور پھر یہ جلسہ گاہ خریدی گئی تھی۔خرید تو لی گئی تھی لیکن فکر یہ تھی کہ یہاں علاقے کے لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے جلسہ شاید کچھ سال نہ ہو سکے۔تو امیر صاحب نے پچھلے سال مجھ سے پوچھا کہ اس سال جلسہ وہاں کریں یا نہ۔ یا پہلے کچھ سال دیکھا جائے، جائزہ لیا جائے، پھر کریں گے۔تو میں نے اُن کو کہا کہ اللہ کا نام لے کر 2006ء کے جلسہ کی یہاں تیاری کریں تا کہ جو بھی مخالفت ہونی ہے حالات سامنے آجائیں اور جوبلی کا جو جلسہ ہو اُس میں آپ کو سارے حالات کا علم ہو۔اس کے مطابق پھر آپ نے علاقے کے لوگوں کو جس طرح بھی قائل کرنا ہے کرنے کا موقع مل جائے۔ بہرحال کوششیں کی گئیں۔مَیں سمجھتا ہوں کہ اس جگہ کے جو پہلے سابقہ مالک Mr Kieth ہیں۔انہوں نے اس جلسہ گاہ کو اس حالت میں لانے میں ایک تو ہماری مدد کی ہے۔ ہمارے خدام الاحمدیہ کی طرح ہی پورے خاندان نے وقارِ عمل کیا ہے۔ دوسرے علاقے کے لوگوں کے ساتھ مل ملا کر کونسل کے ساتھ رابطے کر کے ہمارے حق میں بہت راہ ہموار کی اور ابھی تک وہ ہماری مدد کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے پورے خاندان کو بھی جزا دے۔آجکل بھی جلسے کے دنوں میں پورا خاندان اسی طرح ڈیوٹی دے رہا ہے جس طرح ہمارے احمدی کارکن۔

تراجم قرآنِ کریم

امسال تھائی لینڈ کی زبان تھائی میں ترجمۂ قرآنِ کریم کی دوسری جلد جو گیارہویں پارہ سے بیسویں پارہ پر مشتمل ہے، طبع کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ ہمارے مبلغ اونگ کرنیا صاحب (اگر میں صحیح تلفظ بول رہا ہوں) کر رہے ہیں۔ ترجمہ کی چیکنگ میں جمعہ خان صاحب اُن کی مدد کرتے رہے۔

اس وقت تک جو تراجم قرآنِ کریم مکمل ہو چکے ہیں اور چیکنگ یا عربی متن کی پیسٹنگ اور طباعت کی تیاری وغیرہ کے مراحل میں ہیں۔ گزشتہ سال ان کی تعداد 21 تھی۔اس سال ان میں قرغیز ترجمہ کا مزید اضافہ ہوا ہے۔اس طرح تعداد 22 ہو گئی ہے۔مختلف براعظموں کی مختلف زبانوں میں جو ترجمے ابھی تیار کروائے جا رہے ہیں اُن کی تعداد 12 ہے۔

دیگر کتب

دوسری کتب اور فولڈرز جو ہیں یہ بھی مختلف زبانوں میں 74 کے قریب تیار کروائے گئے۔ اور اس طرح کچھ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ سامنے پڑی ہیں۔ سٹالوں پر موجود ہوں گی۔ دورانِ سال بورکینا فاسو کی زبان مورے میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا بھی ترجمہ ہوا۔ اسی طرح رسالہ الوصیت کا نیپالی زبان میں ترجمہ ہوا۔ اور اب تک رسالہ الوصیت 11 زبانوں میں ترجمہ ہو کر چھپ چکا ہے۔

تفسیرِ کبیر عربی جلد ششم اس سال شائع ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ عبدالمومن طاہر صاحب نے کیا ہے۔ اور ان کے کافی ساتھی ان کے مددگار تھے۔

پھر قرآنِ کریم کے مشکل الفاظ کی ایک انگلش ڈکشنری جو ملک غلام فرید صاحب کے Five Volume Commentories میں سے لے کر مرتب کی گئی ہے وہ بھی چھپ گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے اقتباسات کی تین جلدیں Essence of Islam کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ اس سال چوتھی جلد شائع ہوئی ہے۔ اور مواھب الرحمٰن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ہے یہ شائع کی گئی ہے۔ 'آسمانی فیصلہ' کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ 'تذکرۃ الشہادتین' کا فرانسیسی ترجمہ ہو گیا ہے۔ پھر 'فتح اسلام' کا بوسنین زبان میں ترجمہ کروایا گیا ہے۔ 'توضیح مرام' کا جرمن زبان میں ترجمہ کروایا گیا ہے۔ 'گورنمنٹ انگریزی اور جہاد' کا انگریزی ترجمہ طبع ہوا ہے۔ 'تجلیاتِ الٰہیہ' Divine Manifestation کے نام سے طبع ہو گئی ہے۔ 'القصیدہ' کا یوروبا میں ترجمہ شائع ہوا ہے۔ تحریکِ جدید قادیان کی طرف سے 'ہماری تعلیم' کا نیپالی میں ترجمہ شائع کروایا گیا ہے۔اس کے علاوہ بہت ساری کتابیں ہیں۔ 'النبوۃ والخلافۃ' (عربی)، 'حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ' (انگریزی)۔ 'شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں' اردو اور انگریزی میں۔اس میں کچھ ایڈیشن کی گئی ہے۔اور 'اسوۂ رسول اور خاکوں کی حقیقت' (اردو و انگریزی)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب 'خود کاشتہ پودے کی حقیقت'۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے تین خطبات کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

Thr true Islamic concept of Jihad, The national security of Indian muslims and the decisive role of Ahmadiyya Muslim Jama'at, Ahmadiyya Muslim Jama'at and the Palestinian Muslims.

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو لیکچرز ہیں۔ Message of love and brotherhood to Africa اور A message of peace and a word of warning یہ شائع ہوئے ہیں۔ وقفِ نو کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات شائع کروائے گئے۔ خطباتِ طاہر جو عیدین کے ہیں طاہر فاؤنڈیشن نے شائع کروائے ہیں۔ جماعت کا مشاورتی نظام شائع ہوا۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے تحت انوار العلوم کی جلد نمبر 16 شائع ہوئی۔ خدام الاحمدیہ نے خلفاء کے اقتباسات پر مشتمل مشعلِ راہ کی پانچویں جلد شائع کی ہے۔ سیرت حضرت اماں جانؓ شائع ہوئی۔ اور بہت سی کتب طبع ہوئی ہیں۔

نمائشیں

دنیا میں جو مختلف نمائشیں لگتی ہیں۔ 267 نمائشوں کے ذریعہ سے دو لاکھ اکہتر ہزار تک پیغام پہنچایا گیا۔ نائیجیریا میں جماعت کی نمائش کا visit کرتے ہوئے ایک صاحب نے لکھا کہ اگرچہ قبلہ کے والی عرب ہیں لیکن صحیح قرآن اور اسلام پیش کرنے کی ضامن جماعتِ احمدیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت دے اور آپ کی مدد فرمائے۔

ایک ڈاکٹر جو فلاسفی میں پی۔ایچ۔ڈی ہیں انہوں نے کہا کہ اگرچہ میں عیسائی ہوں۔لیکن آپ کی کتب دیکھ کر معلوم ہوا ہے کہ اسلام کے متعلق صحیح معلومات آپ کی جماعت کے ذریعہ ہی مل سکتی ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی جاننے کے لئے میں آپ کی مزید کتب پڑھنا چاہتا ہوں۔

ایک نمائش کے موقع پر ایک عیسائی پادری نے جب 'Review of Religions' کا 1902ء میں جو پہلا ایڈیشن تھا، دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ بہت بڑی بات ہے کہ یہ رسالہ بانیِ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں شروع ہوا اور اب تک محفوظ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس امر کی ضرورت ہے کہ اس علمی خزانے کو آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے محفوظ رکھا جائے۔ اگر یہ خزانے نظر نہیں آتے تو مولویوں کو نظر نہیں آتے۔

بکسٹالز

دنیا میں بے تحاشہ بک سٹالز، بک فیئرز لگے۔ 2422 بکسٹالز اور 63 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ لاکھوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

رقیم پریس و افریقن ممالک کے پریس

رقیم پریس جو یہاں کام کر رہا ہے۔اس کے تحت

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر236

مکرمہ احلام عبداللہ صاحبہ (4)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرمہ احلام عبداللہ صاحبہ آف لبنان کے احمدیت سے قبل کے بعض حالات بیان کئے تھے جن میں ان کا 9 سال کے انقطاع کے بعد مڈل کا امتحان پاس کرنا اور پھر میٹرک کے امتحان کی تیاری کے ساتھ اپنی بہن کو بھی پڑھائی شروع کرنے کی ترغیب دلانے جیسے امور کا ذکر کیا تھا۔ اس سے آگے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

باوجود میرے اصرار کے میری بہن تعلیم جاری رکھنے پر آمادہ نہ ہوئی۔ وہ کہتی تھی مجھ میں لوگوں کی باتیں سننے کی ہمت نہیں ہے۔ مَیں نے اس سے کہا کہ تو تمہارا حق ہے کہ تم اپنے بارہ میں جو چاہو فیصلہ کرو لیکن خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے جو دروازہ کھولا ہے خود کو اس سے تو محروم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے مچھیرے کا رزق سمندر سے مچھلیاں پکڑنے میں مقرر فرمایا ہے لیکن اگر وہ سمندر تک جائے گا ہی نہیں اور مچھلیاں پکڑنے کی کوشش ہی نہیں کرے گا تو محرومیاں ہی اس کا مقدر ہوں گی۔ الغرض مختلف مثالیں دے دے کر سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس کا صرف ایک ہی جواب تھا کہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ لوگوں کی تمسخرانہ باتوں اور نظروں کا سامنا کرسکوں۔

بہن کی تعلیم جاری رکھنے پر آمادگی

مَیں نے مڈل کے بعد کام شروع کر دیا تھا اور تین سال گزرنے پر مجھے میٹرک کا امتحان دینے کی اجازت ملنے والی تھی۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک شام جب مَیں کام سے گھر لوٹی تو اپنی بہن کو غیر معمولی طور پر خوش پایا۔ مَیں نے خوشی کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ مَیں نے پڑھائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یوں میری بہن نے بھی میری طرح اس وقت پڑھائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تھا جبکہ اسے بھی پڑھائی چھوڑے پورے نو سال بیت گئے تھے۔ لیکن اس نے ایک دفعہ ہی مڈل کا امتحان دینے کی بجائے ایک ایک کلاس پڑھ کر پاس کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور یہ بھی میری اس خواب کی تعبیر تھی جس میں مَیں نے دیکھا تھا کہ ہم دونوں بہنیں شدتِ پیاس کی حالت میں بے آب و گیاہ میدان میں پانی کی تلاش میں ہیں ایسے میں ایک اونچے ٹیلے پر آسمان سے پانی اترتا ہے۔ مَیں تو چھلانگیں لگاتی ہوئی فوراً اس ٹیلے پر جا پہنچتی ہوں لیکن میری بہن ایک سیڑھی کے ذریعہ چڑھ کر آتی ہے۔ عملاً یہی ہوا کہ مَیں تو ایک دو چھلانگوں میں ہی مڈل پاس کر گئی لیکن میری بہن نے مڈل تک پہنچنے کے لئے سیڑھی استعمال کی یعنی ایک ایک کلاس پاس کرنے کا فیصلہ کیا۔

دوسری طرف جب مَیں نے میٹرک کا امتحان دیا تو پہلی دفعہ پاس نہ ہوسکی جبکہ دوسری دفعہ کامیابی سے ہمکنار ہو گئی۔ اور اب جبکہ میری عمر 26 سال ہے مَیں یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی تیاری کر رہی ہوں۔ اور میری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جادو ٹونے کا اثر!

آج سے چھ سال قبل جبکہ میری عمر بیس سال تھی، ہمارے حالات اس قدر خراب تھے کہ جیسے مصائب نے ہمارے گھر کی راہ دیکھ لی تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے ہم سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہوگیا ہے جس کی سزا ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔ نہ حالات کے لگائے ہوئے زخموں پر کوئی دوا اثر کرتی تھی نہ ان دکھوں سے رہائی کے لئے کوئی دعا قبول ہوتی تھی۔ ابھی ان دکھوں کے بوجھ تلے کراہ رہے تھے کہ اسی عرصہ میں والدین کی علیحدگی نے ہماری زندگی کے رہے سہے رنگوں پر پانی پھیر دیا تھا۔ میں سوچتی تھی کہ آخر ان حالات کا سبب کیا ہے؟ اور ابتلاء کے اس کانٹوں بھرے جنگل میں نہ جانے ہمیں کب تک سفر کرنا ہے؟ لیکن مجھے کچھ سمجھ نہ آتا تھا۔ ہماری شکستگی اور بدحالی کو دیکھ کر اردگرد کے لوگ بھی عجیب وغریب قیاس آرائیاں کرنے لگے۔ مثلاً یہ کہ ہم پر جادو ٹونہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے وہ نہایت عجیب ہے۔

لوگوں کی ان باتوں نے ہمیں حالات سے زیادہ پریشان کر رکھا تھا۔ ہماری تربیت اس طور سے ہوئی تھی کہ ہمارا ایسی باتوں پر یقین نہ تھا۔ لیکن دینی لحاظ سے قرآن کریم میں سے جب لوگ یہ آیت نکال کر پڑھتے جس میں لکھا ہے کہ شیاطین سلیمان علیہ السلام کے عہد میں لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، تو بار ہا مجھے شک ہونے لگتا کہ یا تو ہمارا موقف درست نہیں ہے یا ہم حقیقت کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ مَیں جنوں اور شیاطین کے بارہ میں اکثر سوچتی کہ اگر ایسی مخلوق فی الواقعہ موجود ہے تو وہ کیسی ہوگی؟ ان کے رہن سہن کا طریق کیا ہوگا؟ کیا لوگوں کی باتیں درست ہیں اور واقعی اس مخلوق کی آنکھیں چہروں کے ساتھ ایسے لٹک رہی ہوتی ہیں جیسے رسیاں ہوں؟ کیا یہ مخلوق اس قدر ہلکی پھلکی ہے کہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوکر جب چاہے ہوا میں اڑنا شروع کردے؟ کیا میرے والد صاحب کا جنوں کی ان مزعومہ طاقتوں سے انکار پر مبنی موقف درست ہے؟ کیا ہمارے ساتھ جو بھی برا ہوتا ہے سب جنوں کا کیا دھرا ہے؟ یہ سب کچھ سوچ کر میرے اندر تو جیسے اس مخلوق کو دیکھنے اور اس کی حقیقت جاننے کے لئے ایک لَو سی لگ گئی۔ میرے لئے ان شکوک سے بھری دنیا میں جینا مشکل ہوگیا۔ اس کے لئے مَیں نے مولویوں سے رابطہ کیا اور انہیں اپنے حالات کے بارہ میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 103 سے ثابت ہوتا ہے کہ واقعی جادو ایک حقیقت ہے اور اس کا طریق یہ ہے کہ سحر کے ذریعہ سے جن کسی انسان کی عقل پر سوار ہو جاتا ہے اور پھر اسے یا تو مکمل طور پر یا جزوی طور پر دیوانہ کر دیتا ہے۔ اس لئے سحر کا منکر بھی اور خود ساحر بھی کافر ہے۔ مَیں عجیب کشمکش وپیچ کی کیفیت میں تھی۔ قرآنی آیت کی موجودگی میں انکار بھی ممکن نہ تھا اور میری عقل اسے قبول کرنے کو بھی تیار نہ تھی۔ بار بار یہی سوچتی تھی کہ اگر یہ جنات اور ایسی مخلوقات ہم پر اس حد تک اثر انداز ہو سکتی ہیں تو پھر اعمال کے معاملہ میں ہمارا اختیار تو یکسر ختم ہوگیا۔ پھر تو ہم سے جبراً تمام اعمال سرزد کروائے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسا ظالم تو نہیں ہے کہ ایسے اعمال پر ہماری گرفت کرے جن کو کرنے میں ہمارا کچھ بھی اختیار شامل نہیں ہے۔

ان خیالات اور توہمات سے ہمیں احمدیت سے تعارف کے بعد ہی چھٹکارا ملا۔

یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ کی حقیقت

[سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیت پر بنا کرتے ہوئے جادو، ٹونہ اور جنوں و بھوتوں جیسی مخلوقات کا عجیب تصور عامۃ الناس کے ذہنوں میں راسخ کرنے میں پرانے مفسرین نے سب سے بڑا کام کیا ہے۔ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں ایسی بے سروپا روایات کا ذکر کیا ہے جن کا حقیقت سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان روایات کو درج کرنے اور ان پر تبصرہ کرنے کی تو یہ جگہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم محض اس آیت کے صحیح معنے بیان کرنے پر ہی اکتفا کریں گے۔

1۔ سحر کے بارہ میں عمومی طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ اہل لغت کے نزدیک مندرجہ ذیل معانی ہیں:

اوّل: کُلُّ مَا لَطُفَ مَأْخَذُہٗ وَدَقَّ۔ ہر وہ بات جس کا ماخذ نہایت باریک اور دقیق ہو۔ اور جس کی اصلیت معلوم نہ ہو سکے سحر کہلاتی ہے۔

دوم: فساد۔

سوم: اِخْرَاجُ الْبَاطِلِ فِیْ صُوْرَۃِ الْحَقِّ۔ باطل کو سچائی کی صورت میں پیش کرنا۔

چہارم: خِدَاعٌ۔ یعنی دھوکا۔

پنجم: ملمع سازی۔

ششم: راستہ سے ہٹا دینا۔ چنانچہ 'سَحَرَہٗ' کے معنے ہوتے ہیں صَرَفَہٗ اُسے ایک طرف کر دیا۔

(اقرب الموارد)

2۔ قرآن کریم میں سحر اور اس کے مشتقات تقریباً 60 دفعہ آئے ہیں ان میں سے اکثر میں تو کافروں نے انبیاء کرام کے بارہ میں یہ لفظ استعمال کیا ہے کہ وہ ساحر ہیں۔ یا ان معنوں میں مسحور ہیں کہ انہیں اپنے دعوے میں دھوکہ لگا ہوا ہے۔ یا ان معنوں میں کہ ان کا سارا کاروبار ہی دھوکہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن کہیں بھی اس سے مراد وہ معنی نہیں ہے جو لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوگیا ہے کہ کچھ پھونک کر انسان کو حیوان بنا دیا جائے، یا پلک جھپکنے میں ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر لیا جائے۔ یا اس کے ذریعہ سے جنوں بھوتوں کو قبضہ میں کرکے ان کو لوگوں کے پیچھے لگا دیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

3۔ آیت مذکورہ بالا کے سیاق کو اگر پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں یہود کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے اور ان کو دھوکہ دہی اور سازشوں کا ذکر ہے۔ نیز یہ کہ جب وہ کوئی عہد کرتے ہیں تو ان میں سے ایک فریق اس عہد کو توڑ کر پھینک دیتا ہے۔ نیز باوجود یہ جاننے کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تورات کی پیشگوئیوں کے عین مطابق سچے پیغمبر ہیں انہوں نے ان تمام امور کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا اور عداوت پر آمادہ ہوگئے۔ اس سیاق کے بعد جب یہ آیت آتی ہے تو اس کا معنی واضح ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُو الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرۃ:103) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے یہودی بھی اپنی شرارتوں، سازشوں اور فریب کاریوں و دھوکہ بازیوں میں ان یہودیوں کی پیروی کر رہے ہیں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ان کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ ان کی سازشوں کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ ان کا کفر خود اُن پر پڑا تھا اور حضرت سلیمان کامیاب ہوئے تھے ایسے ہی آج کے یہود بھی اپنی سازشوں کا خود ہی شکار ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب وکامران ہوں گے۔ (مفصل بحث کے لئے تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ جلد دوم میں اس آیت کی تفسیر ملاحظہ ہو۔)]

دجّال

مکرمہ احلام عبداللہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:

دو سال قبل ایک روز فجر کے وقت مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں غزہ (فلسطین) میں ہوں جہاں کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک گڑھے کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میرے پوچھنے پر مجھے بتایا جاتا ہے کہ یہ لوگ ایک اسرائیلی اسیر جلعاد شالیط کو گڑھے سے نکال رہے ہیں۔ مَیں لوگوں سے کہتی ہوں کہ مجھے بھی دیکھنے دو۔ وہ راستہ بنا دیتے ہیں اور جب میں اس گڑھے کے قریب پہنچتی ہوں تو کیا دیکھتی ہوں کہ وہ ایک عجیب وغریب مخلوق ہے جو سر تا پا پابندِ سلاسل ہے اور لوگ اس کو مارتے جا رہے ہیں۔ اس دیو قامت انسان کی ایک آنکھ تھی اور اس کے منہ سے ریل گاڑی کے چلنے کی سی آواز نکلتی تھی۔ یہ دیکھ اور سن کر مَیں خواب میں ہی لوگوں سے کہتی ہوں کہ یہ شالیط نہیں یہ تو وہی دجال ہے جس کی خبر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

ظہور امام مہدی کی خبر

اگلے دن جب مَیں اپنے والد صاحب کو ملنے کے لئے گئی تو وہ ٹی وی پر ایک پروگرام دیکھ رہے تھے۔ میرا رؤیا سنتے ہی انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اس چینل کو دیکھو کیونکہ تمہارے رؤیا کی تعبیر یہاں ہے۔ پھر میرے والد صاحب نے بتایا کہ انہیں چند روز قبل اتفاقاً ہی یہ چینل ملا تھا۔ اس چینل پر اس وقت پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر لگا ہوا تھا جس میں بائبل کی تحریفات اور تضادات کا ذکر ہو رہا تھا اور اس پروگرام سے قبل کسی وقت دجال کے بارہ میں ایک چھوٹی سے فلم چلائی گئی تھی جسے میرے والد صاحب میری خواب کی تعبیر قرار دے رہے تھے۔ میری خوش قسمتی کہ اسی دن اس چینل پر وہی دجال والی فلم دوبارہ دکھائی گئی۔ یہ محض دو تین منٹ کی فلم تھی جو میرے لئے معنوں کا ایک سمندر جاری کر گئی۔ ریل گاڑی کا انجن جو کوئلہ پر چلتا تھا اس میں مجھے آگ کھانے والا گدھا دکھائی دے رہا تھا جس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ تھا۔ اسی طرح خرِ دجال اور اس کے بارہ میں حدیث میں آنے والے کلمات سروج وفروج یعنی روشنیوں اور کرسیوں کو بھی دیکھ لیا۔ اسی طرح دیگر نشانیاں تصویری زبان میں دیکھ کر میں بہت متاثر ہوئی۔

میرے والد صاحب نے یہ دیکھ کر کہا کہ میں چند روز سے اس چینل کو دیکھ رہا ہوں۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ سچی جماعت ہے۔ یہ عیسائیوں کے ساتھ بھی ایسے طریق سے بحث کرتے ہیں جس طرح شاید اور کوئی نہیں کرسکتا۔ ہم نے وہ دن ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے گزارا۔ والدہ کے گھر واپس آکر ہم نے بھی کوشش کی اور ڈش لگوالی اور باقاعدگی کے ساتھ اسے دیکھنے لگے۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر45۔ آخری قسط

(متی باب 28)

اس باب کی ابتدا اس بات سے ہوتی ہے جس پر عیسائیت کی بگاڑ کی بنیاد رکھی گئی اور یہ تصور پیش کیا گیا کہ یسوع مر کر زندہ ہو گیا مگر چاروں اناجیل میں نہ مرنے کا کوئی ثبوت دیا گیا ہے اور نہ یہ بیان ہے کہ اچھی طرح دیکھ کر فیصلہ کیا گیا کہ یسوع مر گیا ہے اور نہ ہی اس بات کا کوئی ثبوت دیا گیا ہے کہ وہ حقیقتاً مر گیا تھا اور حقیقتاً زندہ ہوا ہے۔

اگر ایک شخص کے متعلق شبہ ہو کہ وہ مر گیا ہے یا مشہور ہو گیا ہو کہ وہ مر گیا ہے اور پھر اس کی قبر خالی پائی جائے اور وہ چلتا پھرتا، کھاتا پیتا نظر آئے تو کوئی صاحب دماغ آدمی یہ نہیں کہے گا کہ وہ مر کر زندہ ہوا ہے بلکہ یہی سمجھا جائے گا کہ مرنے کی اطلاع غلط تھی اور غلط افواہ تھی۔ وہ شخص حقیقتاً زندہ ہی تھا مگر سمجھ لیا گیا تھا کہ وہ مردہ ہے۔ دنیا میں شاید سینکڑوں قبریں خالی پائی جاتی ہیں مگر کوئی شخص ان کو دیکھ کر یہ نہیں کہتا کہ قبر والے لوگ مر کر زندہ ہو گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری داستان پولوس کے خطوط سے لی گئی ہے جس کے خطوط اناجیل کی تحریر سے پہلے وجود میں آ چکے تھے، جس نے لکھا:۔

چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتاب مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے مؤا۔ (ایک کرنتھیوں باب15 آیت3)

اس بیان میں بھی پولوس نے کسی عینی گواہ کا اور کسی ثبوت کا ذکر نہیں کیا جس سے ثابت ہو سکے کہ یسوع حقیقتاً مر گیا تھا اور حقیقتاً مر کر زندہ ہوا تھا۔ بلکہ پولوس کے اس بیان کے آخری حصہ سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ یسوع کی صلیب پر موت حقیقی موت نہیں تھی کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ یسوع صلیب کے بعد پانچ سو بھائیوں کو ایک ساتھ ملا۔

(ایک کرنتھیوں باب15 آیت6)

اعمال کی کتاب کہتی ہے کہ صلیبی موت کے جلد بعد غالباً تیسرے دن ہی یسوع آسمان پر اٹھایا گیا۔ مگر اناجیل اور پولوس تسلیم کرتے ہیں کہ وہ لمبے عرصہ تک شاگردوں کو چلتا پھرتا کھاتا پیتا نظر آیا حتیٰ کہ 500 شاگردوں کو ایک ساتھ ملا۔ اس سے ان لوگوں کے نظریہ کو تقویت ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ یسوع صلیب پر مرا نہیں تھا بلکہ بچ گیا تھا اور رومنوں اور مخالف یہودیوں کے علاقے سے نکل کر ایک ایسی جگہ گیا جہاں وہ پانچ سو شاگردوں سے بیک وقت ملا۔

✿......**متی کے 28 باب میں یسوع کو ماننے والی عورتوں کے اتوار کے دن ان کی قبر پر جانے کا ذکر ہے اور** یہ ذکر مرقس کے باب16، لوقا کے باب 23 اور یوحنا کے باب 20 میں بھی ہے۔ **ان بیانات میں جو تضاد اور اختلاف ہے وہی اس ساری کہانی کو مشتبہ کرنے کے لئے کافی ہے اور** مسیحی مفسرین نے ان اختلافات اور تضادات کو ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے مگر اس کے باوجود وہ ان اختلافات کو حل نہیں کر سکے۔ چنانچہ انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

The tradition in the Gospels has undergone some development and one can detect discrepancies in details, but it is essentially harmonious with the oldest narrative, (1Cor.15:3-8) and with the accounts. in Acts of the apostolic preaching.

کیا خدا کے کلام میں Discrepancies ہو سکتی ہے۔

Peaks Commentary on the Bible کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

8. Mk's much discussed reference to the total silence of the women (16:8) is changed into its opposite in Mt. with fear and great joy do they run to tell the disciples.

کیا خدا کے کلام میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف بیان ہو سکتا ہے؟

پھر لکھتے ہیں:۔

11-15 While the Gospel of Peter quite naturally has the guard reporting to (Pilate11:46-9)

Mt. gives the astonishing picture of these Roman soldiers going to the Jewish authorities. But this whole incident is prompted by the need to answer a concrete accusation, known to be current in the days of the evangelist.

تو پھر جس کتاب میں بعد کے زمانوں میں اعتراضات کی بنا پر عبارتیں لکھی گئی ہیں اس پر آپ اپنے مذہب اور اپنی نجات کی بنیاد کیسے رکھ سکتے ہیں اور اس کو خدا کا کلام کیونکر کہہ سکتے ہیں۔

پادری ڈم میلو صاحب جیسے کٹر عیسائی بھی ان بیانات میں اختلاف کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں، لکھتے ہیں:۔

Such slight discrepancies harmonise well when such a vision would be likely to produce.

مگر پادری صاحب! خدا کے کلام میں اس قسم کی آپ کی نظر میں معمولی سی Discrepancies کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ انسان کا کلام ہے تو پھر اس کی کیا Value باقی رہ جاتی ہے۔

الف لیلہ کی طرح ایک قصہ کہانی کی کتاب ہے جس میں معلوم نہیں کون سی بات درست ہے اور کونسی بات غلط۔ آپ کے خیال میں یسوع مر کر زندہ ہو گئے کیونکہ یہ کتاب کہتی ہے کہ یسوع کے زندہ ہونے سے دو دن تین دن پہلے بے شمار مردے زندہ ہو گئے تھے۔ مگر 3-2 دن تک قبروں میں پڑے رہے اور یسوع کے زندہ ہونے کے بعد شہر یروشلم کی سڑکوں پر چلنے پھرنے لگے۔ شاید الف لیلہ میں بھی کوئی ایسا قصہ نہ ہو۔

متی باب 28 میں لکھا ہے کہ جو خواتین صبح اتوار کے روز یسوع کی مزعومہ قبر پر پہنچیں ان کو فرشتہ نے کہا:۔

’تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے...... اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ قبر سے روانہ ہو کر اس کے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں‘۔ (متی باب28 آیت5تا8)

لیکن مرقس میں لکھا ہے:۔

’قبر کے اندر جا کر انہوں نے ایک جوان کو سفید جامہ پہنے ہوئے داہنی طرف بیٹھے دیکھا اور نہایت حیران ہوئیں۔ اس نے کہا کہ ایسی حیران نہ ہو۔ تم یسوع ناصری کو جو مصلوب ہوا تھا ڈھونڈتی ہو۔ وہ جی اٹھا ہے۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ ... اور وہ نکل کر قبر سے بھاگیں کیونکہ سرزنش اور ہیبت ان پر غالب آ گئی تھی۔ انہوں نے کسی سے بھی کچھ نہ کہا کیونکہ ڈرتی تھیں۔ (مرقس باب16 آیت5تا8)

فرمایئے پادری صاحبان آپ متی کا بیان درست مانیں گے یا مرقس کا؟

انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

According to Mark 16:8, the women said nothing to anyone, for they were afraid. But here and in Luke 24:10-11 the women immediately run to tell his disciples.

موجودہ چرچ کے عقائد کی قطعی تردید

موجودہ چرچ عقیدہ رکھتا ہے کہ یسوع واقعہ صلیب کے بعد آسمان پر چلا گیا اور پھر کسی وقت ساری قوموں کے دیکھتے ہوئے آسمان سے اترے گا۔

ہم عیسائی حضرات سے دردمند دل کے ساتھ اپیل کریں گے کہ وہ چاروں اناجیل کے آخری حصے کو توجہ سے پڑھیں اور بجائے چرچ کی اندھا دھند پیروی کے خود غور سے پڑھ کر فیصلہ کریں کہ جو تعلیم ان کو چرچ دے رہا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ متی کی انجیل میں لکھا ہے:۔

’اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔ اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آ کر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی۔ اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے اور مردہ سے ہو گئے۔ فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا۔ اور جلد جا کر اس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے۔ وہاں تم اس کو دیکھو گے۔ دیکھو میں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ قبر سے روانہ ہو کر اس کے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں۔ اور دیکھو یسوع ان سے ملا اور اس نے کہا سلام! انہوں نے پاس آ کر اس کے قدم پکڑے اور اسے سجدہ کیا۔ اس پر یسوع نے ان سے کہا ڈرو نہیں۔ جاؤ میرے بھائیوں کو خبر دو تا کہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں مجھے دیکھیں گے‘۔ (متی باب28 آیت1تا10)

متی سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کی اس واضح ہدایت کے مطابق اس کے شاگرد گلیل چلے گئے اور وہاں ان کی ملاقات یسوع سے ہوئی، لکھا ہے:۔

’اور گیارہ شاگرد گلیل کے اس پہاڑ پر گئے جو یسوع نے ان کے لئے مقرر کیا تھا‘۔ (متی باب28 آیت16)

مرقس کی انجیل میں نہ گلیل جانے کا یسوع کی طرف سے کوئی حکم ہے نہ ہی یسوع کے گلیل جانے اور وہاں حواریوں سے ملنے کا ذکر ہے بلکہ شاگردوں پر ظاہر ہونے کے بعد ذکر ہے کہ:

’وہ آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا‘۔ (مرقس باب16 آیت19)

مگر Peaks Commentary on the Bible کا مرقس کے اس بیان کے متعلق تبصرہ ذرا غور سے پڑھ لیں، لکھا ہے:۔

It is now generally agreed that 9-20 are not an original part of Mark. They are not found in the oldest MSS, and indeed were apparently not in the copies used by Mt. and Lk.

گویا متی میں یسوع کے آسمان پر جانے کے بجائے گلیل جانے کا ذکر ہے اور مرقس میں آسمان پر جانے کا ذکر الحاقی ہے۔

اب لوقا کو لیجئے، لکھا ہے:۔

’پھر وہ انہیں بیت عنیاہ کے سامنے تک باہر لے گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا کر انہیں برکت دی جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا۔

(لوقا باب24 آیت50، 51)

اب لوقا میں نہ یسوع کے گلیل جانے کا شاگردوں کو حکم ہے اور نہ گلیل جا کر ان سے ملنے کا ذکر ہے بلکہ بظاہر نظر واقعہ صلیب کے بعد مزعومہ موت سے جی اٹھنے کے تیسرے دن ہی یروشلم کے قریب علاقہ سے ہی آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ مگر آسمان پر جانے کا ذکر بھی الحاقی ہے کیونکہ انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Even if it is acknowledged that the words and was carried up into heaven (RSV mg; cf. KJU) missing from Codex Bezac and its allies and also from the original text of Codex Sinaiticus- are an interpolation there are no reasonable grounds for doubting that this is the story of the Ascension that Luke elaborates in Acts 1:6-11. One difficulty is created by the statement in Acts 1:3 that Christ's resurrection appearances continued for a period of forty days, whereas the implication of the gospel story is that the risen Lord parted once and for all from his disciples on Easter Sunday. Probably Luke was not interested in matters of chronology when he wrote his first version of the incident. At any rate he was not conscious of any discrepancy between the two accounts.

گویا لوقا میں بھی آسمان پر جانے کا بیان بعد کا اضافہ ہے۔

اب یوحنا کی انجیل کو لیجئے۔ یوحنا کی انجیل میں اشارۃً بھی یسوع کے آسمان پر جانے کا ذکر نہیں بلکہ واضح طور پر ان کے گلیل جانے اور وہاں اپنے شاگردوں سے ملنے کا ذکر ہے، لکھا ہے:۔

’ان باتوں کے بعد یسوع نے پھر اپنے آپ کو تبریاس کی جھیل کے کنارے شاگردوں پر ظاہر کیا اور اس طرح پر ظاہر کیا اور اس طرح پر محاسبہ کیا۔ شمعون، پطرس اور توما جو توام کہلاتا ہے اور نتن ایل جو قانائے گلیل کا تھا اور زبدی کے بیٹے اور اس کے شاگردوں میں سے دو شخص تھے۔ شمعون پطرس نے ان سے کہا میں مچھلی کے شکار کو جاتا ہوں۔ انہوں نے اس سے کہا ہم بھی تیرے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے مگر اس رات کچھ نہ پکڑا اور صبح ہوتے ہی یسوع کنارے پر آ کھڑا ہوا‘۔ (یوحنا باب 21 آیت1 تا4)

اب فرمایئے دنیا بھر کے عیسائی صاحبان!

آج تک چرچ آپ کو یہ سبق دیتا رہا ہے کہ یسوع صلیب کے واقعہ کے بعد آسمان پر چلا گیا۔ تیسرے دن یا 40 دن بعد۔ مگر یوحنا کی انجیل کہتی ہے کہ وہ گلیل میں تبریاس کی جھیل کے کنارے اپنے شاگردوں سے ملا۔

مرقس کی انجیل جو آپ کے سامنے ہے اس میں آسمان پر جانے کا ذکر سراسر الحاقی ہے۔

لوقا کی انجیل میں خود لوقا اپنے اعمال کی تحریر سے اختلاف کرتا ہے اور لوقا کی انجیل میں جو آسمان پر جانے کا ذکر ہے وہ بعد کا اضافہ ہے۔

تو فرمایئے آپ کے چرچ کی تعلیم کا کیا بنا۔ کیا خود آپ کی کتاب جس کو آپ خدا کا کلام کہتے ہیں آپ کے چرچ کی تعلیم سے بالکل متضاد نہیں؟

✿✿✿✿✿✿✿

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی مختلف خوابوں اور رؤیا کا ایمان افروز تذکرہ جن سے ان صحابہ کے خدا تعالیٰ سے تعلق اور خدا تعالیٰ کے ان کے ساتھ سلوک کا پتہ چلتا ہے۔ ان میں اور بھی بہت سی نصائح اور سبق ہیں۔

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش نے ایک سٹیڈیم کرایہ پر لے کر جلسہ سالانہ کی تیاریاں مکمل کر لی تھیں کہ شر پسند مخالف علماء اور ان کے چیلوں چانٹوں نے حملہ کر کے تمام انتظامات کو درہم برہم کر کے سامان کو آگ لگا دی جس سے کروڑوں کا نقصان ہوا۔ اب یہ جلسہ جماعت کی اپنی جگہ پر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کے شر اُن پر الٹا دے۔

بنگلہ دیش اور سیرالیون کے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے دعا کی تحریک

عزیزم کریفہ کونڈے متعلم جامعہ احمدیہ سیرالیون، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف (ڈسکہ کوٹ۔ پاکستان) اور مکرم عبدالغفار ڈار صاحب (راولپنڈی) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8؍فروری 2013ء بمطابق 8؍تبلیغ 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج بھی مَیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف خوابیں، رؤیا پیش کروں گا۔ خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ تعلق اور ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ سلوک کیا تھا۔ بلکہ بعض تو ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اُن کو بتایا ان کے بیچ میں آج بھی ہمارے لئے بعض نصائح ہیں، سبق ہیں۔

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحبؓ جن کی 1905ء کی بیعت تھی، فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں فاقہ کی حالت میں دن کے بارہ بجے لیٹا ہوا تھا کہ میری بیوی مجھے دبانے لگ گئی۔ اس حالت میں مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نیلے کپڑوں والی میرے گھر پر آئی ہے۔ ایک ہاتھ پر دودھ کا کٹورا بھرا ہوا رکھے ہوئے آئی ہے اور آ کر اُس نے مجھے دیا اور کہا کہ میاں جی! مَیں یہ دودھ آپ کے واسطے لائی ہوں، آپ اس کو پی لیں۔ جب اس کو پینے لگا تو عورت نے کہا کہ اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے، آپ اس کو ملا لیں۔ جب مَیں دودھ میں شکر ملانے لگا (خواب میں) تو کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ (جاگ آ گئی)۔ میری بیوی جو میرے جسم کو دبا رہی تھی، کہنے لگی، کیا آپ ڈر گئے ہیں؟ مَیں نے کہا۔ ڈرا نہیں، ایک خواب دیکھا ہے اور وہ خواب مَیں نے اپنی بیوی کو سنا دیا۔ اور مَیں پھر بھول گیا۔ (ابھی تھوڑی دیر گزری تھی) پانچ منٹ گزرے تھے کہ اسی طرح نیلے کپڑے پہنے ہوئے ہاتھ پر دودھ کا کٹورا رکھے ہوئے ایک عورت میرے گھر پر آئی۔ وہ عورت میرے ایک شاگرد کی ماں تھی۔ آ کر اُس نے مجھے دودھ کا کٹورا دیا اور کہا کہ آپ اس کو پی لیں۔ جب مَیں پینے لگا تو اُس نے کہا کہ اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے، آپ اس کو ملا لیں۔ میری بیوی اس واقعہ کو بغور دیکھ رہی تھی۔ مسکرا کر کہنے لگی، یہ تو آپ کا خواب ہے جو مجھے آپ پہلے سنا چکے ہیں، لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 363-362 روایات حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولیؓ)

تو بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی خوابوں کی اصل حالت میں تعبیر فرما دیتا ہے۔ ایک نیک شخص کے فاقہ کی حالت کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فوری انتظام فرمایا۔ خدا کو نہ ماننے والے بیشک یہ کہتے رہیں کہ اُس کو قدرتی خیال آ گیا اور وہ دودھ لے کے آ گئی، یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ دونوں طرف جو اطلاع اللہ تعالیٰ پہلے خواب میں دے رہا ہے، یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہو سکتا۔ یہی جو قدرت ہے، یہی تو خدا تعالیٰ ہے جس نے ایک عورت کے دل میں ایک نیک آدمی کی بھوک مٹانے کا خیال ڈالا اور فوری طور پر پھر اُس نے اُس کو پورا بھی کر دیا۔

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّرؓ جن کا بیعت کا سن 1901ء ہے، بیان فرماتے ہیں کہ مَیں جبکہ ہائی سکول میں مدرس تھا تو ایک دن حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ سے جو اُس وقت ہیڈ ماسٹر تھے، کھیلوں کے معاملے میں جن کا مَیں انچارج تھا، کچھ اختلاف ہو گیا۔ اُسی رات مَیں نے تہجد میں دعا کی، اختلاف کی وجہ سے کہتے ہیں بڑا پریشان تھا۔ تو مجھے حریر پر لکھا ہوا دکھلایا گیا، ایک باریک کاغذ پر لکھا ہوا دکھلایا گیا کہ "No tournaments, No games"۔ اس کے بعد کہتے ہیں مَیں بیمار ہو کر ٹورنامنٹ میں شامل نہیں ہو سکا۔ نیز جو ٹورنامنٹ کے دن تھے ان میں متواتر شدید بارش ہو جانے کی وجہ سے گورداسپور ٹورنامنٹ کمیٹی نے ٹورنامنٹ بالکل بند کر دیا۔ ہمارے طلباء کو بہت خوشی ہوئی کہ ایک الہام پورا ہو گیا۔ کیونکہ انہوں نے، جو پلیئر تھے، کھلاڑی تھے اُن کو بھی بتا دیا تھا تو اُن کو یہ خوشی تھی کہ ہمارے ٹیچر کا الہام پورا ہو گیا۔ وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے جب قادیان آئے تو اس الہام کی تمام تفصیل حضرت اقدس کے حضور پہنچی۔ اور مَیں نے لکھ کر مفصل عرض کیا۔ اس پر حضور نے مجھے لکھا۔ ’’آپ کا الہام بڑی صفائی سے پورا ہوا۔ یہ آپ کی صفائی قلب کی علامت ہے۔‘‘ اس طرح حضور خدام کے کشوف اور رؤیا پر اظہارِ خوشنودی فرماتے تھے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 313-312 روایات حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّرؓ)

حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں بیان فرماتے ہیں کہ جب دیوار کا مقدمہ تھا تو حضرت اقدس بٹالہ تاریخ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے (یعنی قادیان میں ان کے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ جو دیوار کا مقدمہ تھا) حضور نے فرمایا کہ جس کسی کو خواب آوے وہ مجھے بتلا وے اور کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’’تُو یوسف ثانی ہے۔‘‘ یوسف کو بھی بھائیوں کی وجہ سے تکلیف پہنچی تھی۔ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’تو یوسفِ ثانی ہے‘‘۔ کہتے ہیں مَیں نے بھی ایک خواب حضور کو سنائی کہ مَیں ایک میٹھا خربوزہ کھا رہا ہوں۔ جب مَیں نے اُس کی ایک کاش اپنے لڑکے عبداللہ کو دی تو وہ خشک ہو گئی۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ تمہارے گھر میں اسی بیوی سے ایک اَور لڑکا پیدا ہو گا مگر وہ زندہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایک لڑکا میرے ہاں پیدا ہوا اور گیارہ ماہ کا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس بیوی سے کوئی بچہ نہیں ہوا۔ (گو اس خواب کا مقدمہ سے تعلق تو نہیں تھا، لیکن بہرحال انہوں نے اس وقت یہ خواب دیکھی تو یہ بتائی۔) (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 355 روایات حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں)

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ جنہوں نے 1903ء میں بیعت کی، فرماتے ہیں کہ جنوری 1917ء بروز جمعرات مَیں نے خواب میں ایک شخص کو سرپٹ گھوڑا دوڑاتے چلے آتے دیکھا اور مَیں ایک کنوئیں کے پاس میدان میں کھڑا تھا۔ اُس شخص نے گھوڑے سے اُتر کر مجھے کہا کہ مَیں بادشاہ ہوں اور احمد علی میرا نام ہے۔ میرے لئے دعا کی جائے۔ تب مَیں نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھایا اور اُس نے بھی میرے ساتھ دعا میں شمولیت اختیار کی۔ جب ہم دعا سے فارغ ہوئے تو وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ گھوڑا دوڑا کر واپس چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دور گیا تھا کہ اُس کا بیشمار لشکر گرد و غبار اُڑاتا ہوا اُس سے آ ملا۔ (یہ خواب بیان فرما رہے ہیں) جسے وہ ساتھ لے کر مخالف لشکر کے مقابلہ میں ڈٹ گیا۔ مخالف کا لشکر ہتھیاروں اور وردیوں سے سجا ہوا تھا جسے دیکھ کر اُس کا مقابلہ مشکل نظر آتا تھا۔ تب کسی نے کہا، دونوں کے مقابلہ کی یہ کوئی نسبت نہیں تھی۔ لیکن پھر کہتے ہیں کسی نے خواب میں ان کو کہا۔ کیا مور کی سجاوٹ کم ہوتی ہے۔ (یہ فوجی سجے تو ہوئے ہیں، مور بھی بڑا خوبصورت ہوتا ہے، سجا ہوتا ہے) مگر جونہی بندوق کی آواز سنتا ہے فوراً بھاگ جاتا ہے اور غاروں میں جا چھپتا ہے۔ اس طرح مخالف کا لشکر بھاگ جائے گا۔ پھر کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی‘‘۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 151۔ الف از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پس اصل طاقت خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی تائیدات و نصرت کی ہوتی ہے، نہ ظاہری شان و شوکت کی۔ جو کام دعاؤں سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے ہوتا ہے، وہ ظاہری شان و شوکت سے نہیں ہوتا۔ ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور اُس وقت کے آنے پر اللہ تعالیٰ پھر اُس کا انجام دکھاتا ہے۔

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ فرماتے ہیں۔ ان کی بیعت 23؍نومبر 1889ء کی ہے۔ چھوٹی سی خواب ہے۔ کہتے ہیں کہ کنڈے میں حضور ایک جگہ ٹہل رہے تھے (جگہ کا نام ہے، کنڈا) وہاں اُس وقت اکیلے

تھے۔مَیں نے کچھ رقم حضور کے پیش کی۔شاید وہ بیس روپے سے دو تین روپے کم تھے۔تو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کیسے ہیں؟مَیں نے کہا حضور مجھے خواب آئی تھی کہ مَیں نے اتنی رقم آپ کو دی ہے،خواب پوری کی ہے۔آپ نے منظور فرمائی۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 424 روایات حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ)

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں جن کا بیعت کا سن 1903ء ہے کہ میرے بڑے بھائی چوہدری عطا محمد خان صاحب کا ایک زمین کے متعلق مقدمہ تھا۔مَیں نے 21/جنوری 1913ء کو خواب میں دیکھا کہ اُن کی بیوی غیر سے نکاح کر رہی ہے۔چنانچہ وہ مقدمہ خارج ہو گیا اور وہ جائیداد بھی ہاتھ سے نکل گئی۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 144 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

بعض دفعہ بعض لوگ خواب بھیج دیتے ہیں۔کوئی خواب دیکھی تو فوراً الزام تراشیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں اور فکرمندیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔تو خوابوں کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔اب یہاں انہوں نے خواب دیکھی کہ بیوی غیر سے نکاح کر رہی ہے۔(جس کی تعبیر یہ نکلی کہ) جائیداد کا مقدمہ تھا اور وہ مقدمہ ہار گئے۔

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ جن کا بیعت کا سن 1903ء ہے، انہی کی روایت ہے۔ان کی کافی ساری روایات خوابوں کے بارے میں ہیں۔کہتے ہیں کہ 18/دسمبر 1912ء کی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جسے میں سینہ سے لگا کر درود شریف پڑھ رہا ہوں اور پتاشے تقسیم کر رہا ہوں۔لڑکا خوبصورت تو ہے مگر دُبلا اور کمزور ہے۔لہٰذا 15/فروری 1913ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا کیا جس کا نام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ خان رکھا۔جس کی کمزوری اب 1938ء میں چوبیس سال کی عمر میں برابر چلی آ رہی ہے۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 143 از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر انہی کا ایک اور خواب ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 24/نومبر 1913ء کی رات خواب کے اندر مجھے ایک ہندو سادھو دکھایا گیا جس کو کوڑھ کا مرض تھا مگر باوجود اس کے بدن اُس کا مضبوط تھا۔جو اپنے بدن کی مضبوطی نوجوان لڑکوں کو دکھلا کر رہبانیت یا تجرد کی ترغیب دیتا تھا اور تانبے پر گندھک اور سنکھیا کے ذریعہ رنگ چڑھا کر اُسے سونا ظاہر کرتا تھا۔(یہ خواب بیان ہو رہی ہے) مَیں نے سادھو سے کہا کہ تم میرے روبرو بھی سونا بنا کر دکھاؤ۔میرے اس کہنے پر وہ ذرا جھجکا مگر شیخی میں آ کر بنانے لگا۔مَیں نے اُسے کہا کہ دیکھو،اب مَیں تیرے مخصوص سونے کی حقیقت ظاہر کرتا ہوں۔یعنی اُسے آگ پر تاؤ دے کر اُس پر ہتھوڑا مارتا ہوں جس سے اُس کی اصلیت فوراً کھل جائے گی۔تب سادھو نے شرمندہ ہو کر مجھے کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔میرا پردہ فاش ہو جائے گا۔اس کے بعد مَیں نے اُس سادھو کے معتقدوں کو تبلیغ شروع کر دی۔وہ اُن کو جس راہ پر لگانا چاہتا تھا،اُس راہ سے ہٹانے کے لئے اسلام کی اصل حقیقت اُن کو بیان کرنی شروع کر دی۔ کہتے ہیں جسے سادھو بھی بغور سنتا گیا۔(یہ خواب بیان ہو رہی ہے) جب سادھو کے چیلوں پر اثر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی ضرور مرزا صاحب کی کتاب سنا کر جائیں۔تو کہتے ہیں اس کے بعد پھر مَیں نے سادھو سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے انسان میں کچھ طاقتیں رکھی ہیں۔اگر انسان اُنہیں جائز طور پر استعمال کرے تو فائدہ اُٹھاتا ہے۔اگر ان طاقتوں کو استعمال میں نہ لائے تو نقصان اُٹھاتا ہے۔مثلاً خدا تعالیٰ نے جو انسان میں رحم کی طاقت رکھی ہے،اب اگر ایک مظلوم عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور ظالم کو سزا دلانا چاہے مگر کوئی اُس کی گواہی نہ دے کہ کسی کو سزا دلانا رحم نہیں تو کیا پھر ایسا کرنا جائز ہوگا؟ ہرگز نہیں۔یعنی ظالم کو تو بہرحال سزا دلوانی چاہئے،اُس کے لئے تو کوئی رحم نہیں۔پھر کہتے ہیں (آگے میں خواب میں دیکھتا ہوں) اب پھر اُن کو یہی کہتا ہوں کہ خدا نے جو آنکھیں دیکھنے کے لئے دی ہیں، اگر کوئی اُن سے کام نہ لے تو سخت نقصان اُٹھائے گا۔دیکھو اگر زمیندار آنکھیں بند کر چھوڑے اور اُن سے کام لے کر کھیتی باڑی کا کام نہ کرے تو کیا آرام پائے گا۔میری اس مثال سے اُس سادھو کے جو زمیندار معتقد تھے وہ خود بخود بے اختیار بول اُٹھے کہ خدا نے جو انسان میں اولاد پیدا کرنے کی طاقت رکھی ہے اگر اس کو استعمال نہ کیا جائے تو پیارے پیارے بچے کہاں سے حاصل ہوں؟اس کے بعد پھر مَیں نے سادھو کے مریدوں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو یہ سادھو جو آپ کو اپدیش دینے کا مدعی ہے،اگر ان کے پِتا استری بھوگ نہ کرتے۔یعنی ماں باپ کا ملاپ نہ ہوتا تو یہ کہاں سے پیدا ہوتا۔تو یہ دلیل سن کر سادھو بہت متأثر ہوا اور کہنے لگا کہ پہلے لوگوں نے تو اس طریق کو اچھا ہی سمجھا تھا اور ان دلائل پر کسی نے غور نہیں کیا مگر مرزا صاحب نے تو ہر باطل کا کھنڈن کر دیا۔(ہر باطل کو جھٹلا دیا،کھول کے بیان کر دیا،تباہ کر دیا۔) کہتے ہیں پھر مَیں نے کہا کہ اگر یہی طریق چارپایوں میں روا رکھا جائے تو سواری کے جانور اور دودھ اور کھیتی باڑی کے جانور کہاں سے آئیں؟اور اس طریق سے مخلوق کی پیدائش کی غرض وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) مفقود ہو جائے اور نبیوں اور اوتاروں کی آمد کا سلسلہ بھی بند ہو جائے جن کے ذریعہ لوگ مُکتِی حاصل کرتے ہیں۔جب مَیں یہ کہہ چکا تو خواب میں ہی دیکھ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو درس فرما رہے تھے،اپنی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ تم جو مجھ سے معارفِ قرآن سیکھ رہے ہو،رہبانیت کے طریق پر عمل کرنے سے یہ موقع کہاں میسر آ سکتا تھا۔(اس طرح کے رہبانیت سے جو راہب بننے کی کوشش کرتے ہیں،وہ بھی سمجھتے ہیں ناں کہ ہم بڑی نیکی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ گئے۔تو خواب میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ بھی بتایا۔کہتے ہیں کہ) جب بیداری ہوئی تو مجھے تفہیم ہوئی،یہ سمجھایا گیا کہ دیکھو یہ سادھو کا جو کوڑھ کا مرض ہے یہ بھی بیجا طور پر قانونِ قدرت سے ہٹنے کے نتیجہ میں ہے۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 146-144 از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون کے خلاف جو بھی غیر فطری عمل ہوتے ہیں یا بعض ایسی تنظیمیں بن گئیں، پارلیمنٹیں،قانون ساز ادارے اس کے لئے قانون بنانے لگ گئے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کا قانون بھی حرکت میں آتا ہے اور حرکت میں آ کر قوموں کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ان کو بھی جو بہت زیادہ دنیادار لوگ ہیں،پس یہ ہر غیر فطری عمل کو اپنے قانون کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔اس لئے احمدیوں کو جو اس وقت دنیا کے اکثر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا حصہ نہ بننے کے لئے آج کل بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت عبدالستار صاحبؓ ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں۔ان کی 1892ء کی بیعت ہے کہ میری بیوی نے خواب سنائی کہ مجھے حضرت صاحب نے دو روپے دیئے ہیں۔جب مقدمہ فتح ہوا تو حضرت صاحب نے مجھے دو روپے دیئے۔اس طرح وہ خواب پورا ہوا اور مَیں نے اپنی بیوی کو وہ دونوں روپے دے کر خواب پورا کر دیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 188 روایات حضرت عبدالستار صاحبؓ)

پھر حضرت امیر محمد خان صاحبؓ ہی کی ایک روایت ہے۔کہتے ہیں یکم جون 1905ء کو مَیں نے خواب کے اندر ایک مصفّٰی پانی سے،(صاف پانی سے) مچھلیاں پکڑنی شروع کیں کہ اتنے میں ایک طوفان آیا اور ذرا ہی کم ہوا تھا کہ اتنے میں زلزلہ سے زمین ہلنی شروع ہو گئی اور مَیں زمین کو ہلتے دیکھ کر سربسجود ہو گیا اور سجدے کے اندر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پڑھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں ایک اور زلزلہ آیا جس پر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ تو معمولی زلزلہ ہے،زور کا زلزلہ تو نہیں آیا۔جب انہوں نے یہ کہنا شروع کیا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ تم بھی ابھی سربسجود رہو،زلزلہ آتا ہے۔اور اس کے بعد ایک ایسا زلزلہ آیا جس سے بہت ہی سخت تباہی ہوئی‘‘۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 138 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

یہ جون 1905ء کے خواب کا ذکر کر رہے ہیں۔کانگڑہ کا جو زلزلہ بڑا زبردست آیا تھا،وہ تو اپریل میں آیا تھا اور اُس کے بعد بھی پھر زلزلے آئے ہیں۔تو شاید آئندہ زلزلوں کی بھی ان کو اطلاع دی گئی۔پھر جنگِ عظیم کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔لیکن بہرحال ایک بات،ایک سبق اس میں یہ بھی ہے کہ ایک زلزلہ کی آفت کی حالت کو دیکھ کے یا دوسری آفات کو دیکھ کے انسان کو لاپرواہ نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا رہنا چاہئے اور اُسی سے لَو لگائے رکھو تبھی آفات سے بچت ہو سکتی ہے۔کیونکہ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے،ان میں زلازل کی اور آفات کی بہت زیادہ پیشگوئیاں ہیں۔اس لئے اس طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے آگے ہمیشہ جھکے رہنا چاہئے۔لاپرواہ نہ ہو جائیں۔

پھر امیر محمد خان صاحبؓ ہی فرماتے ہیں کہ 29/مئی 1905ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بارش اور آندھی کا طوفان ہے جس کو دیکھ کر لوگ ایک درخت کے نیچے سے میدان میں بھاگے۔اس خیال سے کہ کہیں یہ درخت ہمیں نہ دبا لے۔مگر غریب اور مسکین لوگوں نے درخت کے سائے کو غنیمت جانا اور میدان سے بھاگ کر درخت کے نیچے آ گئے اور جونہی اُن غرباء کا درخت کے سائے میں پناہ لینا تھا کہ طوفان سے میدان والے تباہ ہو گئے۔یہ دیکھ کر میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ختم وہی ہے جس کا اختتام ایسا ہو۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 138-137 از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

تو عموماً دیکھا گیا ہے کہ امراء کی نسبت غرباء ہی زیادہ تر انبیاء کو ماننے والے بھی ہوتے ہیں اور اُن کی چھاؤں میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 25/جون 1905ء کو مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب کے اندر اپنے گھر موضع اہرانہ میں عبادت فرماتے ہوئے دیکھا۔آپ جب عبادت سے فارغ ہوئے تو حضور گھوڑے پر سوار ہو گئے۔جب تھوڑی دور تشریف لے گئے تو فرمایا کہ کوئی ہے جو مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اول سے کہیں کہ وہ بھی جلد تیار ہوں اور یہ رقعہ اسی نواب صاحب مولوی صاحب کو دے دیں۔رقعہ میں یہ لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ فلاں چیز جو از قسم روپیہ یا جواہرات کے ہے،ساتھ لیتے آویں۔تب مَیں نے عرض کی کہ حضور مَیں حاضر ہوں اور حضور سے رقعہ لے کر فوراً حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچا دیا۔جب ہم سرزمینِ مکہ میں پہنچے۔(یہ سفر جاری ہے اور مکّہ کی طرف جا رہے ہیں۔جب مکّہ میں پہنچے) تو وہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں نظر آئیں جن میں پتھر اور روڑے اور چونا تھا اور ان پتھروں اور روڑوں اور چونے کے بیچوں بیچ بہتے ہوئے مصفّٰی پانی کی چھوٹی چھوٹی نالیاں تھیں جسے دیکھ کر خیال آیا کہ یہ سب خدا کا فضل ہے جو پانی اس طریق سے بہ رہا ہے۔اگر یہ نالیاں زلزلے سے درہم برہم ہو جائیں تو پانی خراب ہو جائے‘‘۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 139-138 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کی اصل تعبیر کیا ہے۔لیکن بہرحال یہ اشارہ بھی لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام مکّہ مکرمہ سے ایک دن پھر اسلام کی حقیقی اور صاف اور دل و جان کو صاف کرنے والی تعلیم

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

سے دنیا کو بھی صاف کرنے کی کوشش کریں گے اور خلافت کے نظام کے تحت یہ فیض جاری رہے گا اور مختلف قومیں اس سے پانی پئیں گی اور فائدہ اُٹھائیں گی اور یہ فیضان جاری رہے گا انشاء اللہ۔

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ ہی فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات سے چند روز پہلے مَیں نے خواب میں سورج گرہن دیکھا جس کی تعبیر مَیں نے آپ کی وفات سمجھی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 146 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر یہ لکھتے ہیں کہ ’’بارہ تیرہ جنوری 1938ء کی درمیانی رات کو مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ مبارک کو خواب میں چند احباب کے ساتھ اس طریق سے دعا فرماتے دیکھا کہ گویا آپ اُن احباب کے گرد گھوم کر اُن کو حفاظت میں لے رہے ہیں مگر پاؤں سے ننگے ہیں اور چوہدری فتح محمد صاحب آپ کے ساتھ ہیں‘‘۔ لہٰذا 13؍جنوری کو آپ نے مسجد مبارک میں چند احباب کے ساتھ مرزا عزیز احمد صاحب کے صاحبزادے کے متعلق دعا کی اور حضور کے اس دعا کرنے کا اعلان قبل از دعا چوہدری فتح محمد صاحب نے مسجد مبارک میں کیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 157-156 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر یہ لکھتے ہیں کہ ’’ستمبر 1912ء میں مَیں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مع چند دیگر احباب کے خواب میں دیکھا کہ حضور فرما رہے ہیں کہ ہمیں یہ منظور نہیں کہ کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تو گند بکنے میں حد کر دیں اور ہم امن سے رہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ کفار گند بکنے کی انتہا سے پہلے ہی پیسے جائیں۔ کہتے ہیں جب یہ خواب مَیں نے حضرت خلیفہ اول کو سنایا تو حضور نے فرمایا کہ بہت مبارک خواب ہے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 143 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر یہ لکھتے ہیں کہ 20؍فروری 1913ء کی رات کو مَیں نے خواب میں حضرت خالدؓ بن ولید اور ضرارؓ بن ازور کو دیکھا کہ تلواریں ہاتھ میں ہیں اور فتح پر فتح حاصل کر رہے ہیں بلکہ اکثر لوگ خود بخود اُن کے آگے ہتھیار ڈالتے جا رہے ہیں۔ حتی کہ یزید نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 144 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ ولد مرزا محمد جلال الدین صاحب سفرِ جہلم کے ضمن میں فرماتے ہیں (ان کی بیعت کا سن 1895ء ہے) کہ 1903ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہلم تشریف لائے اور میں وہاں گیا۔ بے پناہ ہجوم تھا۔ بعض لوگوں کے سوال پر حضور نے فرمایا کہ یہ خدا کا نور ہے (یعنی سلسلہ احمدیہ) لوگوں کے بجھانے سے نہیں بجھ سکے گا۔ اس سفر میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابلؓ نے فرمایا تھا۔ خدا نے مجھے تین بار سر دینے کو فرمایا ہے۔ پس مَیں دوں گا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 226-225 روایات حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ)

پھر امیر محمد خان صاحبؓ ہی لکھتے ہیں کہ 6؍دسمبر 1913ء کی رات کو مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں ایک سوٹا ہے اور بھورے رنگ کی بھینس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی طرف دوڑتی ہوئی مارنے کو آتی ہے لیکن سوٹے کے خوف سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی طرف منہ رکھتی ہوئی پیچھے کی طرف ہٹتی گئی۔ یہاں تک کہ آپ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کہ مُہریں بنانے والا اپنی دوکان میں بیٹھا تھا اور ایک اور شخص دوکاندار سے جعلی مہریں بنوانا چاہتا تھا اور وہ ابھی دوکان پر ہی تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ وہاں پہنچ گئے۔ دوکاندار نے مجھے پوچھا کہ مولوی نورالدین صاحب یہی ہیں۔ جب مَیں نے کہا کہ ہاں یہی ہیں تو دوکاندار نے جھٹ مہر بنانے والے کو پکڑ لیا اور حضرت خلیفہ اوّل اُس محل میں داخل ہو گئے، بھینس بھی ساتھ تھی۔ صاحب مکان خوش خو، خوش شکل، بارعب، نیک دل آدمی تھا۔ اُس نے حضرت صاحب کا بہت ادب آداب کیا اور کھانا کھلایا اور جب حضور پھر اس مکان سے باہر تشریف لائے تو آپ کے گرداگرد بے شمار خلقت کا ہجوم تھا۔ اتنے میں جعلی مہریں بنانے والا ہجوم سے نکل کر بھاگا۔ بہتیری تلاش کی وہ کہیں نہ ملا۔ مَیں نے پرواز کر کے بھی اُسے تلاش کیا مگر نظر نہ آیا (خواب میں)۔ خود ہی اس کی تعبیر بیان فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی لمبی بیماری اور تبدیلی آب وہوا کے لئے حضرت نواب صاحب کی کوٹھی تشریف لانے اور مولوی محمد علی صاحب کے آپ کی حیاتی میں خلافت کے خلاف ٹریکٹ شائع کرنے اور پھر حضور کے جنازے پر بیشمار مخلوق کے ہجوم کے ہونے اور پھر مولوی محمد علی صاحب کے قادیان سے چلے جانے سے ہو بہو پوری ہو گئی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 148-149 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر یہ کہتے ہیں۔ ’’13؍مارچ 1914ء کی رات مَیں نے خواب میں ایک شہد کا چھتہ دیکھا جس سے شہد کی دھار نکل رہی تھی جسے ہم لوگ برتنوں میں ڈال رہے ہیں۔ اُس کے بعد حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ مجھے غسلِ جنازہ مولوی شیر علی صاحبؓ دیں جو میرے بھائی اور نیک ہیں۔ چنانچہ مَیں نے اپنا یہ خواب صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں بروقت پہنچا دی۔ (خلیفہ اوّلؓ کی زندگی کی بات ہے) اور مولوی شیر علی صاحبؓ نے ہی آپ کو (خلیفہ اوّل کو) غسل جنازہ دیا۔ ہاں مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے خواب کی بنا پر ہی آپ سے غسل دلایا گیا یا کوئی اس کی اور بھی صورت تھی۔ البتہ غسل ضرور مولوی صاحب نے ہی دیا اور میری خواب بھی پوری ہوئی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 150-149 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب جن کی بیعت کا سن 1906ء ہے، فرماتے ہیں۔ جب ہمارے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مالکِ حقیقی کو جا ملے اور خلافتِ اُولیٰ کا دور دورہ ہوا تو خدا تعالیٰ نے اس خلافت کے ذریعہ سے جو مجھ پر وارد فرمایا، وہ یہ ہے۔ ایک دن رؤیا میں دیکھا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت شاہی گھوڑا باندھا ہوا ہے۔ جس کا رنگ شاہ گندمی کمید ہے۔ اُس گھوڑے کے پاس ایک پلنگ ہے جس پر بستر اچھا ہوا ہے، تکیہ وغیرہ بھی رکھا ہوا ہے۔ خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ آندھی چلی ہے۔ وہ آندھی موسمِ گرما کی سی آندھی ہے جس طرح موسمِ گرما میں رات کے وقت عموماً آندھی چلا کرتی ہے۔ (انڈیا پاکستان میں رہنے والے جانتے ہیں، رات کو آندھیاں آیا کرتی ہیں) بستر ے مٹی، تنکے، چھوٹے چھوٹے کنکروں وغیرہ سے پُر ہو جایا کرتے ہیں۔ (باہر جو لوگ سویا کرتے ہیں، اُن کو یہ پتہ ہے) اس قسم کے بستر کو مَیں صاف کر رہا ہوں، جھاڑ رہا ہوں اور وہ بستر اخلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح یہ سارا واقعہ مَیں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کیا۔ اس کی تعبیر انہوں نے یہ فرمائی کہ جو کچھ ہم کو ملا، اُس میں سے تم کو بھی حصہ مل گیا۔

حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحب فرماتے ہیں (ان کی بیعت 1898ء کی ہے) کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک زمانے میں مجھے نہایت شاندار نظارہ دکھایا گیا۔ جو درحقیقت میری زندگی کی مختلف کیفیات کی خوشخبری تھی۔ یعنی حج کے دن بوقتِ تہجد میں نے دیکھا کہ دو شخص باہم باتیں کرتے ہیں۔ ایک نے کہا کہ سنا ہے ادھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کی شکلیں نظر آتی ہیں، (یعنی دوستوں کی، ساتھیوں کی شکلیں نظر آتی ہیں)۔ اُس نے کہا ہاں جہلم کی طرف سے نظر آتی ہیں۔ پھر اُس نے کہا یہ دیکھو۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک شیش محل ہے جس کے شیشے سیاہ ہیں۔ معاً وہ براق ہو گئے اور اُس کے اندر چاروں یارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرسیوں پر جلوہ پیرا تھے۔ (یعنی چاروں خلفاء)۔ نہایت شاندار نظارہ تھا۔ پھر وہ نظارہ ہٹ کر صرف حضرت عثمان نظر آئے۔ پھر وہ بھی نظارہ بدل کر صرف حضرت ابوبکر صدیق نظر آئے۔ یہ نظارہ میں نے سیر ہو کر اور اچھی طرح دیکھا۔ حضرت صدیق نے مجھے اپنا چہرہ اچھی طرح دکھلایا تو وہ بالکل حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ تو حضرت خلیفۃ المسیح ہیں۔ تو الہام ہوا کہ ابوبکر نورالدین کی شکل میں ہے۔ اصحاب فوت نہیں ہوں گے جب تک نورالدین کو نہ دیکھیں گے۔ میں نے حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں لکھا۔ حضور نے جواباً فرمایا کہ مبشرات میں سے آپ کے رؤیائیصالحہ ہے۔ ایسے ہی مجھے مختلف اوقات میں مبشرات ہوتے رہے۔ ایک اس میں یہ بھی تھا۔ ’’امن است در مکانِ محبت سرائے ما‘‘ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ یعنی ہماری محبت کے گھر میں رہنے والے کے لئے امن ہے۔ پھر کہتے ہیں یہ بھی مجھے الہام ہوتے رہے۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے شعر ہیں کہ ؎

’اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن‘

’خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالَم دکھاتی ہے‘

یہ خوشخبریاں اللہ تعالیٰ اُس زمانے سے جماعت کی ترقی کی صحابہ کو دکھاتا آ رہا ہے۔

پھر کہتے ہیں بہت ساری خوابیں مَیں نے دیکھیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پلاؤ کھلایا۔ پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حلوہ دیا کہ تقسیم کرو۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے بھی اور ساتھ بھی نماز پڑھی۔ حضور کو پانی پلایا۔ حضور ایک ٹیلے پر کھڑے تھے اور میں گڑھے میں تھا۔ حضور نے میرا ہاتھ پکڑ کر اوپر اپنے ساتھ کھڑا کر لیا۔ ایسا ہی حضور پھول چن رہے تھے۔ مَیں نے بھی چُن کر حضور کو دیئے۔ کہتے ہیں ایسے ہی میں نے حج کیا، مکہ مکرمہ کو دیکھا۔ طوافِ کعبہ کیا اور طواف کے بعد بیت اللہ میں پھلوں سے لدے ہوئے درخت پیدا ہو گئے۔ آم کھجور وغیرہ کے۔ یہ نظارے دیکھے۔ پھر لکھتے ہیں کہ میرے ابتلاء کا زمانہ ختم ہونے کی خوشخبریاں مجھے ملیں۔ کہتے ہیں بعض بزرگوں قاضی عبداللہ صاحب اور اَور دوسرے لوگوں کو بھی میرے بارے میں مبشّرات ملیں۔

پھر کہتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے 11؍مئی 1936ء کو آخری نفلی روزے کے دن تہجد کے وقت دیکھا کہ وائسرائے قادیان میں آیا ہے اور مَیں نے سب ملاقاتیوں میں سے احمدیوں کو پیش پیش رکھا ہے۔ یعنی یہ ملاقات کروا رہے ہیں اور مَیں اور مولانا اکٹھے ہیں۔ وائسرائے کو خطرہ ہے کہ مولانا اُسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ میرا وائسرائے سے دوستانہ بے تکلف تعلق ہے۔ مَیں اُس کو پان دے کر کہتا ہوں کہ مولوی صاحب کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں۔ (یہ مولوی غلام رسول صاحب کی طرف سے خواب تھی) اُن کی طرف سے میں ذمہ دار ہوں۔ ایسا ہی ایک اور شخص نے بھی ان کے بارے میں اچھی خواب دیکھی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 119-121 روایات حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں (انہوں نے 1894ء میں بیعت کی) کہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اے خدائے ذوالجلال! جو تیری جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ تیری درگاہ میں مردود و مخذول ہو جاتا ہے۔ پس مَیں تیری قدرتوں پر ایمان رکھتا ہوں اور تیری ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ تو نے مجھ گناہ گار ناچیز پر یہ بھید کھولے تھے۔ اگر مَیں نے تیری جھوٹی قسم کھائی ہے اور محض جھوٹے الہام یا خواب بنا کر تیری ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کئے ہیں تو تو مجھے سزا دینے پر بھی قادر ہے۔ مَیں نے دیکھا (خواب بتاتے ہیں) کہ کوئی باغ ہے اُس میں ساری جماعت کے احباب موجود ہیں۔ اور غرباء ایک طرف ہیں اور امراء ایک طرف ہیں۔ امراء نے اپنا لیڈر جناب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو مقرر کیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں خواب دیکھ رہے ہیں اور اس خواب کا تعلق حضرت خلیفہ اول کی خلافت سے ہے۔ کہتے ہیں بہرحال مولوی عبدالکریم صاحب کو مقرر کیا۔ مجھے میرے غرباء احباب نے اپنا لیڈر مقرر کیا اور فیصلہ یہ ہوا کہ پہلی تقریر جناب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کریں گے اور اُن کا جواب مجھ ناچیز کے ذمہ قرار پایا۔ حضرت مولانا نے اپنی تقریر میں اپنی خلافت کے دلائل پیش کئے اور مَیں نے اپنی تقریر میں جناب حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی کی خلافت کے دلائل دیئے۔ دلائل دے کر مولانا کی تقریر کا ردّ کیا۔ پھر مولانا نے اپنی خلافت کے دلائل بیان کئے۔ پھر میں نے اپنی تقریر میں مولانا کے دلائل کا ردّ کیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خلافت کے دلائل بیان کرنے شروع ہی کئے تھے کہ مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک جست ماری، (چھلانگ لگائی) پھر دوسری چھلانگ لگائی اور پھر تیسری چھلانگ لگا کر حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضرت! میری بیعت لے لیجئے۔ حضرت خلیفہ اول نے مولوی صاحب سے بیعت لی اور آپ بالکل خاموش تنِ تنہا ایک آم کی جڑ میں آم سے کمر لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ میری اس رؤیا کے شاہد جناب شیخ حبیب علی صاحب عرفانی اور جناب ماسٹر عبدالرحمٰن مہر سنگھ صاحب بھی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں یہ رؤیا دیکھا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 74-75 از روایات حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

خلافت سے متعلق یہ رؤیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ سے ہی جماعت میں اللہ تعالیٰ دکھاتا چلا آ رہا ہے۔ یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے، بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ جی آج خوابیں دیکھ لیں، خلیفہ اوّل کے زمانے سے خوابیں اور بہت ساری خوابیں ہیں، پھر حضرت خلیفہ ثانی کی، پھر اُسکے بعد۔ بہرحال یہ چند خوابیں تھیں جو میں نے بیان کیں۔

اب جو اگلی بات مَیں کرنا چاہتا ہوں وہ آج اس وقت سیرالیون اور بنگلہ دیش دو ملک ہیں جہاں ان کے جلسہ سالانہ منعقد ہو رہے ہیں۔ سیرالیون کا تو یہی وقت ہے، اس وقت شاید جلسہ ہو رہا ہوگا۔ اور بنگلہ دیش میں جلسہ کا جو پہلا دن ہے ہو گیا ہے۔ اس سال بنگلہ دیش میں احمدیت کو پہنچے ہوئے، شروع ہوئے ہوئے ایک سو سال ہو چکا ہے۔ جیسا کہ برطانیہ کی جماعت کو بھی اس سال سو سال پورے ہوئے ہیں۔ جماعت برطانیہ بھی اپنے جشنِ تشکر کا پروگرام بنا رہی ہے۔ بنگلہ دیشی جماعت نے یہ پروگرام بنائے اور اُن پر کچھ پر عمل بھی ہوا۔ جلسہ سالانہ بھی اس پروگرام کا ایک بہت بڑا حصہ تھا بلکہ ہے۔ اس لئے انہوں نے اس سال کرایہ پر بڑی وسیع جگہ لے کر ایک سٹیڈیم میں جلسے کا انتظام کیا تھا تا کہ آسانی سے تمام پروگرام ہو سکیں اور رہائش وغیرہ کا بھی انتظام ہو جائے۔ زیادہ تعداد میں لوگ شامل ہو سکیں۔ جلسہ سالانہ کے جو انتظامات اور تیاریاں ہوتی ہیں وہ مکمل تھیں کہ پرسوں کچھ نام نہاد علماء نے اپنے چیلے چانٹوں کو اکٹھا کر کے (مدرسوں کے طلباء کو ہی اکٹھا کیا ہوگا) اور کچھ جماعتِ اسلامی کے لوگ تھے۔ انہوں نے تقریباً دو تین ہزار کی تعداد میں حملہ کر دیا۔ پولیس وہاں کھڑی رہی، اُس نے کچھ نہیں کیا۔ آخر ان دہشت گردوں نے، حملہ آوروں نے تقریباً سارا سامان اور جو انتظامات تھے انہیں درہم برہم کیا۔ پھر کرائے کا جو بہت سارا سامان تھا، کرسیاں اور ٹینٹ اور باقی چیزیں مارکیز وغیرہ اُس کو آگ لگا دی۔ جس سے کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔ تو اسلام کے ان نام نہاد علم برداروں کا یہ رویّہ ہے۔ بہرحال ابھی جلسہ تو کینسل نہیں ہوا، وہ تو جیسا کہ مَیں نے کہا انشاء اللہ ہو رہا ہے۔ جماعت کی جو اپنی جگہ ہے اُس میں ہو رہا ہے۔ تعداد کم ہوگی، جگہ کی تنگی ہوگی لیکن جلسہ بہرحال ہمیشہ کی طرح انشاء اللہ تعالیٰ منعقد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملینِ جلسہ جن میں اس سال بہت سارے غیر ممالک کے نمائندے اور مہمان بھی گئے ہوئے ہیں، اُن کو بھی حفاظت میں رکھے اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے اختتام کو پہنچے۔ اور اِن علماء کے شر اُن پر الٹائے۔ جو بہت بڑا مالی نقصان ہوا ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ تعالیٰ اس کی بھی تلافی فرمائے۔ اس لئے بہت دعائیں کریں۔

دوسرا جلسہ جیسا کہ مَیں نے کہا سیرالیون میں ہو رہا ہے۔ سیرالیون کے اور بنگلہ دیش کے علماء کا یہ فرق ہے کہ وہاں کے بعض علماء نے خیر سگالی کے جذبات رکھتے ہوئے پیغامات بھیجے ہیں اور شامل ہوئے ہیں۔ وہ لوگ نیک خواہشات کے جذبات رکھتے ہیں۔ اُن میں کم از کم انسانیت ہے۔ باوجود مخالفت کے ہمارے پروگراموں میں آ بھی جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی جزا دے اور اُن کے دل مزید کھولے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کو بھی سمجھنے لگیں، پیغام کو سمجھنے لگیں۔ بہرحال سیرالیون کے لئے بھی دعا کریں۔ اُن کا جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ہو اور تمام شامل ہونے والے احمدی اور دوسرے مہمان بھی جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہونے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کی جماعت بھی بہت زیادہ اخلاص رکھنے والی جماعتوں میں سے ایک جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو مزید بڑھاتا چلا جائے اور جلد تر یہ ملک بھی اور تمام افریقہ بھی احمدیت کی آغوش میں آ جائے تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ عزیزم کریفہ کونڈے (Kerifa Conde) جو جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طالبعلم تھے، اُن کا ہے۔ یہ جامعہ میں درجہ ثانیہ میں پڑھ رہے تھے۔ 31/ جنوری کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جلسہ سالانہ جیسا کہ مَیں نے بتایا، ہو رہا ہے، اس کی تیاریاں کر رہے تھے جس طرح خدام کرتے ہیں۔ تیاریوں کے سلسلہ میں وقارِ عمل کے دوران سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے سر میں شدید چوٹ آئی۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ وہاں علاج ہو رہا تھا۔ ایکسرے سے پتہ لگا کہ سر کی ہڈی پر سکلپ (Sculp) میں کریک آیا ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا۔ آپریشن کی تیاری ہو رہی تھی کہ اُس سے پہلے ہی ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیرالیون کے ہمسایہ ملک گنی کناکری سے یہ جامعہ میں پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور محنتی طالبعلم تھے۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ جب انہوں نے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں پڑھنے کا ارادہ کیا تو گھر والوں نے بہت مخالفت کی لیکن وہ اپنے عہد پر قائم رہے۔ گزشتہ سال جب چھٹیوں میں سیرالیون سے گنی کناکری گئے تو موصوف کے والدین نے اپنے بیٹے میں نمایاں تبدیلی دیکھی اور یہ تبدیلی دیکھ کر مرحوم کے والدین بھی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ موصوف کے والد صاحب کا نام فاسینے کونڈے (Facine Conde) اور والدہ کا نام سیویلی ڈونو (Siwili Douno) ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ نوجوان بڑے صالح، متقی، جماعت اور خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ نیز جو بھی ذمہ داری ان کے سپرد کی جاتی اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کرتے۔ ان کے اپنے ایک دوست نے بتایا کہ ہمیشہ اس دعا کے لئے کہا کرتے تھے کہ دعا کرنا کہ میری موت جب بھی آئے ہمیشہ احمدیت پر ہی آئے۔

دوسرا جنازہ چوہدری بشیر احمد صاحب صراف سابق صدر حلقہ غربی ڈسکہ کوٹ کا ہے۔ 24/ نومبر 2012ء کو 82 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کو تقریباً 61 سال مختلف عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ سولہ سال قائد مجلس خدام الاحمدیہ، چھتیس سال سیکرٹری مال، پچیس سال سیکرٹری رشتہ ناطہ، بائیس تیئس سال صدر جماعت اور دس سال امیر حلقہ رہے۔ اس کے علاوہ آپ چالیس سے زیادہ مرتبہ یعنی چالیس سال تقریباً شوریٰ کے نمائندے بھی مقرر ہوئے۔ صوم و صلوۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، مہمان نواز، خلافت اور نظامِ جماعت کے وفادار، غیر معمولی قربانی کرنے والے بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ نیک انسان تھے۔ متقی انسان تھے۔ آپ کو تین خلفاء کی خدمت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اس طرح کئی صحابہ اور جماعتی عہدیداروں کی ان کے دورہ جات کے دوران بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو ڈسکہ کوٹ میں ایک بڑی جگہ لے کر مسجد تعمیر کروانے کی توفیق بھی ملی۔ بہت دلیر اور بہادر، نڈر انسان تھے۔ غیر احمدی لوگ بھی آپ کی شخصیت سے متاثر تھے۔ تین بار اسیرِ راہِ مولیٰ ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم عبدالغفار ڈار صاحب کا ہے جن کی 5/ فروری 2013ء کو وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ راولپنڈی میں تھے۔ آخری وقت تک بالکل ٹھیک تھے۔ بظاہر کوئی ایسی بات نہیں تھی جو خطرناک ہوتی۔ ان کی آخر تک صحت بھی بڑھاپے کے علاوہ باقی تو ٹھیک تھی۔ 97 سال کی عمر ہونے کے باوجود دوسری منزل پر پچیس چھبیس سیڑھیاں وغیرہ چڑھ کر جایا کرتے تھے۔ وفات کے روز شام ساڑھے چھ بجے کے قریب چائے پی کر کہا کہ کھانا کھانے کو دل نہیں چاہ رہا۔ صرف رات کو سونے کی دوائی دے دینا۔ رات دس بجے کے قریب جب آپ کا نواسہ دوائی کھلانے کمرے میں گیا تو لائٹ بند تھی، چہرہ زرد تھا اور جسم میں کچھ حرکت نہ تھی۔ غالباً اسی وقت وفات ہو چکی تھی۔ بہرحال ہسپتال لے گئے تو پتہ لگا۔ ڈاکٹروں نے دیکھا تو وفات ہو چکی ہے۔ آپ کا سنِ پیدائش 1916ء ہے۔ آپ کا تعلق آسنور (مقبوضہ کشمیر) سے ہے۔ آپ کا خاندان کشمیر کے اولین مخلص احمدیوں کا ہے۔ آپ کے دادا حضرت حاجی عمر ڈار صاحب اور آپ کے والد حضرت عبدالقادر ڈار صاحب حضرت اقدس کے صحابہ

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

میں سے تھے۔اسی طرح آپ کے چچا حضرت عبدالرحمٰن صاحب بھی صحابی تھے۔ان کے دادا جان کے ہم زلف مرحوم محمد رمضان بٹ صاحب محلّہ کشمیریاں سیالکوٹ میں میں مقیم تھے۔علامہ اقبال کے محلّہ کی ایک معروف مسجد کبوتراں والی میں آپ کا آنا جانا ہوا۔ یہ لکھتے ہیں کہ اسی محلّہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی دعوتِ الی اللہ کے نتیجہ میں دادا صاحب نے قادیان کا سفر اختیار کیا۔حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے دادا صاحب مرحوم سے کہا کہ خواجہ صاحب! آپ اپنے وطن سے ایک اعلیٰ دینی فریضہ کی انجام دہی کے لئے گھر سے نکلے ہیں۔حج کے لئے نکلے تھے لیکن بیماری کی وجہ سے، وہاں وبا کی وجہ سے حج پر جانہیں سکے تھے۔کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہورعمل میں آچکا ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام مہدی کو نہ صرف قبول کرنا ضروری ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلام پہنچانا واجبات میں سے ہے۔لہٰذا آپ ہمارے ساتھ قادیان چلیں۔جس بزرگ اور ولی اللہ نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے،اُن کی زیارت کریں، اُن کو پرکھیں۔چنانچہ آپ قادیان تشریف لے گئے۔جب وہاں پہنچے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد میں مجلس لگی ہوئی تھی۔احباب مجلس سوالات کررہے تھے اور حضور ان کے جوابات دے رہے تھے۔تو کہتے ہیں دادا جان کو خیال آیا کہ یہ مجلس تو علماء اور لکھے پڑھے لوگوں کے سوالات و جوابات کی مجلس ہے۔کیوں نہ مَیں بھی اپنے دل میں ایک سوال رکھوں۔اگر یہ مأمور من اللہ ہوں گے تو ضرور میرے دل میں پیدا شدہ سوال کا جواب عطا کریں گے۔چنانچہ انہوں نے اپنے دل میں سوال رکھا۔کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میرے سوال کئے بغیر مجھے اس سلسلہ میں جواب اور رہنمائی ملنی چاہئے کہ حق بات کیا ہے۔آپ کا یہ خیال کرنا ہی تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں مگر اپنے رحمی رشتہ داروں سے حسنِ سلوک سے پیش نہیں آتے، حالانکہ یہ امر صریح طور پر اسلامی تعلیم اور تقویٰ کے خلاف ہے۔کہتے ہیں اس بات سے دل میں جو میرا سوال تھا اُس کا مجھے جواب مل گیا۔شرح صدر ہوگئی اور مَیں نے بیعت کرلی۔انہوں نے اپنے بھائی کی کوئی زمین ان کو نہیں دی تھی، دبائی ہوئی تھی۔تو فوراً اپنے داماد کو خط لکھا کہ نشاندہی کرکے جو اُن کا رقبہ بنتا ہے اُن کو دے دو۔تو یہ ان کے دادا کے احمدی ہونے کا فوری اثر تھا۔بہرحال ڈار صاحب جو تھے،انہوں نے یاڑی پورہ مڈل سکول کشمیر سے پانچویں جماعت پاس کی۔1928ء میں قادیان تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے۔مدرسہ احمدیہ کی سات جماعتیں پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔1938ء میں مولوی فاضل کیا۔ان کی اہلیہ تو پہلے ہی 2005ء میں وفات پا چکی تھیں۔آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

غفار صاحب کی بڑی اونچی بھاری آواز تھی، بہرحال خوش الحان بھی تھے۔کہتے ہیں کہ میری آواز اچھی تھی تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی موجودگی میں ایک جلسہ ہوا جہاں مجھے نظم پڑھنے کا موقع ملا۔حضرت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی ایک نظم حضور کی موجودگی میں سنائی۔جب انہوں نے یہ لکھا تو کہتے ہیں کہ پچاسی سال ہوگئے ہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ ایک شعر یہ تھا کہ

''وہ بچہ جو اکیلا رہ گیا تھا آشیانے میں''

(حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق یہ نظم تھی)

''وہ بچہ جو اکیلا رہ گیا تھا آشیانے میں
خدا کے فضل سے اُس کے ہوئے ہیں بال و پَر پیدا''

تو کہتے ہیں کہ میں نظم پڑھتے ہوئے ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانی کی طرف اشارہ کرتا تھا اور ایک دفعہ سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف تو اس سے خوب نعرے لگے۔ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانی کا واقعہ سنایا کہ میرے والد صاحب قادیان میں ہی بیمار ہوگئے تو مجھے انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی سے دوائی لینے کے لئے بھیجا۔مَیں گیا تو حضرت خلیفہ ثانی باہر نکل رہے تھے کہ مَیں نے عرض کی کہ اس طرح والد صاحب بیمار ہیں، انہوں نے دوائی منگوائی ہے۔آپ پھر واپس گئے اور اُن کی دوائی دی۔اس خاندان سے حضرت خلیفہ ثانی کا بھی بڑا پیار کا تعلق تھا۔ بلکہ کشمیریوں ساروں سے ہی۔پھر انہوں نے جماعت کے بھی کافی کام کئے ہیں۔حضرت خلیفہ ثانی خاص کام ان سے لیتے رہے۔وہاں کشمیر سے 'اصلاح' ایک رسالہ نکلتا تھا،اُس کی رہنمائی بھی حضرت خلیفہ ثانی فرمایا کرتے تھے پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اُس میں ان کو رکھوایا۔بہرحال یہ کافی صاحب الرائے بھی تھے۔ہمیشہ شوریٰ میں بھی رائے دیا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔سید عبدالحیٔ شاہ صاحب کی روایت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ان کو تاحیات شوریٰ کا ممبر مقرر فرمایا تھا۔ان کے نواسے کہتے ہیں کہ ہمیں نماز کے لئے کہتے رہتے اور ہر وقت یہ پوچھتے بھی تھے کہ نماز میں کتنا وقت رہ گیا ہے؟ خلفاء کے ساتھ اپنے واقعات بڑے رشک سے سناتے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ابھی یہ تینوں جنازے انشاء اللہ نمازوں کے بعد ادا ہوں گے۔

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 17

11. Junge Freiheit
12. جنگ اردو
13. دی نیشن لندن
14. روزنامہ ایکسپریس
15. Nibelungen Kurier
16. Nachrichten 168
17. German Missions in the US
18. Press release from state secretary of Hessen

✿......بعض اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اور جامعہ کی تصویر دے کر دو صفحات پر کوریج کی۔ان اخبارات نے لکھا کہ:

خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے طلباء سے خطاب کیا۔انہوں نے بار بار یہ کہا کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنے آپ کو پرکھیں، تعلیمات کو اپنے آپ پر لاگو کریں اور بنی نوع انسان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔احمدیہ جماعت کی اہم شرط یہ ہے کہ معاشرہ میں ہم آہنگی اور امن پھیلایا جائے۔ آپ نے بعد میں ایک جرنلسٹ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انگریزی میں کہا:

We believe in one God, in one Holy Book and respect all religions.

آپ کی تقریر اردو میں تھی جس کا جرمن مہمانوں کے لئے رواں ترجمہ کیا گیا۔

✿......اخبار Frankfurter Allgemeine Zeitung نے اپنے 18 دسمبر 2012ء کے شمارہ میں درج ذیل خبر شائع کی؛

رائیڈ شٹڈ میں اماموں کے لیے مدرسہ کا افتتاح

احمدیہ مسلم جماعت مستقبل میں رائیڈ شٹڈ تحصیل گروس گیراؤ میں اپنی جماعت کے لیے امام تیار کرے گی۔ گزشتہ دن اس جماعت کے بیان کے مطابق جرمنی میں امام بنانے والا جامعہ کا افتتاح کیا گیا۔اس عمارت کا رائیڈ شٹڈ کے صنعتی علاقہ میں Alten Grenzstein کے مقام پر قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ افتتاح کیا گیا۔یہ عمارت جو ممبران کے چندہ جات کے سرمائے سے تیار کی گئی ہے رائیڈ شٹڈ کی مسجد سے منسلک ہے جو کہ احمدیہ جماعت ہی استعمال کرتی ہے۔یہاں سات سال کے عرصہ میں ایک سو بیس طلباء کو ''عالم'' بننے کی تربیت دی جاسکتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس مقصد کے لیے 4 ملین یوروز کا خرچ کیا ہے۔تدریسی عمارت کے علاوہ اس میں ایک اسمبلی ہال، ایک لائبریری اور ایک میس ہے اور اس کے علاوہ ہوسٹل بھی ہے جس میں طلباء تدریس کے دنوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔مدرسہ میں اس وقت اسّی (80) طلباء اور 12 اساتذہ ہیں۔

احمدیہ جماعت کے روحانی رہنما خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنے خطاب میں طلباء کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ رائیڈ شٹڈ اور ہیسن میں لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کریں تا ہر قسم کی ممکنہ غلط فہمیوں کو دور کیا جاسکے۔ہم کوئی طالبان نہیں ہیں۔اسلام دوسرے مذاہب اور ثقافتوں کے ساتھ تصادم میں ملوث نہیں۔احمدیت ایک بے تعصب اور پرامن اسلام کی تعلیم دیتا ہے۔

یہاں داخل ہونے والے طلباء کی عمر سولہ سے انیس سال تک ہے۔احمدیہ جماعت کے مطابق ان میں سے اکثریت جرمنی میں بڑے ہوئے ہیں۔جبکہ بعض دوسرے یورپین ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔رائیڈ شٹڈ میں چار پانچ کلاسوں میں طلباء قرآن کریم، عربی زبان، انگریزی، جرمن اور اردو جو پاکستان کی سرکاری اور روزمرہ کی زبان ہے کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔نصاب میں موازنہ مذاہب اور جرمن تاریخ بھی شامل ہے۔ احمدیہ جماعت کی ابتدا ہندوستان سے ہوئی جو اسلام میں ایک میانہ رو مذہبی فرقہ ہے۔ جرمنی میں رہنے والے تیس ہزار احمدیوں کی نصف تعداد صوبہ ہیسن میں آباد ہے۔

✿......اخبار "Frankfurter Rundschau" نے اپنی 18 دسمبر 2012ء کی اشاعت میں لکھا؛

انتہاپسندی کے خلاف حفاظتی تدابیر

لائبریری پر نظر ڈالنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس جگہ دینی تعلیم سے مراد مذہب کے دائرے سے پار نظر ڈالنا ہے۔الماریوں میں قرآن کریم کے ساتھ ساتھ طالمود اور بائبل بھی موجود ہیں۔اسلامی تصانیف کے ساتھ ساتھ جرمن تاریخ پر مشتمل کئی جلدیں بھی الماریوں میں موجود ہیں۔نیز پولوس کی سوانح عمری کے علاوہ انگریزی اور عربی ڈکشنری بھی موجود تھی۔

جنوبی ہیسن میں واقع رائیڈ شٹڈ میں احمدیہ مسلم جماعت نے سوموار کو ائمہ کی تیاری کے لیے ایک درسگاہ کا افتتاح کیا۔لندن کے علاوہ یہ یورپ میں اس نوع کی واحد درسگاہ ہے۔ 120 نوجوانوں کو یہاں 12 اساتذہ کے ذریعے مسلمان کمیونٹی کے امام کے طور پر تیار کیا جائے گا۔

✿......ایک اخبار Rhein - Main Zeitung جامعہ احمدیہ کے بارے میں یہ خبر شائع ہوئی؛

رائیڈ شٹڈ میں امام سکول کا افتتاح

اسلامی جماعت احمدیہ مستقبل میں رائیڈ شٹڈ میں امام تیار کرے گی۔سات سالوں میں 120 طلباء فارغ ہوں گے۔جامعہ کی عمارت میں ایک اسمبلی ہال، لائبریری اور ایک کینٹین بھی ہے۔علاوہ ازیں طلباء کی رہائش کے لئے ایک ہوسٹل بھی موجود ہے۔

جماعت کے روحانی سربراہ، خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے مستقبل کے اماموں کو مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ رائیڈ شٹڈ اور ہیسن میں لوگوں میں اسلام کا خوف ختم کرنا ہے۔فرمایا؛ ہم طالبان نہیں ہیں۔ اسلام دوسرے مذاہب اور معاشروں کے خلاف جنگ نہیں کررہا۔

✿......جامعہ احمدیہ جرمنی کے بارے میں اخبار Usinger Neue Presse میں یہ خبر شائع ہوئی کہ: ریڈ شٹڈ میں آئندہ احمدیہ جماعت امام تیار کرے گی۔ جرمنی بھر میں یہ اس قسم کا واحد ادارہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں 10 ایسے ہی مزید ادارے ہیں اور یورپ میں رائیڈ شٹڈ کے علاوہ ایسا ادارہ انگلستان میں بھی موجود ہے۔رائیڈ شٹڈ میں قائم کردہ ادارہ میں 200 نوجوان سات سالہ کورس کریں گے۔اس عمارت کو تعمیر کرنے میں چار سال لگے ہیں جس کا افتتاح کل جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کیا۔ یہاں پڑھنے والے نوجوان طلباء پیدائشی جرمن ہیں یا کم ازکم بنیادی تعلیم جرمنی میں ہی حاصل کی ہے۔اس ادارے سے تعلیم حاصل کرنے والے دنیا بھر میں کسی بھی جگہ بطور امام بھجوائے جاسکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ پہلی مسلمان تنظیم ہے جس نے جنگِ عظیم دوئم کے بعد سب سے پہلے جرمنی میں دوبارہ کام شروع کیا تھا۔ہیسن کی صوبائی حکومت اس ادارے کو خوش آمدید کہتی ہے اور سیکریٹری وزارت Integration نے کہا ہے کہ اسلام اور دوسرے مذاہب کے ساتھ مساوی سلوک کیا جانا ہمارے سیاسی کاموں کا اہم حصہ ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: **خطاب حضور انور** از صفحہ نمبر 2

افریقہ کے چھ ممالک گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں ہمارے پریس کام کر رہے ہیں۔ جن میں بے تحاشا کام ہو رہا ہے۔ دو نئے پریس بھی اس سال لگانے کے لئے یہاں سے مشینیں بھجوا دی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک بورکینا فاسو میں، جہاں پہ فرنچ زبان بولی جاتی ہے۔ اور دوسرا کینیا میں۔ انشاء اللہ یہ بھی جلد کام شروع کر دیں گے۔ اس طرح یہ جو اشاعتِ لٹریچر کا کام ہے جو مسیح و مہدی کا ایک اہم کام ہے۔ اس کے تحت اب یہ آٹھ چھاپہ خانے یا پریس ہو جائیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی لگیں گے۔ گھانا میں پریس کی ایک نئی بلڈنگ بن رہی ہے۔ اسی طرح تنزانیہ، گیمبیا وغیرہ میں بھی۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے انچارج مومن طاہر صاحب ہیں۔ امسال ان کو اللہ کے فضل سے چھ مزید کتب شائع کرنے کی توفیق ملی۔ مواھب الرحمان۔ تفسیرِ کبیر کی چھٹی جلد کا عربی زبان میں ترجمہ۔ دیباچہ تفسیر القرآن کا عربی ترجمہ، السیرۃ المطھرۃ، النبوۃ و الخلافۃ، المؤامرۃ الکبریٰ۔ اس کے علاوہ اور بہت ساری کتابیں ہیں۔ جن کا مصطفیٰ ثابت صاحب اور حسین قزق صاحب، منیر ادلبی صاحب وغیرہ ترجمہ کر رہے ہیں اور کچھ ہو چکے ہیں۔

ایک عیسائی پادری نے ایک عربی چینل پر اسلام اور آنحضرت ﷺ پر اعتراضات پر مبنی ایک پروگرام پیش کیا اور چیلنج دیا کہ کسی کے پاس اس کا جواب ہو تو سامنے آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ ثابت صاحب کو اس چیلنج کا منہ توڑ جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ان کے جواب کی ریکارڈنگ کروائی گئی۔ جو ایم ٹی اے پر ایک سے زائد دفعہ نشر ہو چکی ہے۔ یہ جواب جو ہے اَجْوِبَۃ عَنِ الْاِیْمَان کے نام سے کتابی شکل میں بھی شائع ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے **الأزھر** والوں کو جو مصر میں بہت بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے۔ ان اعتراضات کا جواب لکھنے کے لئے دوسرے مسلمانوں نے جو عرب ملکوں کے رہنے والے ہیں، بہت زور دیا کہ اس کا جواب دیں۔ لیکن انہوں نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اب جبکہ مصطفیٰ ثابت صاحب نے یہ ردّ لکھا ہے تو الازھر والوں نے اسے اپنی طرف سے رسمی جواب کے طور پر لے لیا ہے اور اپنے اخبار میں قسط وار شائع کرا رہے ہیں۔ بہرحال انٹرنیٹ پر بھی آ گیا ہے۔

عیسائیت کے حملے کے جواب کے follow up کے طور پر عیسائی عقائد اور خیالات کو ردّ کرنے کے لئے عربی زبان میں ہر ماہ تین روز ایم ٹی اے پر ایک Live پروگرام پیش کیا جاتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر قائم ہوا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں emails آ رہی ہیں۔ لوگ جذباتی رنگ میں جماعت کے اس اقدام کو سراہتے ہیں اور ریکارڈ کر کر کے پروگرام دے رہے ہیں۔ یہ پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَرْ کے نام سے آتا ہے۔ ایک غیر از جماعت دوست ناصر علی صالح صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے کہ آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور دفاع کیا ہے اور عیسائی ضَآلِّیْن اور مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور صَابِئِیْن کے جواب میں ہمارے پیارے دین کی صحیح وضاحت کی ہے۔ ایسے پروگرام مزید بھی پیش کریں۔ ایم ٹی اے پر کچھ مزید گھنٹے مخصوص کر دیں۔ یہ کام جلدی کر دیں تا اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ثابت ہو سکے۔

سعودی عرب سے ایک غیر از جماعت خاتون نے اس پروگرام کے دوران فون پر کہا کہ میں روزانہ تہجد میں رو رو کر دعا کیا کرتی تھی کہ اے خدا! ٹھیک ہے ہم کمزور ہیں، ہم بے عمل ہیں، لیکن مسئلہ تیرے نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ کیا عالمِ اسلام میں کوئی ایک بھی عالم ایسا نہیں رہا جو اس پادری کا منہ بند کرے۔ آج اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَرْ میں جواب سن کر میری عجیب کیفیت ہے۔ یقیناً میرے خدا نے میری تہجد کی دعائیں سن لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

دبئی کے ایک شخص نے اس پروگرام کے دوران بات کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کر کے یہ سمجھا تھا کہ کوئی عربی چینل اس کے جواب کی اجازت نہیں دے گا۔ لیکن ان کی توقع کے خلاف ایم ٹی اے میدان میں آ گیا۔

کہتے ہیں بہت سے مسلمانوں نے لکھا کہ یہ پروگرام دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔ کسی نے کہا کہ خدا کی قسم آپ ہماری مدد کو آئے ہیں۔ اللہ آپ کی مدد اور راہنمائی فرمائے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

کسی نے لکھا ہے کہ ہمیں آپ کا قرآنِ کریم کی تفسیر کرنے کا انداز بہت پسند آتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے عرب دنیا میں احمدیت کا بہت تعارف ہوا ہے۔ اُس عیسائی کی اس کوشش سے جو اسلام کو بدنام کرنے کے لئے تھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے راستے کھول دیئے ہیں۔

عبدالسلام محمد جو بائبل کے علوم کے ماہر ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں اس کامیاب پروگرام پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پروگرام بہت کامیاب، گفتگو نہایت اعلیٰ پائے کی، اندازِ بیان نہایت مہذب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوشیاں دکھائے اور بہت عزت دے۔ کیونکہ آپ نے دینِ اسلام کے خلاف شبہات کا رد کر کے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا ہے۔ ہمارے بچے بچیاں خوشی اور فخر سے ایک بار پھر مسکرانے لگے ہیں۔

لکھتے ہیں کہ افسوس کہ دوسرے عربی چینل نہایت علمی اور فکری پستی کا شکار ہیں۔ رسوائی اور خوف نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔ ان کا سارا اسلام فروعی اسلام، داڑھی اور نقاب وغیرہ میں اور جن بھوت اور ٹونے ٹوٹکے جیسے موضوعات میں رہ گیا ہے۔ اس بارے میں یہ لوگ ایک دوسرے کے مؤقف کے برعکس فتوے دیتے اور امّت کو مزید بانٹتے ہیں۔

پھر الجزائر سے ایک دوست نے لکھا: مَیں ان پروگراموں کو خود ریکارڈ کر کے آگے لوگوں میں پھیلاتا ہوں تا کہ وہ بھی عیسائیت کے مقابلہ کے لئے اسلحہ سے لیس ہو جائیں۔

ایک بڑی عمر کے غیر از جماعت دوست نے پروگرام میں فون پر کہا: مَیں نے آپ کے خلاف بہت پڑھا ہے۔ لیکن آج میں سب کے سامنے کہتا ہوں کہ دنیا جو مرضی کہتی پھرے لیکن اسلام یہی اسلام ہے اور اصل مسلمان یہی جماعت ہے۔

آئرلینڈ سے ایک عراقی دوست نے کہا: میری بیوی آئرلینڈ کی ہے۔ اس کی ماں راہبہ ہے۔ ایک دن اس پروگرام کا میں ترجمہ کر کے ساتھ ساتھ ان کو سنا رہا تھا تو اس نے کہا کہ میں مسلمان تو نہیں ہوں گی۔ لیکن آج کے بعد میں ایمان لاتی ہوں کہ اللہ ایک ہے۔

اِس پروگرام میں مصر کے ایک بہت مشہور پادری عبدالمسیح کے ساتھ کئی دن تک مناظرے کی شکل میں ہر بار گھنٹے سے بھی زیادہ مسلسل گفتگو کی گئی۔ اس پادری کی کئی ایک تصانیف بھی ہیں۔ اور مصر میں عیسائیت پھیلانے کے لحاظ سے بھی کافی مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس پر بھی اتمامِ حجت کرنے کی توفیق بخشی جس کی وجہ سے کئی عیسائیوں نے بھی جوش میں آ کر فون کئے۔ اور بعض نے کہا کہ اس پادری کو جواب دینے کا طریق نہیں آتا وغیرہ۔ آخرلا جواب ہو گیا اور راہِ فرار اختیار کی کہ میں آئندہ آپ سے گفتگو نہیں کروں گا۔ لیکن اس کے باوجود عیسائیوں کی اس پروگرام میں شرکت جاری ہے۔

عربی کی ویب سائٹ بھی اللہ کے فضل سے تیار ہو گئی ہے اور کام کر رہی ہے۔

فرنچ ڈیسک میں عبدالغنی جہانگیر صاحب کام کرتے ہیں۔ اِن کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترجمانی کا کام جاری ہے۔ اور قرآنِ کریم کا اور مختلف کتابوں کا فرنچ زبان میں ترجمہ کا کام کر رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک میں فیروز عالَم صاحب کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ساٹھ مجالسِ سوال و جواب کے ترجمے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ریکارڈ کرتے ہیں۔ میرے خطبوں کا ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ٹھیک کر کے دیا جاتا ہے۔ اور بنگلہ دیش میں جب مخالف حالات پیدا ہوئے ہیں تو اس بارے میں بھی انہوں نے لوگوں سے رابطے کئے ہیں۔

چینی ڈیسک ہے جس کے انچارج عثمان چینی صاحب ہیں۔ انہوں نے چینی ترجمۂ قرآن کے علاوہ جو مختلف کتابیں شائع کی ہیں اُن کی تعداد 14 ہو گئی ہے۔ احمدیت کے تعارف میں انہوں نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے اور ایک چینی زبان کی کیٹلاگ بنائی ہے۔

مجلس نصرت جہاں سکیم

مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں 34 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے باہر سے گئے ہوئے 33 ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اِس کے علاوہ 11 ممالک میں 494 ہائیر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول، پرائمری سکول اور نرسری سکول کام کر رہے ہیں۔ اور اس سال کینیا میں شیانڈا کے مقام پر نئے ہسپتال کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ فرنچ ممالک میں ڈسپنسریوں کی منظوری دی گئی تھی۔ وہاں بھی کام شروع ہو گیا ہے۔ Benin وغیرہ میں اور ایسٹ افریقہ میں کینیا میں بھی کچھ پرائمری سکولوں کا پروگرام بن چکا ہے۔ انشاء اللہ شروع ہو جائیں گے۔ زیمبیا میں پہلے سیکنڈری سکول کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اِن ہسپتالوں کے بارے میں مریضوں کے تاثر یا علاج کس طرح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح نصرت فرماتا ہے۔ اور ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھتا ہے۔ اس بارہ میں کینیا سے ڈاکٹر محمد اکرام لکھتے ہیں کہ ہمارے کلینک پر ایک ایسے مریض کو لایا گیا جسے ہرنیا کی تکلیف تھی۔ اِس کا علاج صرف اپریشن ہے۔ خاکسار کے پاس اپریشن تھیٹر کی سہولت تو موجود نہیں ہے۔ عام ٹیوب لائٹ کی روشنی میں اس کا آپریشن کیا اور آپریشن کامیاب ہو گیا جس کی وجہ سے کلینک کی بہت مشہوری ہوئی۔ یہ بوہرہ کمیونٹی کا مریض تھا۔ اب بوہرہ کمیونٹی کی بہت ساری فیملیاں یہیں سے علاج کرواتی ہیں۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ ایک بچی جو تقریباً چھ ماہ کی تھی اور ذہنی طور پر معذور پیدا ہوئی تھی۔ ہر وقت روتی رہتی تھی۔ بچی کے والدین نے مختلف child specialists کو دکھایا۔ وہ نیند آور دوائیاں دے دیتے تھے تا کہ سوئی رہے۔ اور اُس کے بعد پھر بچی اُسی طرح شور مچاتی تھی۔ کہتے ہیں کہ بچی کے والدین اُس کو میرے کلینک میں لائے۔ اُن کو مَیں نے ہومیوپیتھی دوائی دی۔ تو اللہ کے فضل سے پندرہ دن میں بچی بالکل ٹھیک ہو گئی اور اس کا علاقے میں بڑا اثر ہے۔

ڈاکٹر ندیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مریضہ کی ٹانگ پر آٹھ سال سے زخم تھا۔ ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔ انگلینڈ سے امریکہ سے بھی علاج کروایا تھا لیکن آرام نہیں آتا تھا۔ ہومیوپیتھی کے ساتھ ایلوپیتھی دوائی بھی دی۔ اور کہتے ہیں کہ مَیں نے اللہ کے حضور دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے کچھ دنوں میں وہ زخم ٹھیک کر دیا اور پھر مکمل طور پر ٹھیک ہو گیا۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ۔ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

اللہ کے فضل سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کی نئی عمارت بن گئی ہے۔ اور باقاعدہ تمام نئی سہولیات پوری طرح اُس میں میسر ہوں گی۔ اُس کے علاوہ اِس کے بنانے میں جماعتِ احمدیہ امریکہ نے بڑی مالی معاونت کی ہے۔ جو لوگ بھی اِس میں شامل ہوئے اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزا دے۔ کہتے ہیں کہ اس کے لئے جماعت میں ہم نے تحریک کی۔ اُس میں 97 فیصد احباب نے حصہ لیا۔ کسی جگہ پچانوے فیصد احباب نے حصہ لیا۔ کسی نے کہا کہ باقی جو کمی رہ گئی ہے وہ مَیں پوری کر دوں گا۔ کسی نے یہ کہا کہ فی کس جتنا حصہ آتا ہے مَیں دوں گا۔ وہ گئے اور اپنے بیوی بچوں سمیت اُس حساب سے چیک کاٹ کر لے آئے۔ ایک جگہ دوست لینے گئے تو انہوں نے ایک ہزار ڈالر کا چیک کاٹا۔ تو انہوں نے کہا کہ ایک صفر کا اور اضافہ کر دیں۔ تو انہوں نے بغیر کسی حیل وحجت کے دوسرا چیک نو ہزار کا فوری طور پر کاٹ دیا۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو جزا دے جنہوں نے اس مالی قربانی میں حصہ لیا ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشن سیل

پریس اینڈ پبلیکیشن کے انچارج آجکل سید محمد عارف ناصر ہیں۔ بیس، اکیس سال تک مرحوم چوہدری رشید احمد صاحب نے اس میں کام کیا ہے اور اللہ کے فضل سے خوب نبھایا۔ اور اس کے علاوہ بچوں کی کتابیں لکھنے کا بھی کام کرتے رہے۔ رابطے بھی اُن کے بڑے وسیع تھے۔ اُن کی وفات پر یہاں بھی مختلف اخباروں نے اور ہندوستان میں بھی اخباروں نے لکھا۔ اُن کی خدمات اللہ تعالیٰ کے فضل سے قابلِ ذکر ہیں جو اِس عرصے میں انہوں نے کیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ اب یہ کام ناصر صاحب کر رہے ہیں اور اُن کے ساتھ سات افراد کی ٹیم ہے۔

(باقی آئندہ)

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

اللہ کے فضل سے خدام الاحمدیہ جرمنی دنیا کی خدام الاحمدیہ کی مجالس میں بہترین مجلس کے طور پر گنی جاسکتی ہے۔
یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور بے نفس ہوکر خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔

——— (خدام الاحمدیہ جرمنی کی تقریب میں حضور انور کا خطاب اور اہم ہدایات)

آپ نے اپنے علم سے روح کی صحت کا انتظام کرنا ہے۔ دوسرے مذاہب کی تعلیمات حاصل کرنے کے بعد اسلام کی خوبیاں اور تعلیمات لوگوں کو بتائیں۔ آپ اس شہر اور اس ملک میں اسلام کے سفیر ہیں۔

——— (جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب اور طلباء کو اہم ہدایات)

۞......’خلیفہ نے جو تقریر کی وہ کوئی لکھی ہوئی تقریر نہ تھی بلکہ ان کے دلی خیالات تھے۔‘ ۞......’ان کے زندگی بخش الفاظ مجھ پر گہرا اثر چھوڑ گئے‘۔

——— (مہمانوں کے تأثرات)

جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح۔ افتتاحی تقریب میں شہر و علاقہ کی اہم شخصیات کی شمولیت۔ میڈیا کے نمائندگان سے ملاقات۔ پریس کانفرنس۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے افتتاح کی کوریج۔ فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

16/دسمبر 2012 بروز اتوار (دوسرا حصہ)

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد چھ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 15 فیملیز کے 52 افراد اور 34 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے:

Radevormwald, Kassel, Hanau, Munchen, Pfungstadt, Wurzburg, Koln, Frankfurt, Gross-Umstadt, Mannheim, Dieburg, Bruchsal, Calw, Waiblingen, Boblingen, Heidelberg, Fulda, Russelsheim, Meschnich, Montabauer, Viersen, Aalen, Aachen, Wiesbaden, Babenhausen,Reutlingen, Ulm-Donau, Koblenz, Nurnberg.

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے مرکزی دفاتر کا معائنہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے مرکزی دفاتر میں تشریف لے گئے اور دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنے دفاتر کے بلاک میں موجود ایک عمارت کو Renovation کرکے اور اس میں بعض تبدیلیاں کرکے گیسٹ ہاؤس کے طور پر تیار کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس عمارت کا معائنہ فرمایا اور اس گیسٹ ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنے سابقہ صدر مجلس کو الوداع کہنے اور نئے صدر مجلس کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم صادق احمد بٹ صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں عزیزم کمال احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام ’’نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے‘‘ سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں حضور انور نے خدام سے خطاب فرمایا اور اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔

خدام الاحمدیہ جرمنی کی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب اور اہم ہدایات

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کا یہ فنکشن مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے حافظ مظفر عمران صاحب کے اعزاز میں منعقد کیا جارہا ہے جو گزشتہ چھ سال کے عرصہ میں صدر خدام الاحمدیہ جرمنی رہے ہیں اور اب اپنی ٹرم پوری کرچکے ہیں۔ عموماً جو یہ فنکشن ہوتے ہیں۔ جو کسی جانے والے کے اعزاز میں ترتیب دیئے جاتے ہیں تو ان میں پہلے آنے والا اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے، کچھ ذکر کرتا ہے اور جانے والے کے بارے میں کچھ اظہارِ خیال کرتا ہے۔ اور پھر جانے والا اس پہ کچھ اظہارِ خیال کرتا ہے۔ اور جماعت میں یہ روایت بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصولاً تو آج پہلے آپ کے نئے آنے والے صدر صاحب کی طرف سے مختصر خطاب ہونا چاہئے تھا اور پھر جانے والے صدر صاحب کی طرف سے اظہارِ خیال یا شکرانے کا اظہار ہونا چاہئے تھا۔ لیکن ایک تو وقت کی وجہ سے، دوسرے اس روایت کو توڑنے کے لئے مَیں نے ان کو کہا تھا کہ جو دونوں نے یہاں آکر اظہارِ خیال کرنا ہے اسے رہنے دیں۔ میں نے بھی کچھ بولنا تھا۔ میں ہی آپ لوگوں سے کچھ باتیں کہہ دوں گا۔ کیونکہ جب جانے والے کے بارہ میں اظہارِ خیال کیا جاتا ہے تو بعض دفعہ دنیاوی اثر بھی ہم پر غالب آجاتا ہے اس لئے مبالغہ شروع ہوجاتا ہے۔ کسی جانے والے کے کام کو سراہنا، اس کو apperciate کرنا بڑی اچھی بات ہے اور کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بجائے اس کے کہ نئے آنے والے صدر صاحب خدام الاحمدیہ جانے والے صدر کے کام کو appereciate کرتے، سراہتے اور ان کی خدمات کا ذکر کرتے اور ہوسکتا ہے کہ کچھ مبالغہ کے الفاظ بھی استعمال کردیتے مَیں نے بہتر سمجھا کہ مَیں ہی حافظ مظفر عمران صاحب کے عرصۂ صدارت کا ذکر کردوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے عرصہ چھ سال میں خدام الاحمدیہ کو بڑے احسن طور پر سنبھالا۔ تربیتی لحاظ سے بھی بڑے اچھے پروگرام خدام الاحمدیہ کرتی رہی۔ جہاں تک رپورٹس کا تعلق ہے اور ایک دو اجتماعات میں شامل ہونے کے بعد جہاں تک میرا مشاہدہ ہے اللہ کے فضل سے ’خدام الاحمدیہ جرمنی‘ دنیا کی خدام الاحمدیہ کی مجالس میں بہترین مجلس کے طور پر گنی جاسکتی ہے۔ اور یہ یقیناً ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ صدر

خدام الاحمدیہ جتنا مرضی اچھا ہو، جتنا مرضی efficient ہو، جتنا چاہے اخلاص کا مظاہرہ کرنے والا ہو، جب تک اس کی ٹیم اس کے ساتھ پوری توجہ سے کام کرنے والی نہ ہو، کام آگے نہیں چلتے۔ اور پھر ٹیم صرف مرکزی اور نیشنل لیول پر نہ ہو بلکہ ریجنل قائدین ہیں، مقامی قائدین ہیں، مقامی مجالس ہیں، یہ سب جب احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے کام کرنے کی کوشش کریں، اپنے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں تو تبھی اس کے نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر ایسی ٹیم بنانا اور اس ٹیم کو ساتھ لے کر چلنا بھی یقیناً بڑی اہم بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ultimately بات وہیں پہنچ جاتی ہے کہ بالا افسر کیسا ہے؟ تو جماعتی نظام میں کوئی بھی تنظیم ہو، اس کے کام کرنے والے ورکرز (workers) اور ہر افسر جو اوپر مقرر کیا جاتا ہے جس میں زعیم ہے، ناظم ہے، قائد ہے، مہتمم ہے، صدر ہے یہ سب جب احسن رنگ میں کام کر رہے ہوں اور کام لینے والوں سے کام لے رہے ہوں تو تبھی وہ تنظیم ایک ٹیم ورک کے تحت ترقی کی منزلیں طے کرتی ہے۔ تو بہرحال اس لحاظ سے حافظ مظفر عمران صاحب نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سابق صدر خدام الاحمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اور پھر یہ بھی ان کی خوبی ہے اور اس خوبی کو ابھی تک تو نئے آنے والے صدر صاحب نے بھی جاری رکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے کسی بھی کارکن کے گھر میں، یا اس کو، یا اس کے عزیزوں کو کوئی بھی تکلیف ہوتی تھی تو ان کی طرف سے مجھے فوراً دعائیہ خط آجاتا تھا کہ فلاں فلاں کو یہ ضرورت یا تکلیف ہے، اس کے لئے دعا کریں۔ اس شخص کا خط تو بعد میں آتا تھا اور ان کی طرف سے پہلے اطلاع ہو جاتی تھی۔ تو یہ ایک بڑی اچھی روح ہے جو ہمارے افسران میں اور خدمت کرنے والوں میں قائم ہونی چاہئے۔ افسری ہمارے ہاں نہیں ہے۔ ہر عہدیدار جو مقرر ہوتا ہے وہ دوسروں کی نظر میں تو عہدیدار ہے لیکن خود اپنی نظر میں وہ خادم ہونا چاہئے۔ کیونکہ حدیث میں یہی ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ اور یہ خدمت کا جذبہ جب آپ کے سامنے ہوگا تبھی ایک افسرانہ شان سے ہٹ کر ایک خدمت گزار کے طور پر کام کرنے والے ہوں گے اور کام لینے والے ہوں گے، دوسروں سے حسنِ سلوک کرنے والے ہوں گے، بجائے کسی رعب اور دباؤ میں کام لینے کے دوستانہ ماحول میں کام لینے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا تھا کہ نرمی، محبت اور پیار ہی ہے جو مومنین کو تیرے ارد گرد اکٹھا کر رہا ہے۔ اگر سختی طبیعت میں ہوتی، غصہ ہوتا تو کبھی یہ لوگ اس طرح اکٹھے نہ ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مقام تھا۔ وہ تو نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ناراضگی میں بھی ایسی برکت ڈال دینی تھی کہ لوگوں نے اکٹھے ہونا تھا۔ لیکن اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمیں بہرحال اپنے ہر کام لینے والے سے محبت اور پیار سے کام لینا چاہئے۔ اس لئے آپ کے عہدیداران کی جو اکثریت اس وقت میرے سامنے یہاں بیٹھی ہے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر سطح کا عہدیدار جب اپنے کارکنوں سے یا خدام سے کام لے تو پیار اور محبت سے کام لے اور اس پیار اور محبت کو اتنا پھیلائے کہ جس طرح ایک بچہ مجبور ہو کر ماں باپ کی خدمت کرنے پر مجبور ہوتا ہے اس طرح ہر خادم جماعت کی خدمت کے لئے آگے بڑھ کر آنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روح اکثر خدام میں پائی جاتی ہے کہ وہ جماعت کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں، ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن اس روح کو قائم رکھنا بھی ہر عہدیدار کا فرض ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جانے والے صدر صاحب کے بارہ میں یہ چند الفاظ تھے جو میں نے کہنے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ اللہ ان کو جزا دے۔ اور آئندہ بھی ان پر جو جماعتی ذمہ داریاں ڈالی جائیں ان کو بھی احسن رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔ اور جو نئے صدر خدام الاحمدیہ ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ پہلے سے بڑھ کر اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ کیونکہ ترقی کرنے والی قومیں ایک مقام پہ آ کے رک نہیں جایا کرتیں۔ ترقی کے راستے ہمیشہ کھلے ہیں۔ اعلیٰ منزلوں کی حدیں آگے نظر آتی ہیں۔ اور ترقی کرنے والوں کو آنی بھی چاہئیں تا کہ ان تک پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ پس اس کام کو آگے بڑھانا نئے صدر صاحب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ یہ اس کو آگے بڑھانے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے نظم سنی ہے۔ ہر عہدیدار کو اس نظم کا پیغام یاد رکھنا چاہئے۔ ہر خادمِ احمدیت پر ایک ذمہ داری ہے۔ گزشتہ عاملہ میٹنگ میں میں نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے کہا تھا کہ یہ جو خدام الاحمدیہ کا نعرہ ہے کہ **'قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی'** اس کے بیج (badge) بنائیں اور ہر خادم کے سینے پر لگا دیں تا کہ وہ خود بھی یاد رکھے اور ان کو ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر بھی یاد آتا رہے کہ ہم نے اپنی بھی اصلاح کرنی ہے، افرادِ جماعت کی بھی اصلاح کرنی ہے اور قوم کی بھی اصلاح کرنی ہے۔ اور ہر ایک کی اصلاح کے لئے پھر اپنے نمونے قائم کرنے پڑیں گے۔ یہ چیزیں جب سامنے ہوں گی تو ایک ایسی نسل اُبھر کر سامنے آئے گی جو انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب لانے والی ہوگی۔ پس یہ ذمہ داری کا احساس ہے جس کی طرف حضرت مصلح موعودؓ نے توجہ دلائی ہے۔ یہ احساس ہر خادم کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن کوئی چھوٹا مشن نہیں ہے۔ اسلام کا revival ہے۔ ہم نے اس کی تجدیدِ نَو کرنی ہے اور دنیا کو صحیح اور حقیقی اسلام کی طرف بلانا ہے۔ اور اس وقت تک یہ کام نہیں ہوسکتا جب تک ہم خود اس کی باریکیوں میں جا کر اس پر عمل کرنے والے، اس کو سیکھنے والے نہیں ہوں گے۔ اور پھر اس کو پھیلانے کے لئے ایک جذبہ ہمارے دل میں نہیں ہوگا۔ پس اس طرف بھی ہمیشہ توجہ رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر نمازوں کی ادائیگی ہے۔ قرآنِ کریم کی تلاوت ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں باقاعدہ ادا کرنا اور حتی الوسع کوشش کرنا کہ باجماعت نمازیں ادا ہوں۔ یہ عہدیداروں کے لئے بڑا لازمی ہے۔ اور اگر مجبوری سے نہیں ہوسکتیں تو بہرحال وقت پر پڑھی جائیں۔ سردیوں میں ظہر، عصر کی نمازیں جمع ہو جاتی ہیں تو یہاں موسم کے لحاظ سے ٹھیک ہے۔ لیکن باقی نمازیں وقت پر پڑھی جانی چاہئیں۔ اس کے لئے ہر خادم کو، ہر عہدیدار کو جو کسی بھی سطح کا عہدیدار ہے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ باتیں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور بے نفس ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ خدام الاحمدیہ میں اگر یہ روح پیدا ہو جائے اور یہ روح قائم ہو جائے اور ہر سطح پر یہ روح قائم ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ تو پھر اس بات کی فکر نہیں رہتی کہ کہیں ایسا موقع نہ آجائے کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے والے نہ ہوں۔ بلکہ خلیفۂ وقت بے فکر ہوتا ہے کہ جماعت کے افراد خاص طور پر نوجوان اس قابل ہیں کہ وہ اُس کا دست و بازو بن کر، دایاں ہاتھ بن کر ہر مشکل میں گزرنے والے ہوں گے اور جو مشن حضرت مسیح موعود علیہ السلام لے کر آئے ہیں اس کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں گے۔ پس اس لحاظ سے بھی عہدیداروں کو یہ بات مدِ نظر رکھنی چاہئے کہ ان پر بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ سب سے پہلے خود اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے پھر خدام کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور بات ہے کہ اس معاشرہ میں جو میڈیا، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن وغیرہ کے پروگرام ہیں ان میں بہت ساری فضولیات ہیں۔ ان فضولیات سے بچنے کے لئے خود بھی کوشش کریں اور ایسے پروگرام بنائیں کہ ہر خادم ان سے بچنے والا ہو اور اس کے متبادل اس کو ایسا پروگرام دیں کہ اس کی دین میں دلچسپی پیدا ہو۔ اور اس کی دینی علم سیکھنے میں دلچسپی پیدا ہو۔ اور اس کی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں دلچسپی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب کے اختتام پر دعا کروائی۔

اس کے بعد خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانان کرام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔ اس تقریب کے اختتام پر ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

17؍دسمبر 2012 بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''بیت السبوح' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی تعمیر ہونے والی عمارت کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق Riedstadt شہر میں 'جامعہ احمدیہ جرمنی' کی نئی تعمیر ہونے والی عمارت کی افتتاحی تقریب تھی۔

Riedstadt شہر 1178 سال پرانا ایک تاریخی شہر ہے اور 22 ہزار نفوس کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ جن میں 83 مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔ ضلع Gross-Gerau میں رقبہ کے لحاظ سے یہ سب سے بڑا شہر ہے۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس کا فاصلہ 57 کلومیٹر ہے۔ اس شہر میں جماعت کا تعارف 1985ء میں ہوا جب بعض احمدی احباب یہاں آکر آباد ہوئے۔ ستمبر 1987ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کی مقامی جماعت کو ''مسجد بیت العزیز'' کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30؍اگست 2004ء کو فرمایا تھا۔

اس مسجد بیت العزیز کے ساتھ ملحقہ پلاٹ جس کا رقبہ 5700 مربع میٹر ہے سال 2008ء میں چھ لاکھ پچاس ہزار یوروز میں خریدا گیا۔ اکتوبر 2008ء میں بلدیہ رائیڈشٹیڈ (Riedstadt) نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا نقشہ منظور کیا۔ مسجد عزیز کے قطعہ زمین کو شامل کر کے کل رقبہ

8300 مربع میٹر ہے۔

15/دسمبر 2009ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی کا سنگ بنیاد رکھا۔ یکم فروری 2010ء کو باقاعدہ تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اس پلاٹ کے مشرقی حصہ میں دومنزل مسرور ہوسٹل کی عمارت ہے اور مغربی جانب جامعہ احمدیہ جرمنی کی تدریسی اور انتظامی امور اور دفاتر، لائبریری پر مشتمل دو منزلہ عمارت ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی اس نئی عمارت میں سات کلاس رومز ہیں، دو بڑے ہال ہیں، لائبریری ہے، کمپیوٹر روم ہے، پرنسپل کا دفتر اور سٹاف روم کے علاوہ دیگر انتظامیہ کے دفاتر ہیں۔ ایک بڑا کچن اور ڈائننگ ہال ہے۔ مختلف گیلریز اور Lobbies ہیں۔

مسرور ہوسٹل کی دومنزلہ عمارت میں اس وقت بڑے سائز کے کل 31 کمرے ہیں اور ایک بڑا ہال ''کامن روم'' کے طور پر ہے جہاں Indoor کھیلوں کا انتظام ہے۔ ایک حصہ میں لانڈری روم بھی ہے۔

طلباء کے کھیل کے لئے فٹ بال، والی بال اور باسکٹ بال کے لئے بھی ایک جگہ تیار کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر رائیڈشٹیڈ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پون گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری ہوئی۔ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے اپنے اساتذہ اور سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور نے جامعہ کے ہوسٹل سے معائنہ کا آغاز فرمایا۔ ہوسٹل کے ایک طرف سپرنٹنڈنٹ صاحب ہوسٹل کا آفس اور رہائشی حصہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اگلے حصہ میں سنگل اساتذہ کرام کے رہائشی اپارٹمنٹ ہیں۔ اس کے بعد طلباء کا رہائشی حصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوسٹل کے مختلف کمروں میں تشریف لے گئے اور ہر کمرے میں موجود بنیادی ضرورت کی اشیاء کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوسٹل کی بیرونی سیڑھیوں کے ذریعہ دوسری منزل پر تشریف لے جانے لگے تو امیر صاحب جرمنی نے جامعہ کے قطعہ زمین سے ملحقہ ایک عمارت کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ عمارت برائے فروخت ہے۔ یہاں سے یہ عمارت بالکل سامنے نظر آرہی تھی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عمارت کا خریدنے کی منظوری عطا فرمائی۔

ہوسٹل کی دوسری منزل پر بھی طلباء کے رہائشی اپارٹمنٹس کے علاوہ ایک حصہ مخصوص کرکے اساتذہ کے لئے بھی اپارٹمنٹس بنائے گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان اپارٹمنٹس کا معائنہ فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچن، سٹور اور ڈائننگ ہال کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ کے کلاس رومز کا معائنہ فرمایا۔ کلاس رومز، سیکورٹی روم۔ اور نصاب سیکشن کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کمپیوٹر روم میں تشریف لے آئے۔ یہ ایک ہال نما بڑا کمرہ ہے جس میں بڑی تعداد میں کمپیوٹرز رکھے گئے ہیں۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ خالی حصہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جو حصہ خالی ہے یہاں بھی کمپیوٹرز لگائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ لائبریری کا معائنہ فرمایا اور کتب کا جائزہ لیا۔ حدیث کی کتب کے جماعتی تراجم لائبریری میں موجود تھے لیکن غیر از جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے تراجم موجود نہیں تھے۔ اس موقع پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ 'صحیح بخاری' کا ترجمہ بھی رکھیں اور حدیث کی دوسری کتب کا ترجمہ بھی رکھیں۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کی افتتاحی تقریب

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کی افتتاحی تقریب کے لئے ہال میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل جملہ مہمانان اور طلباء اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

اس افتتاحی تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔ عزیزم کمال احمد صاحب متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ جرمنی نے تلاوت کی اور بعدازاں اس کا اردو اور جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان صاحب درجہ اولیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام 'حمد وثناء اُسی کی جو ذات جاوِدانی' سے چند منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے اور بعدازاں ان اشعار کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔

......اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جامعہ احمدیہ کے قیام کے حوالہ سے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی نے اپنے ایڈریس کے شروع میں قادیان میں مدرسہ احمدیہ کے قیام سے لے کر مختلف ممالک میں جامعاتِ احمدیہ کے قیام کا مختصر ذکر کیا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2003ء میں اپنے دورِ خلافت کے پہلے دورہ پر جب جرمنی تشریف لائے تو فرمایا کہ 2008ء تک جرمنی میں بھی ایک جامعہ بنائیں تاکہ جرمنی اور یورپ کے دوسرے ممالک کے نوجوان یہاں سے تعلیم حاصل کرکے مبلغ کی ذمہ داری ادا کرسکیں۔

17 اپریل 2007ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمشاد احمد قمر صاحب کو جو قبل ازیں جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاذ خدمات بجالاتے رہے تھے جامعہ احمدیہ جرمنی کے پرنسپل کی ذمہ داری سونپی اور ہدایت فرمائی کہ اب باقاعدہ جامعہ کے آغاز کی منصوبہ بندی کریں۔ چونکہ اس وقت جامعہ کیلئے کوئی علیحدہ بلڈنگ موجود نہ تھی اس لئے جماعت کے مرکزی سینٹر بیت السبوح (فرینکفرٹ) کے ایک حصہ کو مخصوص کرکے جامعہ احمدیہ کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا۔ 20 اگست 2008ء جرمنی جماعت کی تاریخ کا ایک اہم اور سنہری دن تھا۔ اس روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا اور اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہدایات کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ اس کے ساتھ ساتھ جامعہ احمدیہ کی اپنی مستقل عمارت کیلئے بھی کوشش جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں رائیڈشٹڈ (Riedstadt) کے علاقہ میں مسجد 'بیت العزیز' کے ساتھ ملحقہ قطعہ زمین کی خرید کی توفیق مل گئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 دسمبر 2009ء کو اس علاقہ میں اپنے دستِ مبارک سے جامعہ احمدیہ کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا۔

جامعہ کا نصاب 7 سال پر مشتمل ہے اس وقت یہاں طلبہ پانچویں سال تک پہنچ چکے ہیں۔ اس وقت طلباء کی کل تعداد 80 ہے اور اساتذہ کی تعداد 12 ہے۔

جو نوجوان اس عمارت میں اسلام کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ جرمنی کا ایک حصہ ہیں، بلکہ بہت اہم حصہ ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی پہلی نسلوں سے بڑھ کر روابط کے ایسے پل تعمیر کریں گے جو مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان رابطے کے دروازے کھولنے والے ہوں گے۔ وہ نوجوان مسلمانوں کو جرمنی میں امن پر مبنی اسلام کی تعلیم دیں گے اور اس طرح انہیں اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے والوں، انتہا پسند اور تشدد پسند لوگوں کی زد سے محفوظ کریں گے۔ وہ اسی معاشرہ کا ایک حصہ ہیں اور اسی لیے وہ اسلام کو ایسے رنگ میں پیش کرسکیں گے جس سے غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔ اور یہ سب کچھ وہ اپنی ہی زبان میں یعنی جرمن زبان میں پیش کریں گے۔

......امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر کے ایڈریس کے بعد رائیڈشٹیڈ شہر کے میئر Mr. Werner Amend نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح اور مہمانانِ گرامی! سب سے پہلے تو میں اس مثبت کام کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ میں اس سلسلہ میں اپنے سے پہلے میئر کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے اپنے دور میں اس کام کو شروع کیا تھا اور پھر میں نے اس کام کو آگے بڑھایا ہے۔

آج کا یہ دن اور آج کا یہ پروگرام کوئی معمولی نہیں ہے بلکہ یہ پروگرام ہمارے شہر کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ایک ملک جس میں زیادہ تر رہائشی عیسائی ہوں اس میں مسلمانوں کے امام تیار کرنے والے ادارہ کا افتتاح ہونا کوئی عام بات نہیں ہے۔ اور جرمنی میں یہ بات عام روش سے ہٹ کر ہے۔ ابھی گزشتہ چند سال پہلے سے ہمارے ملک میں یونیورسٹیوں میں بھی اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کا آغاز کیا جاچکا ہے لیکن اس ادارے کی حیثیت اس سے بہت زیادہ ہے۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت کا ایک ادارہ ہے اور ہمارے ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہے۔ اس سے ملتا جلتا کوئی ادارہ فی الحال سارے یورپ میں صرف لندن میں ہے۔ اور وہ بھی جماعت احمدیہ کا ہے۔ اور اگر مناسبت کے رنگ میں دیکھا جائے تو لنڈن یوکے کا دارالخلافہ ہے اور 8.2 ملین لوگ وہاں رہتے ہیں اور ہمارے ریڈشٹڈ میں صرف 22 ہزار کی تعداد ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ اس افتتاح کے ساتھ ریڈشٹڈ کا شہر احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کے لیے ایک لحاظ سے مرکزی حیثیت حاصل کرنی شروع کر دے گا۔ یہ ادارہ علم حاصل کرنے کے لیے، مذہبی ریسرچ کے لیے اور تبادلہ علم کے لیے ہے۔ اور یہ ادارہ مذہب اور کلچر کو فروغ دینے والا ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ باہمی گفت وشنید اتنی عام نہیں جتنی کہ اس کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان بہت کم روابط ہیں۔ ابھی ہمیں ایک دوسرے کے کلچر اور مذہب کا زیادہ علم نہیں، ایک دوسرے کے رسم و رواج کا علم نہیں۔ لاعلمی کا ہونا صرف اتنا نقصان دہ نہیں کہ کسی کو کسی بات کا علم نہیں جو کہ گو افسوس کی بات ہے، بلکہ لاعلمی غلط فہمی کو بھی جنم دیتی ہے اور غلط تاثرات کو بھی۔ اور پھر اس کی بناء پر علیحدگی اور لاتعلقی کو بھی جنم دیتی ہے۔

آج جو ہم اس ادارہ کی افتتاحی تقریب منا رہے ہیں یہ ایک رنگ میں آپ کے گھر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو مکان بناتا ہے وہ وہاں رہتا ہے۔ یعنی آپ نے جرمنی میں ریڈشٹڈ میں ایک نیا گھر بنایا ہے اور اسی لیے میں آج کی اس پُرمسرت تقریب کو ایک دوسرے سے بے رُخی کی بجائے انٹگریشن (integeration) کی ایک علامت کے طور پر دیکھتا ہوں۔ ریڈشٹڈ، شٹاک شٹڈ اور بیبس ہائیم جو ہمارے ہمسائے شہر ہیں ان شہروں کی نمائندگی میں جو میرے ساتھی تھوماس، رائیشل اور تھوماشل یہاں موجود ہیں ان کی طرف سے بھی میں احمدیہ مسلم جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ایک لمبے تعمیراتی عرصہ کے بعد آپ نے اپنا یہ ہدف حاصل کیا ہے۔ میری نیک تمنائیں آپ سب کے ساتھ ہیں اور بالخصوص طلبہ کے ساتھ ہیں کہ وہ برکتیں سمیٹنے والے ہوں اور آج کے دن کے حوالہ سے میں آپ کو یہ شیلڈ اس شہر کے نشان کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ اپنے اس ایڈریس کے بعد میئر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کو شہر کے نشان والی شیلڈ تحفہ میں پیش کی۔

......میئر کے اس ایڈریس کے بعد آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے ایک مہمان Mr Wolf Walter نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 'جرمن اسلام کانفرنس' German Islam Conference کے سیکرٹری ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا؛

عزت مآب حضور انور، امیر جماعت جرمنی اور دیگر خواتین وحضرات! مجھے دعوت دینے کا شکریہ۔ مجھے خوشی ہے کہ میں آج جامعہ احمدیہ کے افتتاح کے موقع پر یہاں موجود ہوں۔ حکومتی سطح کا ادارہ جو نیورن برگ میں مائیگریشن اور پناہ گزینوں کا ذمہ دار ہے اس میں اسلام کانفرنس کا بھی دفتر موجود ہے۔ ہم یہاں جرمنی کے وزیر داخلہ کے ساتھ کام کرتے ہیں جن کے سپرد کانفرنس کی ذمہ داری ہے۔ اماموں کی تعلیم جرمنی میں ہمارے لیے ایک اہم موضوع ہے۔ 2009ء میں 'اسلام کانفرنس' میں اس بات کا مجموعی طور پر اظہار کیا گیا کہ امام کا کردار ایک

اہم کردار ہے۔آپ کی جماعت کے امام جومختلف علاقوں میں ہیں وہ بیرونی طور پر دوسرے مذاہب سے رابطوں کے لیےبھی اور حکومت کی انتظامیہ سے رابطہ کے لیے بھی، بالخصوص شہروں کی انتظامیہ کے ساتھ رابطہ کے لیے کوشاں ہیں۔ان کا اولین کام مذہبی ذمہ داریاں پورا کرنا اور روحانی ضروریات پورا کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مذہبی اور ذاتی اور خاندانی مسائل کے بارہ میں بھی سوالوں کے جواب دینے کی وجہ سے بہت سارے اماموں پر خاص اعتماد کیا جاتا ہے۔اس کردار کی وجہ سے اور اپنی جماعت کے نمائندہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ بین المذاہب ڈائیلاگ اور انٹرکلچرل امور میں ایک خاص کردار ادا کرتے ہیں۔وہ سکولوں، چرچوں یا شہر کی انتظامیہ کے لیے اسلام کے بارہ میں معلومات فراہم کرنے والے افراد ہیں۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں کو ایک دوسرے کے خلاف غلط تأثرات کم کرنے کے لیے ایک دوسرے کو زیادہ بہتر جاننا ہوگا اور اس کیلئے سب سے پہلے رابطہ ضروری ہے ۔امام اپنے علم کی بنیاد پر انٹگریشن کے لیے بھی ایک مفید کردار ادا کرتے ہیں تا کہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہا جائے۔اس لیے اس کی بڑی اہمیت ہے کہ جرمنی میں پلے بڑھے اور یہاں کے پڑھے لکھے لوگ امام کا کام کریں۔ مذہبی کارکنان کا علم حاصل کرنا اور اس شعبہ میں کام کرنا مذاہب کے قانونی حقوق کے عین مطابق ہے۔جس میں درج ہے کہ مذہبی ادارے ان امور میں خود مختار ہیں۔ اسی وجہ سے اس طرح کے مذہبی ادارے جن میں دینی علم سکھایا جائے اسلام کانفرنس کی عین خواہش کے مطابق ہیں۔جامعہ احمدیہ اپنے اس علمی کردار کی بناء پر مستقبل کے لیے ایک اچھے راستہ پر گامزن ہے اور جماعت مثالی رنگ میں وہی کام کر رہی ہے جو کہ اسلام کانفرس نے تجویز کیا ہے۔میری نیک تمنائیں آج کے اس افتتاح اور اس ادارہ کے ساتھ ہیں۔شکریہ

......بعدازاں سٹیٹ سیکرٹری Mr Fudolf Kriszeleit نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔مسٹر کرسٹل لائٹ صوبہ ہیسن (Hessen) کی عدلیہ، وزارتِ قانون اور انٹگریشن اینڈ یورپ کی منسٹری میں سیکرٹری ہیں۔ یہ منسٹری وزارتِ ثقافت کے ساتھ سکولوں میں اسلام کی تعلیم کے بارہ میں ذمہ دار ہے۔موصوف نے کہا؛

حضرت خلیفۃ المسیح، واگس ہاؤزر صاحب، نمائندگان ہیسن اور خواتین وحضرات! آج اس ادارہ کے افتتاح پر جس میں امام تربیت پائیں گے میں احمدیہ مسلم جماعت کو صوبہ ہیسن کی انتظامیہ کی طرف سے اور بالخصوص ہیسن کے وزیراعلیٰ Volker Bouffier کی طرف سے اور ان کے نمائندے وزیر ثقافت Mr. Jorg Uwe Hann کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

انٹیگریشن (integeration) اور سیاسی امور کے حوالہ سے یہ ایک مناسب اور بہت اہم قدم ہے کہ یہ ادارہ اپنا کام شروع کرے اور اماموں کو تعلیم مہیا کرے۔ ان اماموں کو جو ہمارے ملک کی زبان پر عبور رکھتے ہیں جو جرمنی کے کلچر اور ہسٹری سے واقفیت رکھتے ہیں اور جو یہاں کے باسی ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے کلچر کے لوگ بھی جو فی الوقت مذہبی لحاظ سے اورر دوسرے امور میں ایک مختلف ماضی رکھتے ہیں یہاں ہیسن (Hessen) شہر میں مستقل رہائش پذیر ہوں۔اسی کو اپنا گھر جانیں، یہاں امن محسوس کریں اور اپنے آپ کو اسی معاشرہ کا ایک حصہ جانیں۔ اور اس کام کے لیے اپنے مذہبی راستے پر چلنا ایک بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔آج جرمنی میں مختلف مذاہب کا موجود ہونا ایک حقیقت ہے اور بالخصوص اسلام کو جرمنی اور Hessen میں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔مسلمانوں کی عبادت گاہیں مسلمانوں کے ثقافتی مراکز کوئی استثنائی تصویر نہیں ہیں بلکہ یقیناً ہمارے ہی معاشرہ کا حصہ ہیں جس طرح کہ مسلمان خود بھی ہمارے Hessen کے معاشرہ کا ایک حصہ ہیں ۔Hessen میں تقریباً 4لاکھ لوگ اس عالمی مذہب یعنی اسلام کے پیروکار ہیں اُن میں سے بہتوں کو یہاں کی شہریت کے حقوق حاصل ہو چکے ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے معاشرے میں داخل ہیں۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اسی وقت جب کہ ہم یہ تقریب منعقد کر رہے ہیں جس طرح کہ عبداللہ Wagishauser صاحب نے بھی اس کا ذکر کیا۔مسز Beer جو کلچر کی وزیر ہیں اور integration کے وزیر مسٹر Uwe Hahn جو اس وقت Wiesbaden میں ہیں کی بہت سالوں کی محنت اور پڑتال اور فیصلے کے کٹھن راستوں سے گزر کر صوبائی حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ یکم اگست 2013ء سے دو اسلامی جماعتیں آئین کے article نمبر 7 اور paragraph 3 کے تحت Hessen میں اسلامی دینیات کا period پڑھانا شروع کرسکتی ہیں ۔ایک احمدیہ جماعت ہے اور دوسری Diteb نام کی ترک اسلامی تنظیم ہے اور میں آپ سب کو بحیثیت مجموعی اور مسٹر Wagishauser صاحب کو انفرادی لحاظ سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آپ اس بے حد مشکل مراحل سے گزرنے والے رستے کے لئے تیار ہوئے۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ Hessen کے سکولوں میں مذہب کی تعلیم دینے کے لئے ہمیں احمدیہ جماعت میں ایک لمبی جانچ پڑتال کے بعد ایک قابل اعتماد اور مستقبل کی ضروریات پوری کرنے والا partner ملا ہے ۔ یہاں آپ اماموں کو تعلیم دیں گے جو جرمنی کی tradition اور تاریخ کو جانتے ہیں اور اس وجہ سے جرمنی میں پرورش پانے والے نوجوان مسلمانوں کے لئے جو وہی زبان بولتے ہیں اور وہی فہم رکھتے ہیں رابطہ کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہیں ۔میں خواہش مند ہوں کہ جامعہ احمدیہ مستقبل میں کامیابیوں سے اپنے کام سرانجام دے اور اماموں کی تعلیم کا بندوبست کامیابی سے ہو سکے اور یہ کہ آپکے ادارے کا ایک روشن مستقبل ہو۔شکریہ۔

☆اس ایڈریس کے بعد داؤد مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جامعہ احمدیہ جرمنی کی افتتاحی تقریب سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ہمارے درمیان اس وقت جامعہ کے طلباء اور دیگر احمدی احباب کے علاوہ بعض دوسرے معزز مہمان بھی آئے ہوئے ہیں جن کا اسلام سے تعلق نہیں ہے بلکہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔اس لئے پہلے تو میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہمارے اس فنکشن کے لئے یہاں تشریف لائے اور اس کو رونق بخشی اور اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ وہ پرامن 'اسلام' پیش کرنے والی جماعت ہے جو حقیقی اسلام ہے۔اور اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے مختلف مذاہب کے آپس میں روابط ہونے چاہئیں۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ اس ملک کے پڑھے لکھے نوجوان بچے اس جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں، تعلیم حاصل کر رہے ہیں تا کہ یہاں کے لوگوں کو صحیح اسلام کی تصویر پیش کریں، حقیقی اسلام کے متعلق بتائیں ۔ اسلام کے متعلق بعض شدت پسندوں کی طرف سے جو بعض غلط فہمیاں پیدا کر دی گئی ہیں ان کو دور کریں ۔بہرحال ان ساری باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو جماعت احمدیہ سے توقعات ہیں۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کی گزشتہ ایک سوتیئس چوبیس سالہ تاریخ گواہ ہے، احمدیت وہ حقیقی اسلام ہے جو محبت اور پیار اور بھائی چارے کو پیش کرنے والا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ لوگ دیکھیں گے کہ یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء اسلام کی حقیقی تصویر اس ملک کے لوگوں کو دکھائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں مَیں ایک بات کا اور بھی اضافہ کر دوں کہ یہاں زیادہ اظہار یہ ہوتا رہا ہے کہ صرف جرمنی کے پڑھے لکھے طلباء ہیں جو اس جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ اس جامعہ احمدیہ میں تو یورپ کے باقی ممالک جن میں بیلجیئم، ہالینڈ، فرانس اور اس کے علاوہ بھی کچھ اور ملک ہیں جنکے طلباء بھی یہاں پڑھ رہے ہیں۔جیسا کہ میئر صاحب نے کہا کہ لندن کے مقابلہ میں یہ چھوٹا سا شہر ہے جس میں جامعہ احمدیہ قائم ہوا اور جہاں اسلامی تعلیم دی جا رہی ہے۔تو یہاں صرف جرمنی کے طلبا ہی نہیں پڑھ رہے بلکہ اس چھوٹے شہر سے علم کی ایک روشنی نکل کر سارے یورپ میں پھیلنے والی ہے۔اور یورپین یونین تو اپنے معاشی حالات کی وجہ سے اقتصادی حالات کی وجہ سے سیاسی حالات کی وجہ سے ایک ہو کے کام کر رہی ہے لیکن مذہب کی طرف یورپین یونین توجہ نہیں دے رہی۔تو یہ جماعت احمدیہ ہے جس نے ریڈشٹڈ میں ایک ایسی اکائی یورپ کی بھی قائم کر دی ہے جہاں سے دین اسلام کی حقیقی تعلیم دینے والے لوگ سارے یورپ میں پھیل کر اور ہوسکتا ہے کہ یورپ سے باہر نکل کر بھی اسلام کی حقیقی تصویر کو پیش کریں۔اس لحاظ سے بھی یہ اعزاز اس شہر کو حاصل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں مہمانوں سے چند باتیں کرنے کے بعد جو میرا اصل مقصد ہے اس کی طرف آتا ہوں کہ جامعہ کے افتتاح کے حوالے سے یہاں کے طلباء کو کچھ کہوں۔ جامعہ کے طلباء اور تمام جماعت احمدیہ جرمنی کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ نے انہیں توفیق دی کہ یہاں جامعہ احمدیہ قائم کیا۔ایک بہت بڑا پراجیکٹ تھا جماعت احمدیہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے پاس تیل کا پیسہ ہے یا جو تجارتوں پر انحصار کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ تو وہ چھوٹی سی جماعت ہے جو اپنے سارے پراجیکٹس چاہے وہ مساجد ہوں یا چاہے مشن ہاؤسز ہوں، مشنریز کو باہر بھیجنا ہو، تبلیغی پروگرام ہو، لٹریچر کی اشاعت ہو، جامعہ کے مربیان اور مبلغین تیار کرنا ہو، یہ سب جماعت احمدیہ کے افراد مالی قربانی کر کے چندوں کے ذریعہ ان اخراجات کو پورا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بہت بڑا پراجکیٹ تھا اور میرا خیال تھا کہ شاید اس کو مکمل ہوتے ایک دو سال اور لگ جائیں گے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جرمنی کو توفیق دی کہ انہوں نے اس کو بڑی جلدی مکمل کر لیا۔اور آج ایک خوبصورت عمارت جس میں تمام قسم کی سہولتیں مہیا ہیں طلباء جامعہ کے لئے مہیا کر دی۔ اس بات پر طلباء کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے اور اب اس شکر گزاری کا ایک اظہار یہ بھی ہے کہ اپنی تعلیم پر پوری توجہ دیں۔اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جس کے لئے آپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔اور وہ مقصد یہ ہے کہ دنیا کو تباہی سے بچانا، اپنے اندر وہ پیار اور محبت دنیا کے ہر شخص کے لئے پیدا کرنا جس کی مثال ایک دنیاوی شخص میں نہیں ملتی ۔بس اس ذمہ داری کو سمجھیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی تعلیم حاصل کریں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس کو احسن رنگ میں پھیلانے کا عہد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کو تباہی سے کس طرح بچانا ہے؟ ایک تو دنیاوی یا سیاسی کوششیں ہیں۔جس میں ہم امن محبت اور پیار کا پیغام دیتے رہتے ہیں۔ پھر دنیا دار بھی دنیا کو جنگ کے حالات سے ڈراتے ہیں۔میں بھی مختلف موقعوں پر کہتا رہتا ہوں۔لیکن ایک مبلغ، ایک مربی جو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اس نے دنیا کو خدا تعالیٰ کے وجود کا احساس دلانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا ہے، دنیا کو یہ باور کروانا ہے کہ دنیا میں امن انصاف اور محبت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک یہ احساس دل میں پیدا نہیں ہوگا کہ ہمارے ہر کام کو ہر فعل کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔پس جہاں آپ دنیا کو یہ احساس دلانے کے لئے اپنی کوششیں کریں گے وہاں سب سے پہلے اپنے آپ کو اس احساس اور اس ذمہ داری کا حقدار بنانا ہوگا۔اپنے آپ پر یہ تعلیم لاگو کرنی ہوگی۔اپنے آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہوگا۔تبھی آپ حقیقی رنگ میں دوسروں کو بتا سکتے ہیں کہ خدا کیا ہے خدا کی تعلیم کیا ہے خدا کو اپنی مخلوق سے کتنا پیار ہے اور اس پیار کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے نبی بھیجے۔اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں بھیجا اور دین کو کامل اور مکمل کر دیا اور پھر جو ایک قدرتی پراسس ہے اس میں بعض دفعہ دین میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔اس آخری کامل اور مکمل دین کی تجدید کے لئے ازسرنو اس کی تعلیمات کو رائج کرنے کے لئے اس کو خوبصورت رنگ میں پیش کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آپ جب یہ باتیں لوگوں کو بتائیں گے تو اس سے پہلے آپ کو خود اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ آپ کا اپنا خدا تعالیٰ سے تعلق کیسا ہے۔آپ کا اسلام کی تعلیم پر عمل کیسا ہے۔آپ کو مخلوق خدا سے کس قدر محبت اور پیار ہے۔ یہ باتیں سامنے رکھیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں تفقہ فی الدین کا حکم ہے کہ ایک گروہ تم میں سے ایسا ہو جو تفقہ فی الدین کرے۔اب بہت سارے ایسے واقفین نَو ہیں جن کو ماں باپ نے پیدائش سے پہلے دین کے سیکھنے کے لئے وقف کیا اس کے بعد آپ نے خود اپنے آپ کو پیش کیا۔آپ کو کوئی مجبوری نہیں تھی یا آپ پر کوئی زبردستی نہیں تھی بلکہ آپ نے خود ہی کہا کہ ہم نے اپنے آپ کو دین کے لئے پیش کرنا ہے اور دین کی خدمت کرنی ہے۔ پس جب دین سیکھ لیا یا سیکھنے کی طرف آئے تو اس کا احساس بھی آپ کو ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے تفقہ فی الدین کے ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ تمہارے کیا مقصد ہونے چاہئیں۔ یہ کہ ہر قوم کو یا جہاں بھی تمہارا ماحول ہے تم اس کو ہوشیار کرو جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف لاؤ۔خدا تعالیٰ کے وجود سے ہوشیار کرو۔ دین کی ضرورت کا احساس دلاؤ اور غلط کاموں اور گمراہی سے بچنے کی طرف توجہ دلاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جہاں حقوق اللہ کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں بندوں کے حقوق، حقوق العباد کی بھی بہت زیادہ

اہمیت بیان فرمائی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ دو بڑے مقاصد ہیں جن کو میں لے کر اس دنیا میں آیا ہوں۔ ایک بندے کو خدا سے قریب کرنا اور دوسرا بندوں کو ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا، اور پھر اسی میں سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ تمام قسم کی مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنا۔ تو آج جو اسلام کی تصویر دنیا میں پیش کی جارہی ہے کہ اسلام شدت پسند مذہب ہے، سخت مذہب ہے اور اسلام صرف terrorism کو ہوا دیتا ہے۔ تو اس کو لوگوں کے دماغوں سے نکالنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے اور اس کے لئے آپ کو اپنے رویوں میں بھی تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنے رویوں کو ایسا بنانا ہوگا کہ آپس میں اتنا پیار اور محبت ہو۔ آپ کو رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا تو حکم ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حکم

ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس سے ہر دوسرا امن پسند محفوظ ہے۔ ہر شخص جو سلامتی بھیجنے والا ہے اور پیار محبت پھیلانے والا ہے وہ محفوظ ہے۔ وہ نہ صرف محفوظ ہے بلکہ اسکی حفاظت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ پس یہ تعلیم آپ نے دنیا کو دینی ہے اور یہی وہ مقصد ہے جس سے آپ تفقہ فی الدین کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔ اس طرف آپ کی توجہ ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ حقوق العباد میں پھر بہت سارے دوسرے اعلیٰ اخلاق اور اخلاقی قدریں آجاتی ہیں۔ انکی تفصیل میں جتنا جائیں وہ آپ پر کھلتی چلی جائیں گی۔ ان کی تفصیل حاصل کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہی آپ کا کام ہوگا اور یہ حقیقی روح پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں ایک مثال بھی دی ہے۔ فرمایا کہ جس طرح شہد کی مکھی کام کرتی ہے اس طرح تم نے کام کرنا ہے۔ شہد کی مکھی اپنے چھتے اونچائی پر بناتی ہے۔ اب تو خیر ڈومیسٹک (domestic) طور پر بھی ہم مکھیاں پالنے لگ گئے ہیں اور ڈبوں کو نیچے بھی رکھ دیتے ہیں لیکن پھر بھی زمین سے اونچے ہی ہوتے ہیں۔ تو عموماً شہد کی مکھی اپنے چھتے اونچی جگہوں پر بناتی ہے جیسے پہاڑوں پر بنائے گی، درختوں پر بنائے گی، یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یہی ہم دیکھتے بھی ہیں۔ اس لئے آپ کی سوچیں بھی اونچی ہونی چاہئیں۔ آپ کے علم کی وسعتیں بھی اونچائی تک پہنچنی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ زمینی چیزوں پر انحصار ہو جائے بلکہ آپ کی آسمانوں کی طرف پرواز ہونی چاہیے۔ آپ کے ٹھکانے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونے چاہئیں نہ کہ زمینی لوگوں پر۔ تو شہد کی مکھی ہمیں ایک سبق بھی دیتی ہے کہ اونچی جگہوں پر اپنے ٹھکانے بنانے ہیں، اور سب سے اونچا ٹھکانہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس ٹھکانے کو پکڑ لیں تو کوئی دنیاوی ٹھکانہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ شہد کی مکھی مختلف پھلوں کے nectar سے شہد حاصل کرتی ہے۔ آپ کو بھی یہاں مختلف پھل پیش کئے جا رہے ہیں۔

اب قرآن کریم تمام قسم کی خوبیوں کا منبع ہے، ہر قسم کی تعلیمات کا منبع ہے، خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کا بہترین سبق اس میں موجود ہے۔ مذہبی رواداری قائم کرنے کا سبق بھی اس میں موجود ہے۔ ہر مذہب کا لحاظ اور اس کی عزت کرنے کا سبق اس میں موجود ہے تو اس کی تعلیم آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ پھر اس کی تشریح میں احادیث ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں، اس کی تعلیم آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ پھر فقہاء نے اس کی مختلف تشریحات کی ہیں، تو آپ فقہ پڑھ رہے ہیں اور اس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پھر ایک دوسرے کے مذہب کو جاننے کے لئے آپ موازنہ مذاہب کی تعلیم بھی یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ آپ یہاں پر عیسائیت کی تعلیم حاصل کریں گے، یہودیت کی تعلیم کو بھی دیکھیں گے، بدھ ازم کی تعلیم کو بھی دیکھیں گے، دوسرے مذاہب کو بھی دیکھیں گے، تاکہ آپ کو پتہ ہو کہ ان کی تعلیم کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ اگر کوئی مذہب اسلام پر اعتراض کرتا ہے تو اسکا آپ نے کس طرح جواب دینا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ دوسرے مذاہب کی برائیاں دوسروں کے سامنے بیان کریں، آپ کو چاہئے کہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات حاصل کرنے کے بعد آپ اسلام کی خوبیاں اور تعلیمات لوگوں کو بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان سب مضامین کا گہرائی سے مطالعہ بھی آپ کے لئے ضروری ہے۔ پھر یہ بھی کہ بعض خاص قسم کے شہد ہوتے ہیں جو ملکہ کے لئے تیار کئے جاتے ہیں، اس میں تخصص کی بات آگئی کہ جب آپ پڑھ کر نکلیں گے تو آپ میں سے بعض طلباء مختلف مضامین میں سپیشلائز بھی کریں گے۔ وہ ایسا خاص شہد ہے جو مختلف بیماریوں کا علاج کرے گا۔ تو اس مثال کو اگر آپ اپنے سامنے رکھیں تو ہمیں اس سے ایک عجیب سبق ملتا چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب چیز حاصل کرنے کے بعد پھر شہد کی مکھیوں نے کیا سبق دیا؟ فرمایا فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا (النحل:70) کہ اپنے رب کے راستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چلنے والے ہیں۔ یعنی قرآن اور حدیث اور مختلف مذاہب کا علم حاصل کرنے کے بعد ایک مبلغ اور مربی میں تکبر اور غرور پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ پھر عاجزی دکھائے اور ان راستوں پر چلے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ شہد کی مکھی کو شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ کہا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شہد کی مکھی لوگوں کے لئے شفاء اور صحت کا انتظام کر رہی ہے۔ تو آپ نے اپنے علم سے روح کی صحت کا انتظام کرنا ہے۔ روحانی شفاء ہمارے مبلغین کے ذریعہ سے ملنی چاہئے۔ یہ مطمح نظر ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پس یہ چیزیں اگر سامنے رکھیں گے تو دیکھیں پھر دنیا آپ کی طرف کس طرح کھنچی چلی آتی ہے۔ آپ کے مقاصد میں کس قدر کامیابی ہوتی ہے دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا کس طرح پتہ چلتا ہے۔ چاہے وہ جرمنی کے رہنے والے لڑکے ہیں جو یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یا بیلجیئم سے آئے ہوئے لڑکے ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا فرانس سے آئے ہوئے بچے ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یا ہالینڈ کے لڑکے ہیں جو مبلغ بن کر نکلیں گے انشاء اللہ، اور وہاں جا کر تبلیغ کریں گے، ہر ایک اپنے اپنے علاقے میں جا کے ایک روح کی شفا کا انتظام کر رہا ہو۔ پس آپ وہ شفاء بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک علم حاصل کرنے کا تعلق ہے تو میں کئی دفعہ مثالیں بیان کر چکا ہوں کہ غیر از جماعت مولوی بھی بڑے بڑے عالم ہیں۔ کئی لمبے لمبے حوالے ان کو یاد ہیں۔ احادیث کی کتابوں کی کتابیں انہیں زبانی یاد ہیں۔ قرآن کریم کی آیتیں انہیں یاد ہیں۔ نمبر دے کے حوالے بھی دے دیتے ہیں لیکن چونکہ زمانہ کے امام سے انکی تربیت نہیں ہے، اس لئے ایک تو ان آیات اور احادیث کو صحیح طرح سمجھ نہیں سکتے دوسرا یہ علم ان میں تکبر پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ تکبر ان کو آسمانوں کی طرف لے جانے کے بجائے زمین کی گہرائیوں کی طرف لے جاتا چلا جاتا ہے اور وہ دنیا کی طرف جھکنے والے بن جاتے ہیں۔ ان کی جھوٹی انانیت اور جھوٹی عزتیں ان کو وہ روحانی مقام نہیں دلاتیں جو ایک صحیح حقیقی مبلغ اور عالم دین کو ہونا چاہئے۔ پس یہ چیز اگر آپ سامنے رکھیں تو آپ اس سے مزید عبرت حاصل کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس دوبارہ یہی بات کہوں گا کہ اگر مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے لئے آپ لوگوں نے جنہوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا ہے، حقیقی مددگار بننا ہے تو پھر اس ادارے میں رہ کر اپنے تعلیمی معیاروں کو بھی بلند کرتے چلے جائیں اور اپنے اخلاقی معیاروں کو بھی بلند کرتے چلے جائیں۔ اپنی ہر قسم کی عادات کو ایسا بنائیں جو ایک انتہائی بااخلاق انسان میں ہوسکتی ہیں۔ تاکہ اس علاقہ میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جو چھوٹا سا شہر ہے جس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی 22 ہزار کی آبادی ہے۔ آپ سب تو یہاں ایشین ہی ہیں۔ ایک آدھ ہی سٹوڈنٹ ہے جو کسی یورپ کے ملک کا رہنے والا ہے اور وہاں کا مقامی باشندہ ہے۔ آپ لوگ بے شک یہاں پڑھے لکھے ہیں اور یہاں پیدا ہوئے ہیں لیکن شکل و صورت آپ کی ایشین ہی ہے۔ تو اس شہر میں جب آپ باہر نکلیں تو آپ کو دیکھ کر یہ لوگ ڈر نہ جائیں کہ سو ڈیڑھ سو لڑکا اس چھوٹے سے شہر میں کہاں سے آگیا ہے؟ کہیں یہ طالبان قسم کی چیز نہ ہوں؟ کہیں کوئی شدت پسند نہ ہوں؟ دہشت گرد نہ ہوں؟ ان کی داڑھیاں ان کی ٹوپیاں ان کے لباس عجیب قسم کا تأثر پیش کر رہے ہیں۔ چھوٹے شہر میں بڑی جلدی مشہوری ہو جاتی ہے اس لئے اس شہر میں جب آپ اپنے نمونے دکھائیں گے، اپنے اخلاق دکھائیں گے، دکانوں پہ جائیں گے، بازار میں پھریں گے، سڑکوں پہ جاتے ہوئے لوگوں کو سلام کریں گے، خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور آپ کے چہروں پر نرمی ہوگی تو یہ شہر خود بخود آپ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ اور پھر یہی عمل جو ہے اس علاقے میں آپ کی پہچان بن جائے گا۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا ذریعہ بن جائیگا۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ایسا نہیں کہ جامعہ میں سات سال پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد ہی آپ نے میدان عمل میں جانا ہے بلکہ آپ کا میدانِ عمل ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ اس شہر کی بائیس ہزار کی آبادی آپ کی طرف دیکھ رہی ہے کہ کیا جماعت احمدیہ جو کہتی ہے وہ کرتی بھی ہے یا نہیں؟ اور اس کی صحیح تصویر کشی آپ کے عمل سے، آپ کے اٹھنے بیٹھنے سے، آپ کے رکھ رکھاؤ سے، آپ کی باتیں کرنے سے، شہر میں پھرنے سے بازاروں میں جانے سے ہوگی۔ اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس شہر میں آپ مبلغ بن چکے ہیں چاہے آپ درجہ ممہدہ میں ہیں، یا درجہ اولیٰ میں ہیں، یا درجہ ثانیہ میں ہیں یا درجہ خامسہ میں۔ آپ اس شہر کے مربی بھی ہیں، آپ اس شہر اور اس ملک میں اسلام کے سفیر بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خالص ہو کر تعلیم کی طرف توجہ دیں اور کسی بھی قسم کا ایسا اظہار آپ سے نہ ہو جو جماعت کی بدنامی کا باعث بننے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ ان تمام باتوں پر عمل کرنے والے ہوں اور حقیقی رنگ میں مبلغ اور مربی بن کے یہاں اسلام کی روشنی کو پھیلانے والے ہوں، آمین! اب دعا کرلیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

✿......قونصل جنرل امریکن قونصلیٹ فرینکفرٹ Mr. Kevin Milas بھی اس افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس تقریب کے بعد موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

ابتدائی تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سال جون 2012ء میں امریکہ کا دورہ کیا تھا اور Capitol Hill میں ایڈریس کیا تھا۔ تیس کانگریس مین شامل ہوئے تھے اور دوسرے مہمان بھی تھے۔ وہاں مختلف امور پر ان لوگوں سے بات ہوئی تھی۔

موصوف نے بتایا کہ وہ افغانستان، قازقستان اور ترکی میں کام کر چکے ہیں۔ افغانستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا: مَیں دعا ہی کر سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہاں تبدیلی لائے۔

افغانستان میں سکول کھولنے اور دوسرے رفاہی کاموں کے حوالے سے ذکر ہوا تو حضور انور نے فرمایا کہ آپ وہاں NGO's آرگنائز کر سکتے ہیں۔ NGO's کے ساتھ لوگ کام کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ حکومت کی نسبت زیادہ pay کر رہی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اصل بات یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں میں اعتماد پیدا کریں تاکہ وہ خود کام کریں اور دوسروں پر ان کا انحصار کم ہو۔

موصوف امریکن قونصل جنرل کے ساتھ ان کی

جرمن پولیٹیکل Ana بھی آئی تھیں۔اس خاتون نے بتایا کہ احمدیہ کمیونٹی بڑی باوقار کمیونٹی ہے۔ان کی معاشرہ میں بہت بڑی عزت ہے۔اور دوسری مسلمان کمیونٹیز سے زیادہ آرگنائزڈ ہے۔آپ کی تعداد اگرچہ کم ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ آپ کی عزت ہے۔

موصوف قونصل جنرل کے دریافت کرنے پر حضور انور نے فرمایا کہ دو دن بعد 19/دسمبر کو جرمنی سے لندن کے لئے واپسی ہے۔

آخر پر موصوف نے کہا کہ حضور انور سے ملاقات کرنا میرے لئے بڑا اچھا موقع ہے۔

قونصل جنرل کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات قریباً ایک بجے تک جاری رہی۔

...... بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائننگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے جملہ مہمانوں، جماعتی عہدیداران اور طلباء جامعہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں میڈیا کے نمائندگان نے حضور انور سے ملاقات کی اور پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے میڈیا کے نمائندگان کی ملاقات اور پریس کانفرنس

پریس کانفرنس کے آغاز میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے اپنا تعارف کروایا۔

......ایک نمائندہ نے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا جرمن ترجمہ نہیں سن سکے تھے کہا کہ مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اردو زبان میں خطاب کی سمجھ نہیں آئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ ان تمام مہمانوں کے لئے جن کا تعلق احمدیہ جماعت سے نہیں ہے مَیں نے سب سے پہلے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس پروگرام میں تشریف لائے اور پھر میں نے طلباء سے خطاب کیا۔اور ان کو نصیحت کی کہ وہ یہاں اسلامی تعلیمات سیکھ رہے ہیں، نہ صرف اسلامی تعلیمات بلکہ دیگر مذاہب کی تعلیمات بھی اور ان کے موازنہ کا علم بھی حاصل کر رہے ہیں۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اس پر عمل درآمد کروانا ہے۔مگر عملدرآمد کروانے سے پہلے اس تعلیم کا خوبصورت نمونہ اپنے آپ میں پیش کریں تا کہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو کہ صحیح اسلامی تعلیمات کیا ہیں۔یہ میری تقریر کا خلاصہ تھا۔

......پھر نمائندہ نے سوال کیا کہ مسلمانوں میں سے وہ کونسی بنیادی باتیں ہیں جو آپ کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی بنیادی مذہبی تعلیمات کسی طرح بھی مختلف نہیں۔اسلام صرف ایک خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھتا ہے۔اسلام کہتا ہے کہ تمہارا مقدس کتاب یعنی قرآن پر مضبوط ایمان ہونا چاہئے۔اسلام کہتا ہے کہ تمہیں گزشتہ تمام انبیاء پر پختہ ایمان لانا چاہئے۔اسلام کہتا ہے کہ تمہیں گزشتہ انبیاء کی مقدس کتابوں پر بھی ایمان لانا چاہئے۔اسلام کہتا ہے کہ تم تمام مذاہب کا احترام کرو۔اور اسلام کہتا ہے کہ تم معاشرہ میں بھائی چارہ، محبت اور امن کو فروغ دو۔یہ سب کچھ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔اور ہمیں احادیثِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انہی باتوں کا حکم ملتا ہے۔تو یہ ہمارے اعتقادات ہیں اور ہم ان پر ہی عمل کرتے ہیں۔لیکن آپ دیکھیں گے کہ بعض مسلمانوں کے فرقے ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح ہمارا یہ دعوی ہے کہ بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق چودہ سو سال کے بعد (سالوں کی اتنی تعداد کہیں لکھی ہوئی نہیں ملتی لیکن مختلف علامات کے ذریعہ سالوں کا حساب لگائیں تو چودہ سو سال ہی بنتے ہیں) مسلمان اسلام کی صحیح تعلیمات کو بھول چکے ہوں گے اور پھر اس وقت مسلمانوں اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ایک موعود مصلح آئے گا جس کا ٹائٹل مسیح موعود اور امام مہدی ہوگا۔چنانچہ جب وہ آئے گا تو صحیح اسلام کی تعلیم پیش کرے گا اور قرآنی تعلیمات کی صحیح تفسیر کرے گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ آئے تو اس کو قبول کرنا، اس کی اطاعت کرنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا۔اور ہم احمدیوں کا ایمان ہے کہ وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل میں آچکا ہے اور ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے 1889ء میں جماعت کی بنیاد رکھی اور 1908ء میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہے۔اور ہم اسلام کی ان صحیح تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائیں۔اور ان کے آنے کے مقصد کو میں نے اپنی تقریر میں بھی بیان کیا تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ تمام دنیا کو قریب کرنے کے لئے آئے ہیں۔یعنی آپ اس لئے تشریف لائے کہ تمام انسان ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ آپ کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر دیں۔کیونکہ یہ وقت مذہبی جنگوں کا نہیں ہے۔کوئی مذہب بھی اسلام کے خلاف جنگ نہیں کر رہا۔

......ایک نمائندہ نے کہا کہ مَیں نے باہر ایک جملہ پڑھا تھا جو مجھے بہت قابل توجہ لگا Love for All Haterd for None یہ جملہ تو بہت سادہ ہے۔کیا آپ اس جملہ کی اپنی زبان سے تشریح بیان کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اندر کسی کے لئے دشمنی، حسد، نفرت نہیں ہے۔لوگوں کی رائے میں اختلاف تو ہوسکتا ہے لیکن اس سے تمہارے دل میں نفرت پیدا نہیں ہونی چاہئے۔انسان ہونے کے ناطے آپ کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے اور آپ کو تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

......اخبار روزنامہ جنگ کے ایک نمائندہ نے کہا کہ میرا سوال جامعہ کے متعلق ہے۔کیا یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہوگا؟ یا جرمن حکومت یا کسی اور ادارہ کی طرف سے مدد مہیا کی جائے گی؟

حضور انور نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے میرا خطاب توجہ سے سنا ہو تو میں نے بیان کیا تھا کہ ہم باہر سے کسی قسم کی مدد نہیں لیتے۔ہمارے پاس تیل کی دولت نہیں ہے۔ہمارے بڑے بڑے کاروبار نہیں ہیں جہاں سے ہم اپنے مشن چلانے کے لئے بڑی رقم حاصل کرسکیں۔میں نے کہا تھا کہ جماعت احمدیہ اپنے تمام کام قربانیوں کے ذریعہ پورے کرتی ہے۔ہماری مسجدیں جماعت احمدیہ کی قربانیوں سے تعمیر کی جارہی ہیں۔اسی طرح مختلف مشنز اور یہ جامعہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔بہت بڑی رقم خرچ کی گئی ہے۔مجھے یہ کہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا افضل ہے کہ اس طرح کے بہت بڑے بڑے پروجیکٹ مکمل کئے جارہے ہیں۔ہم احمدی حکومتی اداروں یا تنظیموں کی طرف سے خرچ کی جانے والی رقم کا دسواں حصہ خرچ کرکے ایسے پراجیکٹس مکمل کرتے ہیں۔چنانچہ یہ سارا جامعہ جرمن احمدیوں کی مالی قربانیوں سے پرائیویٹ طور پر مکمل کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک penny بھی جرمنی کے باہر سے نہیں لی گئی۔

......نمائندہ نے کہا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جرمن یونیورسٹیوں میں اسلامی تعلیم سکھانے کے ادارے بنانے کا رواج چل پڑا ہے۔دو سال پہلے بھی اسی قسم کا ادارہ قائم کیا گیا تھا اس کا بھی تقریباً یہی نام تھا یعنی 'اسلامی تعلیمات'۔ ان اداروں کے ہوتے ہوئے آپ کو ایک الگ ادارہ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

حضور انور نے فرمایا: یہ وہی نام نہیں ہے بلکہ ہمارے ادارے کا نام 'جامعہ احمدیہ' ہے۔نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے پہلے ایک نمائندہ کے سوال میں اس کا جواب دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ مسلمانوں میں اسلام کی صحیح تعلیمات نہیں رہیں گی۔چنانچہ اس وقت مسیح موعود اور امام مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ اسلام کی درست اور صحیح تعلیمات دے گا۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا اور آپ علیہ السلام نے اسلام کا احیاءِ نو کیا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات پیش کیں۔چنانچہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں دی جانی والی تعلیمات اور تفاصیل ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق درست اور صحیح ہیں۔جبکہ دوسرے اداروں میں ہم اس طرح کی تعلیمات حاصل نہیں کر سکتے۔دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے جامعہ کا نصاب بہت متنوع قسم کا ہے۔ہم قرآن کریم، حدیث، موازنہ مذاہب اور مختلف مذاہب کی تاریخ اور دنیا کی تاریخ بھی پڑھاتے ہیں۔میں نہیں جانتا کہ ان اداروں میں کیا پڑھایا جاتا ہے۔بعض دفعہ ان کی طرف سے کی جانے والی تفسیر قرآن کریم کی اصل تفسیر سے ہٹ کر ہوتی ہے۔مثلاً آج کل کا ایک اہم موضوع جہاد ہے۔ہم کہتے ہیں کہ جہاد کا نام اس لئے دیا گیا کہ غیر مسلم اسلام پر حملے کر رہے تھے تا کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے روک دیں۔ان حملوں اور مظالم کے نتیجہ میں مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد عمائدینِ مکہ کی طرف ہی سے مسلمانوں کے خلاف پہلی جنگ کی گئی۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب تمہیں دفاع کرنا چاہئے اور قرآن کریم کی سورۃ حج کی آیت 42-41 میں اس کا ذکر ہے۔ان آیات میں اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے اپنے دفاع کی اجازت دی جارہی ہے کہ تم پر ظلم کیا گیا ہے اور محض اس وجہ سے کہ انہیں گھروں سے باہر نکالا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت اس لئے بھی دی کہ اب اگر دفاع نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کر دیئے جاتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ کسی راہب خانے یا چرچ یا عبادت گاہ کے خلاف جہاد کرو بلکہ صرف اسلام کے محبت، امن، رواداری کے پیغام کو پھیلانے کے لئے جہاد کرو اور یہ جہاد تبلیغ کا جہاد ہے اور یہی ہماری تفسیر ہے۔اسی لئے آج ہم کہتے ہیں کہ کوئی بھی مذہبی گروپ خواہ عیسائی ہو، خواہ یہودی ہو اسلام سے جنگ نہیں کر رہا بلکہ ان کی جنگیں کم و بیش سیاسی جنگیں ہیں۔اور پھر ہر ملک کو دفاع کا حق ہے۔لیکن یہ نہیں کہ طالبان یا القاعدہ کی قسم کے گروپ تشکیل دے کر جنگ کی جائے۔اور پھر جنگ بھی کس کے خلاف؟ مسلمانوں ہی کے خلاف؟ مثلاً پاکستان میں جہاں مسلمان مسلمان کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔دوسرے ممالک میں بھی آپ کسی اسلامی گروپ کو کسی عیسائی یا یہودی گروپ کے خلاف لڑتے ہوئے نہیں پائیں گے سوائے اس کے جو فلسطین اور اسرائیل میں ہو رہا ہے۔ابھی حال ہی میں مَیں نے یورپین پارلیمنٹ میں تقریر کی ہے جہاں میں نے کہا کہ یورپین حکومت کو اسرائیل اور فلسطین کی جنگ میں کردار ادا کرنا چاہئے اور انصاف سے کام لینا چاہئے۔ اس میں دوہرا معیار نہیں ہونا چاہئے۔لیکن اسرائیل کی طرف سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ مذہبی جنگ نہیں ہے۔نہ ہی کبھی حماس یا کسی دوسرے گروپ نے اسے مذہبی جنگ کہا ہے۔معاملہ یہ ہے کہ اسرائیلی فلسطینیوں کی زمین پر قبضہ کر رہے ہیں اور فلسطینی اس کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ جہاد ہماری تفسیر کے مطابق جہاد کبیر ہے جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔اور وہ یہ ہے کہ مقدس کتاب یعنی قرآن کریم کی مدد سے تبلیغ کی جائے اور اسلام کے پیغام کو جو کہ محبت، امن کا پیغام ہے پھیلایا جائے۔اور انسانیت کو اپنے خالق کے قریب لایا جائے۔

......ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا یہ جامعہ ہر ایک کے لئے اور ہر مسلمان کے لئے کھلا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر اس شخص کے لئے جو اس ادارے کے تمام قواعد وضوابط پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو اس کا خیر مقدم کیا جاسکتا ہے۔لیکن اس کو وہی پڑھنا ہوگا جو ہم یہاں پڑھاتے ہیں۔خواہ وہ اس کے اپنے اعتقاد یا نظریہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ہم اس کو قبول کریں گے بشرطیکہ وہ اس ادارہ کے قواعد و ضوابط پر عمل کرے۔اگر آپ کسی بھی ایسے شخص کو لائیں جو دستخط کرے اور یہ کہے اگرچہ میں غیر احمدی ہوں مگر میں اس ادارے کے قواعد وضوابط پر عمل کروں گا تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔مَیں آپ کو اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں۔

......اس پریس کانفرنس کے آخر میں علاقہ کے میئر نے کہا: آپ کی آمد کا بہت بہت شکریہ۔آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔اور ہمیں امید ہے وقتاً فوقتاً ہمیں ملاقات کا موقعہ دیتے رہیں گے۔ہم آپ کی کامیابی کے لئے بھی دعا گو ہیں۔اور یہاں پڑھنے والے طلبہ کی کامیابی کے لئے بھی دعا گو ہیں۔ایک بار پھر بہت بہت شکریہ۔

میئر نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی میئر کا شکریہ ادا کیا۔

......اس پریس کانفرنس کے اختتام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ کے طلباء نے کلاس وائز اور اساتذہ و کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام طلباء، اساتذہ کرام اور کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور اخروٹ کا ایک پودا لگایا اور اسے پانی دیا۔

اس کے بعد یہاں سے دو بج کر پانچ منٹ پر فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

آج نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا پروگرام ''مسجد نور'' میں تھا۔روانگی کے وقت تمام طلباء جامعہ، اساتذہ، کارکنان

اوراحباب نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو الوداع کہا۔

مسجد نور فرینکفرٹ کی طرف آتے ہوئے راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

تین بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز کی مسجد نور فرینکفرٹ تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے بیت السبوح کے لئے روانہ ہوئے۔

مسجد نور فرینکفرٹ

مسجد نور فرینکفرٹ جرمنی میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد ہے جو 1959ء میں تعمیر ہوئی۔ اس سے قبل 1955ء میں 'مسجد فضل عمر' ہیمبرگ کی تعمیر ہوئی تھی۔

جب فرینکفرٹ میں مسجد نور کی تعمیر ہوئی اس وقت یہاں احمدی احباب کی تعداد صرف دو تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرینکفرٹ ریجن میں احمدی احباب کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

مسجد نور سے بیت السبوح کا فاصلہ 28 کلومیٹر ہے۔ مسجد نور سے روانہ ہو کر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 30 فیملیز کے 103 افراد اور 40 احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 143 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے پہنچے تھے۔

Hanau, Seligenstadt, Freiburg, Ludenscheid, Raunheim, Boblingen, Kassel,Wittlich, Balingen, Wiesbaden, Stuttgart, Reutlingen, Wurzburg, DA-Griesheim, Mannheim, Herborn, Oberursel, Offenbach, FFM-Zeilsheim, Frankfurt,Dreieich, Gross-Umstadt, Mainz, Soest, Nidda, Iserlohn, Waldshut, Pfungstadt, Gaggenau, Regensburg, Bensheim, Pforzheim, Eich-Worms, Hof, Freinsheim, Trier.

اس کے علاوہ آسٹریلیا سے آئی ہوئی ایک فیملی نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

تقریب آمین میں شامل ہونے والے خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں؛

1۔عزیزم دانیال خان 2۔عزیزم ہشام طارق 3۔عزیزم دانش آہل طارق 4۔عزیزم عفان احمد 5۔عزیزم اصفان احمد 6۔عزیزم فرید احمد 7۔عزیزم معزالدین 8۔عزیزم حماد احمد 9۔عزیزم یاشا احمد 10۔عزیزم نوید احمد 11۔عزیزم ثمر اکرم 12۔ عزیزم منیب ہود احمد 13۔عزیزہ میرب علینا بھٹی 14۔عزیزہ سبائنا ملک 15۔عزیزہ رمشہ صبا 16۔ عزیزہ صباحت طارق 17۔ عزیزہ ملائیکہ یاسر ریاض 18۔عزیزہ ماریہ چیمہ 19۔عزیزہ ثانیہ ظفر 20۔عزیزہ ماہ نور عثمان بھٹی 21۔عزیزہ باسمہ افضل 22۔عزیزہ لیزا اختر 23۔عزیزہ ماریہ مظفر 24۔عزیزہ باسمہ احمد 25۔عزیزہ دانیہ احمدیہ 26۔عزیزہ نورم حمید 27۔عزیزہ عالیہ کھوکر 28۔عزیزہ رابعہ منظور 29۔عزیزہ علینہ کھوکھر۔

یہ بچے جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے:

Erfelden, Russelsheim, Wiesbaden, Ginnheim FF/City, Russelheim West, Reichelsheim, Gross Grau West, Langen, Noor Mosque FF/City, Waiblingen, Rudesheim, Walldorf, Baitus Sabuh, Nord West Stadt, Nied, Frankthal, Eschersheim, Lauterborn, Morfelden, Nied FF/City, Dreieich, Kreinstein West, Ginnheim

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ایک ایمان افروز واقعہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 دسمبر 2009ء میں جب جامعہ احمدیہ کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا تھا اس وقت اس علاقہ کے فرسٹ کاؤنٹی کونسلر Mr Thomas Will بھی سنگِ بنیاد کی اس تقریب میں شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس افتتاحی تقریب میں اپنے خطاب میں موصوف Mr Thomas Will کا نام بطور 'کمشنر' کے لیا تھا۔ اور خطاب میں انہیں کمشنر کہہ کر ہی مخاطب فرمایا جبکہ اس وقت ان کے پاس کمشنر کا عہدہ نہ تھا بلکہ موصوف بطور فرسٹ کاؤنٹی کاؤنسلر کام کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لبِ مبارک سے نکلی ہوئی یہ بات پوری فرمادی۔ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کمشنر بن جائیں گے۔ جب 2010ء میں ضلع گراس گراؤ میں انتخابات ہوئے اور Thomas Will صاحب کاؤنٹی کمشنر (County Commissioner) کے الیکشن میں کھڑے ہوئے تو 59 فیصد ووٹ لے کر جیت گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ان کے حق میں پورے فرمائے۔ یہ دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی خلیفۃ المسیح کے بابرکت وجود سے فیض پا رہے ہیں۔ موصوف اس وقت بھی کاؤنٹی کمشنر (County Commissioner) کے عہدہ پر فائز ہیں۔

مہمانوں کے تأثرات

جامعہ احمدیہ جرمنی کی افتتاحی تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب پر بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اسی طرح جرمنی کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بھی اس تقریب کی کوریج کی۔

✿...... ورنر آمنڈ (Werner Amend) رائیڈ شٹڈ کے میئر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہیں تقریب بہت پسند آئی۔ بہت عمدہ انتظام تھا۔ خلیفہ نے جو تقریر کی وہ کوئی لکھی ہوئی تقریر نہ تھی بلکہ ان کے دلی خیالات تھے۔ ان کا طلباء کو یہ کہنا کہ وہ تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور لوگوں کے سامنے عملی نمونہ رکھیں بہت ضروری اور مثبت بات ہے۔ ایک مذہبی تنظیم کے سربراہ ہونے کے باوجود بہت پریکٹیکل انسان ہیں۔

✿...... وولف والتھر (Wolf Walther) جرمن اسلام کانفرنس کے سیکریٹری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ تقریب کی تنظیم، جامعہ کی عمارت، خلیفہ کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے تین طلباء سے بھی بعد میں بات چیت کی۔ انہیں یہ بات بھی بہت پسند آئی کہ مقامی میئر اور اہم جرمن مہمانوں کو مدعو کیا اور خوشی کے اس موقع پر شامل کیا گیا۔

خلیفہ کی ہدایات بہت اہم اور ضروری تھیں۔ حضور کی طلباء کو ایک ہدایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: چونکہ طلباء عمومی آبادی سے مختلف نظر آنے والے اور الگ لباس میں ہوں گے، اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ دوستانہ رویہ رکھیں اور کھلے دل سے ملنے والے ہوں۔ اس سے خوف کم کرنے اور تعصّبات سے بچنے کا موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ بولنے اور معلومات کے تبادلہ سے ہی ایسا ممکن ہے۔ اس لئے خلیفہ کی اس بارہ میں ہدایات بہت اہم ہیں۔ میں خلیفہ کی شخصیت سے بھی متاثر ہوا ہوں۔

✿...... امریکی قونصل جنرل کیون میلاس (Kevin Milas) کا کہنا ہے کہ مَیں خلیفہ اور ان کی تقریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میرے لئے ان سے ملنا عزت افزائی کی بات ہے۔

✿...... ایک جرنلسٹ ہاناک (Hanack) کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں تقریب بہت باوقار تھی اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ آپ کے عالمی سربراہ کی تقریر میرے نزدیک بہت پُر مغز اور مناسب تھی۔ ان کے زندگی بخش الفاظ جو کہ بنیادی اخلاقیات تک محدود نہیں تھے، مجھ پر گہرا اثر چھوڑ گئے کیونکہ انہوں نے ٹھوس طریق پر طلباء کے مقامی آبادی کے ساتھ سلوک کا ذکر کیا۔

پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا میں کوریج

✿......جامعہ احمدیہ کے افتتاح کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں بھرپور کوریج ملی۔ درج ذیل ٹی وی چینلز، ریڈیو چینلز اور اخبارات نے افتتاحی تقریب کو کوریج دی:

T.V channels:

1. hr-fernsehen (t.v channel)
2. RTL-Hessen (t.v channel)
3. ZDF
4. Sat.1

Radio:

1. Deutsche Radio
2. Deutsche Welle

Newspapers:

1. Nh24
2. Die Tageszeitung
3. Die Welt
4. Kipa (Catholic international press)
5. Frankfurter Neue Presse
6. Gießener Allgemeine
7. BILD
8. Groß-Gerauer Echo
9. Ried Echo
10. Riedinformation

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم رانا سلیم احمد صاحب آف سانگھڑ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 19؍جنوری 2010ء میں مکرم ابن کریم صاحب کے قلم سے مکرم رانا سلیم احمد صاحب شہید آف سانگھڑ کا مختصر ذکرخیر شامل ہے۔

مکرم رانا سلیم احمد صاحب کو خدام الاحمدیہ میں بطور قائد ضلع اور پھر قائد علاقہ خدمت کرنے کا موقع ملا۔ جماعتی طور پر نائب امیر ضلع رہے اور انصاراللہ میں بھی ضلعی سطح پر خدمت کی سعادت عطا ہوتی رہی۔

نمازِ مغرب کی امامت کروانے کے بعد آپ مسجد کا دروازہ بند کر رہے تھے کہ کسی بدبخت نے آپ کی ناک اور پیشانی پر فائر کرکے آپ کو شہید کردیا۔

آپ کی شہادت سے صرف ایک سال قبل مکرم ڈاکٹر پاشا صاحب کو بھی سانگھڑ میں بڑی بیدردی کے ساتھ شہید کردیا گیا تھا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کے گھر سے قریب ہی مکرم رانا صاحب کا گھر اور کلینک تھا اور وہیں سے گزر کر مکرم رانا صاحب اور دوسرے احمدی نماز کے لئے مسجد میں جاتے ہیں گویا اس راستے کو روزانہ پانچ وقت دیکھتے تھے مگر ان کے ایمان میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ اپنے پیش رو کی قربان گاہ کو دیکھتے اور توحید کی خاطر پنجوقتہ نماز باجماعت کو اپنے اوپر لازم رکھتے۔

رانا سلیم صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے بڑے عہدے اور مناصب ملے مگر عاجزی اور انکساری اور اپنے کام سے دلی وابستگی قائم رکھی۔ مکرم امیر صاحب ضلع کا کہنا ہے کہ وہ جماعتی کاموں میں میرے سلطان نصیر تھے۔ مرکز سے کوئی ہدایت آتی تو خاکسار انہیں بتاکر پھر بے فکر ہوجاتا کہ رانا صاحب کے ذمہ جو کام لگایا ہے ناممکن ہے کہ وہ مکمل نہ ہو۔ بڑی ہی محنت سے کام مکمل کرکے مجھے رپورٹ دیتے۔ اپنے ساتھیوں کی تربیت اس طرح کرتے کہ آئندہ جماعتی ذمہ داریوں کو وہ بھی احسن انداز میں سنبھال سکیں اور دین کے کام میں کوئی خلا پیدا نہ ہو۔

مکرم فضل الٰہی شاہد صاحب (سابق مربی ضلع سانگھڑ) بیان کرتے ہیں کہ مکرم رانا سلیم صاحب علمی لحاظ سے تو ایک بہت بڑا مقام رکھتے تھے مگر غریب پروری اور درپردہ غریب پروری میں بھی ایک نمایاں حیثیت آپ کو حاصل رہی۔ بہت سارے غریب بچوں کی فیسیں معاف تھیں اور درپردہ غریبوں کی اعانت بھی کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کو جیل حکام نے یہ بتایا کہ بہت سارے ایسے قیدی ہیں جن کا کوئی والی وارث نہیں ہے کئی کئی سال سے وہ ناحق جیل کاٹ رہے ہیں تو آپ نے اُن اسیروں کی رہائی کے لئے کوشش کی، خود اخراجات برداشت کئے اور ان کی آزادی کے سامان بہم پہنچائے۔

ایک لمبا عرصہ وہاں بطور معلّم خدمت کرنے والے مبشر احمد صاحب رند بیان کرتے ہیں کہ رانا صاحب میں دین کی خدمت کا جذبہ اس قدر دیوانگی کی حد کو پہنچا ہوا تھا کہ اکثر و بیشتر مرکزی ڈاک ملتے ہی وہ خود یہ ڈاک لے کر مجالس میں جاتے۔ اگر کہا جاتا کہ کسی آتے جاتے کے ہاتھ بھیج دیا کریں تو کہتے کہ مرکز کے حکم کی تعمیل میں جو لذّت اور برکت ہے وہ حاصل کرنے آتا ہوں اور دوسرے فوائد یہ ہیں کہ ذاتی طور پر خدام واطفال اور انتظامیہ سے رابطہ بھی ہوجاتا ہے اور اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ کے نشان بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ آپ کو جماعتی کام کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ایک روز آکر بڑی خوشی سے بتایا کہ خدا سے گاڑی مانگی تھی سو اس نے آج دیدی ہے، میں نے کہا سب سے پہلے اس پر جماعتی کام کروں۔ اور آپ بھی جب چاہیں اور جدھر چاہیں ہم تبلیغ کے لئے نکلا کریں گے۔

معلم صاحب فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ مختلف جماعتوں میں رہتے ہوئے یہ بات بھی نوٹ کی کہ علی الصبح ہی موٹر سائیکل پر دُور دُور کی جماعتوں میں آپ تشریف لا رہے ہوتے۔ جلدی جلدی مرکزی ڈاک دے کر قائدین اور ناظمین کو مل کر ضروری ہدایات دے کر واپس چلے جاتے کہ اب سکول کا وقت ہو رہا ہے۔ نہ کسی کھانے پینے کی پرواہ اور غرض اور نہ ہی آرام کی طرف دھیان۔ غرضیکہ بڑی ہی خوبیوں کے مالک تھے۔

وہ راہ حق کا مسافر باطنی خوبیوں سے تو مالامال تھا ہی ظاہری لحاظ سے بھی خدا نے بڑی ہی وجاہت اور صحت عطا کی تھی۔ دیکھنے میں واقعی غضنفر لگتے تھے۔ آخر پر اپنے دو تازہ اشعار شہید مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہوں۔

یہ عزت یہ جان و متاع چیز کیا
سبھی کچھ ہی اس پر لٹائیں گے ہم
کیا ہے صدی کا جو عہدِ وفا
جو خون بھی بہا کر نبھائیں گے ہم

مکرم مبارک احمد ندیم صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 29؍جنوری 2010ء میں مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد نے اپنے بھائی مکرم مبارک احمد ندیم صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم مبارک احمد ندیم صاحب 23 دسمبر 2005ء کو لمبی علالت کے بعد میرپورخاص میں وفات پاگئے۔ ان سے 10 دن قبل میری والدہ محترمہ بھی وفات پاگئی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت دونوں مرحومین کی نمازہ جنازہ غائب جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر پڑھائی۔

مکرم مبارک ندیم صاحب اگرچہ پیشہ کے لحاظ سے ایک بینکر تھے اور اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے لیکن آپ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ MTA پر حضور انور کی آواز سن کر انہوں نے جو نظم کہی، اُس کا ایک شعر ہے:

ہر روز ہوا کے دوش پہ آواز جو ان کی آتی ہے
کچھ درد کا درماں ہوتا ہے کچھ روح کا ساماں ہوتا ہے

مرحوم نے ابتدائی تعلیم ڈینی سرفارم ضلع میرپورخاص میں حاصل کی اور پھر کچھ عرصہ ربوہ میں تعلیم حاصل کی جہاں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ہم جماعت ہونے کا شرف ملا۔ آپ اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ حضور کے بچپن کے زمانہ میں بھی ان کا یہی خیال تھا کہ آپ ضرور بڑے آدمی بنیں گے۔

راقم الحروف نے جب تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیرآباد میں ملازمت شروع کی تو مرحوم نے یہاں داخلہ لے لیا اور فرسٹ ڈویژن میں نہ صرف میٹرک پاس کیا بلکہ سکول بھر میں اول رہا۔ پھر کنزی کامرس بینک میں ملازم ہوا جو بعد میں یونائیٹڈ بینک میں ضم ہوگیا۔ اگرچہ مبارک احمد ٹائپسٹ کی حیثیت سے ملازم ہوا تھا اور اپنے پیشہ سے وفا اور لگن ایسی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی عنایات سے وہ جلد جلد منزلیں طے کرتا گیا اور AVP کے عہدہ تک ترقی پائی۔

احمدیت اور خلافت سے گہرا عشق تھا۔ جہاں بھی رہے سب سے پہلے MTA لگوایا اور ایسے وقتوں میں جب MTA خال خال تھا ان کے گھر شمع خلافت کے پروانے جمع ہوتے تھے۔ دونوں میاں بیوی آنے والوں کی ضیافت بھی خوشی سے کرتے۔

اشکوں کا ہماری پلکوں پر ہر رات چراغاں ہوتا ہے
جذبات کے دھاروں میں بہتا اک پیار کا طوفاں ہوتا ہے
اک آس لگائے بیٹھے ہیں آخر تو وہ آ ہی جائیں گے
امید سے آنکھیں روشن ہیں اور دل میں چراغاں ہوتا ہے

اچھا شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ آواز بھی بہت ہی اچھی پائی تھی۔ جلسوں اور اجتماعات پر جب نظم پڑھتے تو اک سماں بندھ جاتا تھا اور وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی تھی۔ مرحوم نے اپنی خداداد بصیرت سے مستقبل کی فتوحات کو محسوس کرکے اپنی ایک نظم میں لکھا

پیام مہدی دوراں کے چشمے پھوٹ نکلے ہیں
ہواؤں اور فضاؤں میں نمی معلوم ہوتی ہے
گواہی چاند اور سورج نے دی ہے اک اُجالے کی
مجھے دم توڑتی ہر تیرگی معلوم ہوتی ہے
میری آنکھوں میں ہے نور سحر کا دلنشیں منظر
سحر فضل خدا سے پھوٹتی معلوم ہوتی ہے

مرحوم نماز بہت سنوار کر پڑھتے تھے۔ محترم امیر صاحب کی زیرہدایت جب آپ کے گھر پہ مرکز نماز بنایا گیا تو بطور خاص بروقت اہتمام کرتے تھے۔ نظام جماعت اور امیر کی اطاعت میں ہر لحاظ سے نمایاں تھے۔ سب بھائی بہنوں کے حقوق کا خیال رکھتے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ آپ بہت خلیق، ملنسار اور خوش طبع انسان تھے۔ آپ کی وفات پر تعزیت کے لئے آنے والے، احمدی اور غیرازجماعت، سب نے آپ کے اعلیٰ اخلاق اور اچھی یادوں کا کثرت سے تذکرہ کیا۔ آپ دوسروں کے دکھ درد میں کام آکر خوشی محسوس کرتے تھے۔

مرحوم نے پہلی بیوی کی وفات کے بعد دوسری شادی کی جن سے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔

مکرم میاں محمد حسین صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23؍جنوری 2010ء میں مکرم چوہدری شریف احمد صراف صاحب نے اپنے ایک مختصر مضمون میں مکرم میاں محمد حسین صاحب آف عہدی پور (نارووال) کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم میاں محمد حسین صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب کا پیشہ زرگری تھا۔ آپ راجپوت چوہان تھے۔ آپ کے بڑے بھائی حضرت میاں اللہ دتّہ صاحبؓ عہدی پور نے جوانی کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا شرف حاصل کیا اور تازیست (قریباً پچاس سال) عہدی پور کے صدر جماعت رہے۔ آپؓ نے 4؍اگست 1949ء کو وفات پائی۔ آپؓ کا یادگار کتبہ قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگا ہوا ہے۔ آپؓ نے بچوں کو تعلیم دلائی، اچھی تربیت کی اور اُن کو بھی مختلف جہتوں سے خدمت کی توفیق عطا ہورہی ہے۔ آپؓ کی زوجہ محترمہ کا نام برکت بی بی تھا۔

مکرم محمد حسین صاحب کی پیدائش قریباً 1889ء میں ہوئی اور وفات 27 جون 1973ء کو ہوئی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ نے 1905ء میں قلعہ صوبہ سنگھ سے پرائمری پاس کی۔ اردو، فارسی اور عربی جانتے تھے۔ نیز گھر میں احمدی اساتذہ سے قرآن مجید کا ترجمہ، گرائمر عربی اور فارسی بھی پڑھی۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ اہل قرآن عقیدہ رکھتے تھے۔ قبولِ احمدیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے الہامات کشوف اور رؤیا کا سلسلہ شروع ہوا اور سینکڑوں الہامات اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور انگریزی میں ہوئے جن میں دی گئی کئی خبریں پوری ہوچکی ہیں۔ اکثر خواب سناتے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی زیارت ہوتی۔ بہت مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ مقامی جماعت کے قریباً نصف صدی تک سیکرٹری مال رہے، لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ اور سالہاسال زعیم انصاراللہ بھی رہے۔ تلاوتِ قرآن نہایت خوش الحانی سے کرتے۔ آپ کو تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ آریوں، ہندوؤں اور عیسائی پادریوں سے متعدد بار بہت کامیاب مناظرے کرنے کی توفیق ملی۔ گاؤں کے بہت سے گھرانے آپ کے ذریعہ احمدیت میں شامل ہوئے۔

آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ لوگوں کی صحیح راہنمائی کرتے۔ اچھا مشورہ دیتے۔ قرآن کریم کے احکامات کی روشنی میں مکمل دلائل کے ساتھ سائل کی تسلی اور تشفی کرتے۔ خدمت خلق، مہمان نوازی، غریب پروری، انسانی ہمدردی، پیار و محبت جیسی صفات آپ میں پائی جاتی تھیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 19؍نومبر 2009ء میں شائع ہونے والے مکرم مبارک احمد عابد صاحب کے کلام سے انتخاب پیش ہے:

باغِ احمد میں مثالِ عندلیب اک شخص ہے
جس کے گُن گاتے ہیں شاعر اور ادیب اک شخص ہے
سردیوں کی دھوپ ہے وہ گرمیوں کی چاندنی
ہر کسی موسم میں ہر دل کے قریب اک شخص ہے
لاکھ کوشش سے بھی جن کی تشنگی بجھتی نہیں
ایسی روحوں کا مسیحا اور طبیب اک شخص ہے
پیار ہے سب سے اسے، نفرت کسی سے بھی نہیں
اس زمانے میں بھی وہ ایسا نجیب اک شخص ہے
کس کے اک اک لفظ سے مسرور ہوجاتی ہے جاں
ایسا خوش گفتار، محفل میں خطیب اک شخص ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
8th March 2013 – 14th March 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 8th March 2013

00:20	MTA World News
00:40	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:10	Yassarnal Qur'an
01:40	Jalsa Salana USA 2012: Concluding address recorded on 1st July 2012.
03:00	Japanese Service
03:20	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 4th June 1996
04:20	Muzakarah: A discussion in Urdu about Pandit Laikhram prophecy
04:40	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 31st October 1995.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours: Huzoor's address to European Parliament recorded on 4th December 2012.
07:45	Siraiki Service
08:15	Rah-e-Huda
10:00	Indonesian Service
11:10	Fiq'ahi Masa'il
11:40	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05	Seerat-un-Nabi (saw)
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Yassarnal Qur'an
14:45	Bengali Reply to Allegations
15:50	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday 9th March 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:45	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Tours: Address to European Parliament
02:15	Friday Sermon: recorded on 8th March 2013
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 1st November 1995
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15	Al-Tarteel
06:45	Jalsa Salana UK 2009: Opening speech delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 24th July 2009
07:50	International Jama'at News
08:20	Urdu Question and Answer Session: Recorded on 24th May 1997, Part 2.
09:40	Indonesian Service
10:40	Friday Sermon: Recorded on 8th March 2013
11:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05	Story Time
12:30	Al Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	An opponent of Promised Messiah(as) [R]
16:00	Rah-e-Huda: Recorded on 2nd March 2013
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Al-Hiwar Al-Mubashir
20:35	International Jama'at News
21:05	Rah-e-Huda [R]
22:40	Story Time [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Sunday 10th March 2013

00:20	MTA World News
00:35	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:50	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana UK 2009
02:25	Story Time
02:50	Friday Sermon: Recorded on 8th March 2013
03:55	An opponent of Promised Messiah(as): A Documentary about John Alexander Dowie
04:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 2nd November 1995
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:10	Yassarnal Qur'an
06:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class: Recorded on 2nd January 2011
07:55	Faith Matters
08:45	Question and Answer Session: Recorded on 1st March 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 6th April 2012.
12:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:25	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Bengali Reply to Allegations
15:30	Kasauti
16:20	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
17:00	Live Beacon of Truth
18:05	MTA World News
18:30	Live Al Hiwar Al Mubashir
20:40	Life In Snow: A documentary on extreme snowfall.
21:20	A Visit To The Prince's School of Traditional Art
22:00	Friday Sermon [R]
23:05	Question and Answer Session [R]

Monday 11th March 2013

00:20	MTA World News
00:40	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:10	Yassarnal Qur'an
01:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class
03:10	Life In Snow
03:40	Friday Sermon [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 7th November 1995
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:35	Al-Tarteel
07:00	A Message Of Peace: An address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad to the European Parliament in Brussels, recorded on 4th December 2012.
08:00	International Jama'at News
08:30	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on 24th November 1997.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon rec. on 1st December 2012.
11:00	Jalsa Salana Qadian 2012 Speech; A speech delivered by Maulana M Nasir Ahmad about the life of the Promised Messiah (as).
11:30	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
12:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:20	Insight
12:45	Al-Tarteel
13:10	Friday Sermon: Recorded on 18th May 2007
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Qadian 2012 Speech [R]
16:00	Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	A Message Of Peace [R]
19:30	Real Talk
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
22:55	Jalsa Salana Qadian 2012 Speech [R]

Tuesday 12th March 2013

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight
00:55	Al Tarteel
01:20	A Message Of Peace [R]
02:15	Kids Time
03:00	Friday Sermon
03:55	Jalsa Salana Qadian 2012 Speech [R]
04:25	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 8th November 1995
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana Qadian 2009: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masoor Ahmad on 28th December 2009.
08:05	Insight: recent news in the field of science
08:30	Oil Painting by Ken Harris
09:00	Question and Answer Session: Recorded 1st March 1998.
10:10	Indonesian Service
11:10	Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 8th March 2013.
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service
15:55	Ilmul Abdaan
16:30	Seerat-un-Nabi(saw)
17:00	Le Francais C'est Facile
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Qadian 2009 [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 8th March 2013.
20:30	Insight: recent news in the field of science
21:00	Ilmul Abdaan [R]
21:30	Oil Painting by Ken Harris [R]
22:15	Seerat-un-Nabi (saw)
22:55	Question and Answer Session [R]

Wednesday 13tn March 2013

00:10	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:30	Jalsa Salana Qadian 2009
02:35	Le Francais C'est Facile
03:00	Oil Painting by Ken Harris
03:30	Ilmul Abdaan
04;00	Seerat-un-Nabi (saw)
04:40	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 9th November 1995
06:00	Tilawat & Dars
06:30	Al-Tarteel
06:55	Jalsa Salana Qadian 2009
08:00	Real Talk
09:00	Question and Answer Session: Recorded on 24th May 1997, Part 1.
10:00	Indonesian Service
10:55	Swahili Service
11:50	Tilawat & Dars
12:20	Al-Tarteel
12:45	Friday Sermon: Recorded on 1st June 2007
13:50	Bangla Shomprochar
14:55	Fiq'ahi Masa'il
15:20	Kids Time
15:55	Faith Matters
16:55	Maidane Amal Ki Kahani
17:30	Al-Tarteel
17:55	MTA World News
18:15	Jalsa Salana Qadian 2009 [R]
19:20	Real Talk [R]
20:20	Fiq'ahi Masa'il [R]
20:45	Kids Time [R]
21:20	Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:05	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 14th March 2013

00:15	MTA World News
00:35	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
00:50	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Salana Qadian 2009
02:30	Fiq'ahi Masa'il
03:00	Khilafat Centenary Moshaa'irah
03:45	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th November 1995
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15	Yassarnal Qur'an
06:45	Huzoor's Press conferences in Europe
07:50	Beacon of Truth
08:55	Tarjamatul Qur'an class: rec. on 15th July 1996
10:00	Indonesian Service
11:05	Pushto Service
11:55	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Yassarnal Qur'an
13:00	Beacon of Truth [R]
14:05	Friday Sermon: rec. on 8th March
15:10	Aao Kahani Sunain
15:50	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:25	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:05	MTA World News
18:25	Huzoor's Press conferences in Europe [R]
19:30	Faith Matters
20:25	Aaina
21:10	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:15	Aao Kahani Sunain [R]
22:40	Beacon of Truth [R]
23:50	MTA World News

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 01 March, 2013 | Issue No. 09

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر74)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں،لیکن مَیں ان کی گالیوں کی پروانہیں کرتا اور نہ اُن پر افسوس کرتا ہوں ، کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں، کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمے بنائیں اور قسم قسم کے اِفتراء اور بہتان لگائیں ۔وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لاکر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ مَیں ان کی گالیوں کی اگر پرواکروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے، رہ جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 132۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

قارئین الفضل کے لئے ذیل میں Persecution Report بابت ماہ ستمبر 2012ء سے ماخوذ چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کیلئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔آمین ثم آمین

زمانہ جاہلیت

اہل عرب میں سے بنی ربیعہ کے شاعر الاعشیٰ میمون بن قیس کی طرف منسوب قصیدہ کا ایک شعر ہے:

وَلاَ تَسْخَرَنَّ مِنْ بَائِس ذِیْ ضَرَارَۃ
وَلاَ تَحْسَبَنَّ الْمَرْءِ یَوْمًا مُخَلَّدا

(الاغانی، جلد ہشتم صفحہ:82 بحوالہ''تنقیدات طٰہٰ حسین'' از عبدالصمد صارم ازہری صفحہ 160)

نزول قرآن کریم سے قبل کے دور کو جاہلی ایام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس زمانہ کا ایک شخص نصیحت کر رہا ہے کہ نہ ہی کسی مصیبت زدہ کا مذاق اڑاؤ اور نہ ہی انسان کو ہمیشہ باقی رہنے والا خیال کرو۔

آج اسلامی جمہوریہ میں معصوم احمدیوں پر ظلم میں مصروف مولوی سے استدعا ہے کہ اگر قرآن کریم کی روشن تعلیم پر عمل کرنے سے معذور ہیں تو زمانہ جاہلیت کے اس شخص کی ہی بات مان لیں۔

......**باغبان پورہ:** معاندین نے 3 ستمبر کو اس علاقہ میں ایک کتابچہ بعنوان ''دعوت فکر اور انصار اللہ'' شائع کر کے تقسیم کیا ہے نیز اشد مخالف مولوی ابتسام الٰہی ظہیر نے اہل حدیث مسجد میں اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف شدید بدزبانی کی۔اس خطبہ کا موضوع تھا کہ ''قادیانی کیوں مسلمان نہیں ہیں؟'' اس خطبہ سے قبل علاقہ بھر میں بینرز اور پوسٹر لگا کر مولوی کی آمد اور خطاب کی خوب تشہیر کی گئی۔ اس مولوی نے جماعت احمدیہ کے خلاف شدید غلیظ زبان کا استعمال کیا اور سامعین کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کا ہر طریقہ اختیار کیا۔اس مولوی سمیت تمام آتشی تقاریر کے حوالہ سے معروف مولویوں کیلئے مکرم عبدالمنان ناہید صاحب مرحوم کے الفاظ میں پیغام ہے:

مضمون ترے قرآں کے مضموں نہیں ہیں
مانا کہ تری تقریر کے الفاظ حسین ہیں
تو علم سمجھتا ہے یہ لفظوں کا الٹ پھیر
کیا جانے تو کیا چیز مقاماتِ یقین ہیں
تو خوش ہے مری راہ میں کانٹوں کو بچھا کر
میں خوش کہ یہ کانٹے مری منزل کے امین ہیں

......**لاہور:** کالے رنگ کی کار میں سوار چند لوگ مکرم بشارت احمد صاحب کو تلاش کرتے نظر آئے کیونکہ اس احمدی کے باہمت بیٹے مکرم مظفر احمد صاحب نے نہتا ہونے کے باوجود 28 مئی 2010ء کو احمدیہ مساجد پر حملہ آور مسلح دہشت گردوں کی راہ لی اور جدید آتشی اسلحہ سے لیس موت بانٹتے ہوئے ایک خونی کی مشکیں کس کر اسے حوالہ پولیس کیا تھا۔

کئی سال گزار کر بھی پولیس اس زیر حراست مجرم سے تفتیش مکمل کر کے اس کے شہری اور پہاڑی ساتھیوں پر قابو نہیں پاسکی ہے، ایسی پولیس سے اتنی بڑی خونریزی کے عینی شاہد اور اس کے عزیز و اقارب کے لئے کسی حفاظت کی توقع رکھنا سراسر خام خیالی ہے۔

......**خوشاب:** مکرم محمد یونس صاحب کا اپنے ایک غیر احمدی دوست محمد اعظم کی شراکت سے ایک سکول قائم ہے جس کا نام شاد پبلک اکیڈمی ماڈل سکول ہے۔

یہاں ایک طالب علم محمد ثاقب رحمٰن ابن عبدالرحمٰن نے اپنا مفوضہ کام مکمل نہ کیا تھا جس پر اسے واجبی سی سرزنش کی گئی۔جس پر اس بدتمیز بچہ کے والد نے محمد یونس صاحب کو فون کر کے بدکلامی کی اور اپنے بچہ کی بدتربیتی کا دفاع کیا۔ نیز یہ شخص ایک مولوی سے ملا اور اس مولوی دلاور نے شہ دی کہ تم ساتھ دو تو ہم اس معاملہ کو مذہبی رنگ دے کر بہت کچھ کر سکتے ہیں۔تب عبدالرحمٰن نے شاد پبلک سکول کے خلاف ڈی پی او کو درخواست دے دی کہ میرے بیٹے کو اس سکول میں قادیانیت سکھائی گئی اور انکار کرنے پر زدوکوب کیا گیا۔

اسی مولوی نے چال سکھائی اور ان معاندین نے متعدد لوگوں کو میسج (Message) کیا کہ ظلم کی انتہا ہوگئی کہ شاد اکیڈمی کے پرنسپل اور جماعت احمدیہ کے مبلغ ماسٹر یونس نے ایک طالب علم محمد ثاقب الرحمٰن کو قادیانیت قبول نہ کرنے پر تشدد کا نشانہ بنایا۔ بچہ کی حالت نازک ہے۔

ڈی پی او نے خود سارے معاملہ کی تحقیق کی اور تمام الزامات کو بے بنیاد قرار دیا`اپنا جھوٹ پکڑا جانے پر اس مولوی اور ان شریروں نے محض شرارت کی راہ سے ایک جلوس نکالنے کی دھمکی دے دی۔لیکن یہ معاملہ تب رفع دفع ہوا جب مکرم محمد یونس صاحب نے اس طالب علم کے والد کی تحریری معافی لے کر مقدمہ کی مزید پیروی نہ کرنے کا عندیہ دیا۔

خوب بھڑکی آگ عالم بن گیا دارالفساد
ابتدا سے کام ہے ہیزم کشی اشرار کا

......**معراجکے، ضلع سیالکوٹ:** مخالفین نے حملہ کر کے مکرم فیضان احمد صاحب کو زخمی کر دیا آپ سامان کی خرید و فروخت کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ پولیس سے کسی مدد کی توقع نہیں ہے کیونکہ مقامی پولیس انسپکٹر احمدیوں سے شدید عناد رکھتا ہے اور اپنی مخالفت اور دشمنی کو اپنی نیکی سے تعبیر کرتا ہے۔

......**ماڈل ٹاؤن، لاہور:** مورخہ 16 سے 18 اگست کے دوران یہاں کی مسجد کی ریکی کی تین کوششیں سامنے آئیں۔ یاد رہے کہ اس مسجد پر حملہ کر کے درجنوں احمدیوں کو شہید کر دیا گیا تھا۔

اول: نماز عصر کے وقت ایک آدمی بنام طارق آیا اور کہا کہ مجھے نوکری پر رکھ لیں میں نے ایف اے کیا ہوا ہے اور مانسہرہ سے آیا ہوں۔اس شخص نے جماعتی لٹریچر کا بھی تقاضا کیا۔اس کو حوالہ پولیس کر دیا گیا۔

دوم: اسی طرح اگلے روز ایک آدمی بنام حسرت مغرب کے وقت مسجد میں آیا اور مرکزی دروازے پر موجود چوکیدار کو بتایا کہ میں ایک طالب علم ہوں، برسرروزگار ہوں اور مجھے جماعتی لٹریچر درکار ہے۔ اس حسرت نے یہ بھی پوچھا کہ کیا یہ عمارت جامعہ احمدیہ کی ہے؟

حفاظت پر مامور افراد نے اس شخص کے شناختی کارڈ کی نقل رکھ کر اسے روانہ کر دیا۔

سوم: دوپہر ایک بجے ایک شخص بنام رئیس احمد موٹر سائیکل پر آیا اور ڈیوٹی پر موجود گارڈ سے کہا کہ میرا تعلق جماعت اسلامی سے ہے۔اور مجھے احمدی لوگ اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے اچھے لگتے ہیں۔ مجھے جماعت کے بارہ میں مزید معلومات درکار ہیں۔ نیز بتایا کہ ایک نومبائع ڈاکٹر نے مجھے آپ کی مسجد کا پتہ بتایا ہے۔

اس شخص کی بھی پولیس کو اطلاع کی گئی۔

اس طرح کے واقعات سے احمدیوں کا مزید محتاط ہو جانا فطری امر ہے، خاص طور پر جب انہوں نے اسی مسجد کی صفوں پر سے باوضو شہیدوں کے قطار اندر قطار لاشے اٹھائے ہوئے ہوں۔

......**پشاور:** صوبائی دارالحکومت میں مخالفت زوروں پر ہے۔ جماعت کے خلاف نازیبا مواد پر مشتمل مواد کی تقسیم عام جاری ہے نیز ضدی اور اجڈ عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کے تمام طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ احمدیوں کا مکمل سماجی مقاطعہ کرنے کا درس دیا جا رہا ہے۔

باقاعدہ مہم کی صورت میں جماعت احمدیہ کے خلاف تحریرات کے سٹیکرز لوکل ٹرانسپورٹ، مارکیٹوں اور دوکانوں میں آویزاں کئے جا رہے ہیں۔اسی طرح پندرہ روزہ امتنائے قادیانیت کورسز کروانے کی بھی تیاریاں جاری ہیں۔ 65 سالہ احمدی مکرم مبارک احمد اعوان صاحب کو دھمکی آمیز خط موصول ہوا ہے جس میں درج ہے کہ اپنا عقیدہ ترک کر کے توبہ کر لو یہ تمہیں قبل از وقت مطلع کیا جا رہا ہے۔

......**احمدی پابند سلاسل:** پولیس نے ایک مولوی قاری محمد یوسف کی شکایت پر تین احمدیوں مکرم ذوالفقار مانگٹ، ان کے بھائی مکرم منور احمد مانگٹ اور محمد ارشد کے خلاف 29 ستمبر کو تھانہ کسوکی میں PPC 506/II کے تحت ایف آئی آر نمبر 374 درج کی اور ذوالفقار مانگٹ اور محمد ارشد کو قید کر لیا۔

......(خبر) ڈیلی ڈان لاہور، 10 ستمبر: گزشتہ گیارہ برسوں میں 45 تنظیموں کو کالعدم قرار دیا گیا۔ وزیر داخلہ کے مطابق ان تنظیموں کے متعلقین کی کڑی نگرانی کی جارہی ہے لیکن یہ سب لوگ ملک میں کھلم کھلا سرگرم عمل ہیں۔

......(خبر) ڈیلی ڈان لاہور، 6 ستمبر: قومی اسمبلی کو بتایا گیا کہ عسکریت پسند حکومتی ایجنسی کی شہ پر سرگرم عمل ہیں۔

نظیر اکبر آبادی نے درست ہی کہا تھا

تھا ارادہ، تری فریاد کریں حاکم سے
وہ بھی کم بخت ترا چاہنے والا نکلا

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

...... رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ ۔

اے اللہ ہر چیز تیری خادم ہے۔اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما

...... اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

...... اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔